

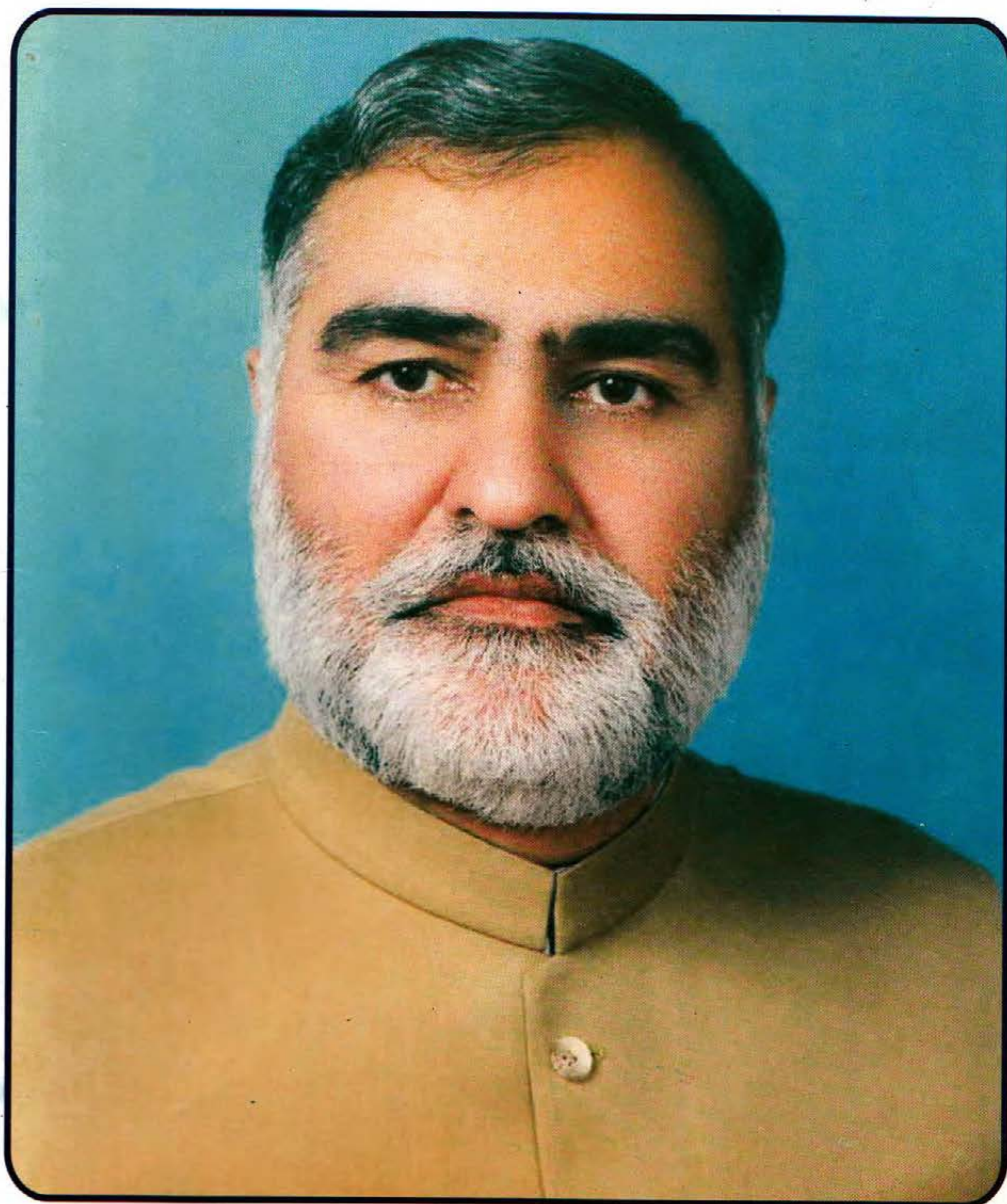
صوبہ خیبر پختونخواہ میں متحدہ مجلس عمل کی کارکردگی کے ۵ سال



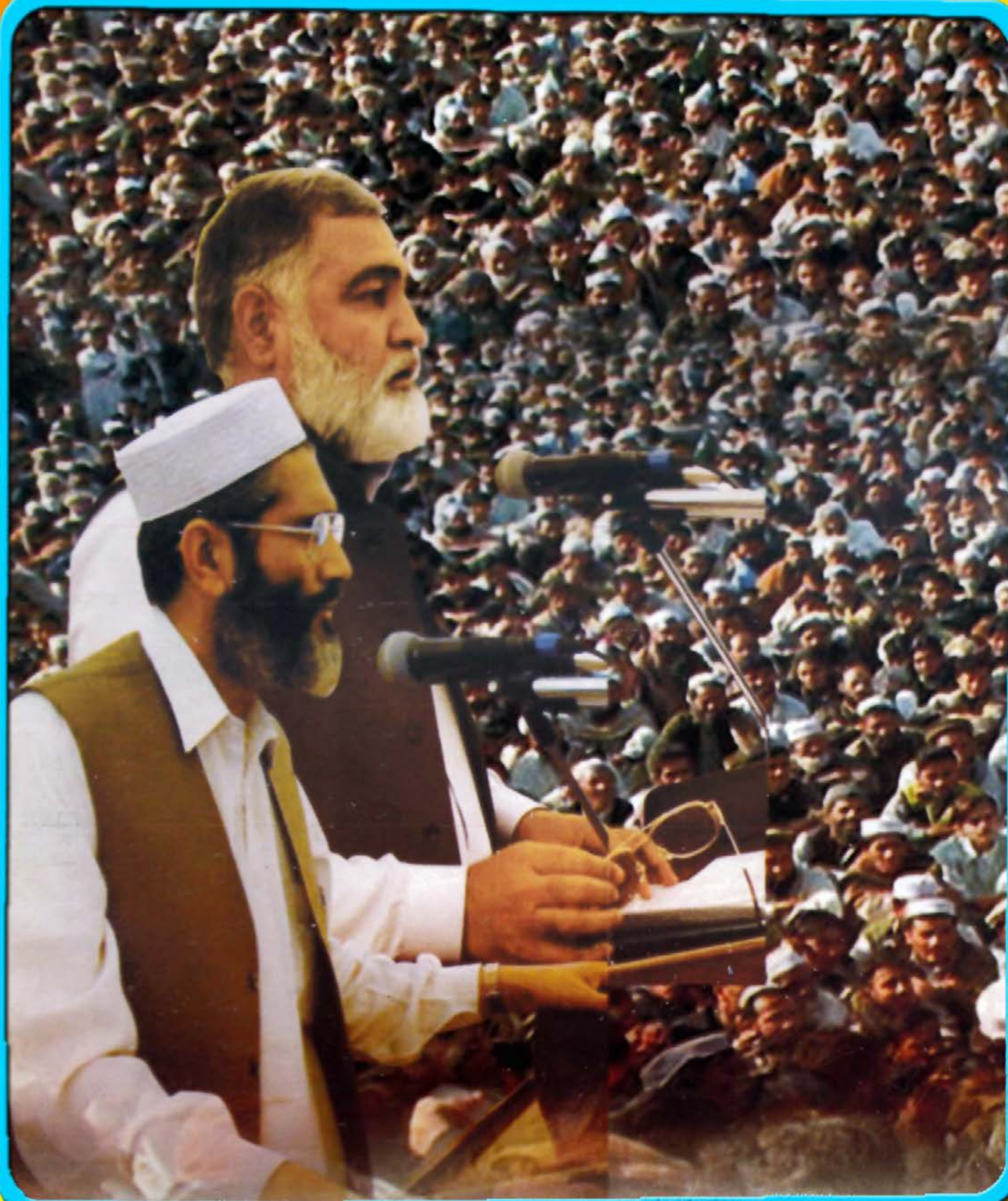


ملاکنڈ تھری ہائیڈل پاور منصوبہ

محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ صوبہ سرحد



وزیراعلیٰ صوبہ سرحد اکرم خان درانی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماضی کی حکومتوں کی ناقص اور خودغرضانہ پالیسیوں کے باعث غربت کے شکنجے میں جکڑے، معاشی بدحالی اور مسائل کے محاصرے میں مقید تبدیلی کے خواہشمند عوام کے غیر متزلزل اعتماد و مینڈیٹ نے 2002 میں صوبہ سرحد میں ایم ایم اے کو واضح اکثریت دلادی۔ ''حاکمیت اللہ تعالیٰ اور اقتدار واختیار بندوں کے پاس اللہ کی امانت ہے'' کے ایجنڈے کے تحت برسر اقتدار آنے والی مجلس عمل کی صوبائی حکومت نے روز اول سے ہی سیاسی مخالفتوں کے باوجود اچھی حکمرانی، مالی نظم وضبط، غیر ترقیاتی اخراجات سے گریز، حقیقت پسندانہ وموثر ترقیاتی پالیسیوں اور عدل وانصاف پر مبنی اقدامات کی وجہ سے عوام کے دلوں میں گھر کرلیا۔ کوہستان سے ڈیرہ اور پشاور سے چترال تک صوبہ سرحد کے کونے کونے میں تعمیر وترقی کے منصوبے عوام پر احسان نہیں بلکہ یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ اس ایجنڈے کے تحت برسر اقتدار آنے والی مجلس عمل کی صوبائی حکومت نے اپنے اقتدار کے پانچویں سال بھی گزشتہ چار سالوں کی طرح عام آدمی کے مسائل کا حل اپنی ترجیحات وحکمت عملی میں سر فہرست رکھا اور تائیدایزدی کی بدولت اس میں نہ صرف کامیابی حاصل کی بلکہ گزشتہ برسوں کے مقابلے میں نسبتاً کہیں زیادہ نمایاں اور بہتر پیش رفت کی۔ محدود وسائل کے باوجود رفاہ عامہ کے منصوبوں کی تکمیل اور عام آدمی کی بھلائی کے لئے ایم ایم اے کے کارنامے وکامیابیاں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ ان کا ذکر سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ لیکن اسلام سے ناواقف اور علماء سے دور بھاگنے والے مخالفین کو یہ تبدیلیاں اس لئے نظر نہیں آتیں کہ ان کی آنکھوں پر سیاسی وذاتی مفادات کی پٹی بندھی ہوئی ہے یا پھر وہ اپنی سیاسی بقاء کیلئے آنکھیں موندھے بیٹھے ہیں۔

یہ بات دعوے سے کہی جاسکتی ہے کہ مجلس عمل کی حکومت سے قبل 55 سال کے دوران ماضی کی کسی حکومت نے صوبے کی تعمیر وترقی اور عوام کی فلاح وبہبود کیلئے محض زبانی دعوؤں اور جھوٹے وعدوں کے سوا کچھ نہیں کیا جس کا خمیازہ آج وہ اقتدار سے محرومی کی صورت میں بھگت رہے ہیں اور مایوسی کے عالم میں انہیں ایم ایم اے کی صوبائی حکومت کے اچھے اقدامات بھی برے نظر آتے ہیں، حالانکہ ہم صوبے کی ہمہ گیر ومتوازن ترقی اور عوامی فلاح وبہبود کے حوالے سے سیاسی مخالفین کے ساتھ کسی بھی فورم پر اور کسی بھی جگہ مناظرے کے لئے تیار ہیں۔ موجودہ حکومت کی مسلسل کامیابیوں وکامرانیوں اور فلاحی حکمت عملیوں کو دیکھ کر صوبے بھر کے عوام اپنے مسائل ومصائب کے حوالے سے مجلس عمل کی حکومت کو اپنا نجات دہندہ تصور کرنے لگے ہیں جس کا ثبوت انہوں نے عام انتخابات کے بعد مختلف ضمنی انتخابات اور خصوصاً بنوں کے حلقہ این اے -26 کے حالیہ ضمنی انتخاب میں زیاد اکرم درانی کو کامیاب کرکے دیا۔ ان حقائق سے ان عناصر کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو 2002 کے عام انتخابات میں ایم ایم اے کی

کامیابی کوعوام کا جذباتی فیصلہ قرار دے کرعوامی رائے کی تضحیک کر رہے ہیں۔

ایم ایم اے نے جب صوبے کا زمام اقتدار سنبھالا تو اس وقت ملک خصوصاً صوبہ سرحد میں تمام سرکاری اور ریاستی ادارے تباہی کے دہانے پر کھڑے تھے۔ کئی محکموں کی نجکاری ہو چکی تھی اور کئی ایک اس عمل سے گزر رہے تھے۔ متعدد محکموں کو دوسرے محکموں میں ضم کر دیا گیا تھا۔ تمام تر انحصار مختلف این جی اوز پر کیا جا رہا تھا۔ بیرونی امداد دینے والے اداروں نے صوبے کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ وہ نہ صرف یہاں پر سرمایہ کاری سے ہچکچا رہے تھے بلکہ کئی ایک مدات میں پڑے ہوئے فنڈز کی واپسی کیلئے بھی کوشاں تھے۔ لیکن ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے مالی نظم وضبط، بہتر پالیسیوں اور کارکردگی کی بنیاد پر صرف ایک سال کے اندر ان کا اعتماد بحال کیا۔ یہ حکومتی کارکردگی گزشتہ کئی سالوں کی کارکردگی سے کہیں زیادہ بہتر تھی۔ مالیاتی ادارے نہ صرف پڑی ہوئی رقم کو یہاں انوسٹ کرنے کیلئے تیار ہو گئے بلکہ پہلے سے زیادہ سرمایہ کاری کرنے پر راغب ہوئے۔ الحمدللہ آج تمام ریاستی اور سرکاری ادارے اپنی گنجائش سے زیادہ مستعدی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ختم کئے جانے والے یا ناکارہ ہو جانے والے ادارے بھی آج بحالی کے بعد پہلے سے کہیں بہتر کارکردگی دکھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔

دیگر منفرد اقدامات کی طرح یہ انفرادیت بھی ایم ایم اے کو حاصل ہے کہ وہ اپنے پانچ سالہ اقتدار کے بعد اپنی کارکردگی تحریری طور پر عام آدمی کے سامنے رکھ رہی ہے۔ وزیراعلیٰ کی حیثیت سے میرا ایمان ہے کہ عوام کی طرف سے ملنے والے اعتماد کا ایک ایک لمحہ اور عوام کے خون پسینے کی ایک ایک پائی ہمارے پاس قوم کی امانت تھی جسے ہم نے مکمل خلوص کے ساتھ عوام کی بھلائی کیلئے استعمال کیا۔ ماضی میں کسی بھی حکومت نے انصاف کے اس تقاضے کو پورا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ایم اے کو یہ منفرد اعزاز بخشا ہے جس پر پوری حکومت کے ارکان اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں۔

ایم ایم اے حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی پر مشتمل اس کتاب کی تیاری میں ہر ممکن احتیاط سے کام لیا گیا ہے تاہم کسی بھی نادانستہ غلطی کو بشریت کا تقاضا سمجھا جائے۔

اکرم خان درانی

وزیراعلیٰ صوبہ سرحد

تعلیم

مدارس وخواندگی

متحدہ مجلس عمل نے اقتدار سنبھالتے ہی تعلیمی پسماندگی کے خاتمے کیلئے ماہرین کے سیمینار اور ورکشاپ کروائیں۔ شریعت ایکٹ کے تحت 12 رکنی ایجوکیشن کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا جس نے پورے نظام کیلئے اصلاحی تجاویز مرتب کیں جن میں تعلیم، تربیت اساتذہ، طلباء کی کردار سازی، نصابی تعلیم کی اصلاح، شرح خواندگی میں اضافہ کی ضرورت، وتعلیم نسواں کی اہمیت اور سرکاری اداروں پر اعتماد کی بحالی کیلئے انتظامی ڈھانچے کی اصلاح شامل تھے۔ کمیشن نے اپنی مشاورتی مجالس میں انقلابی انداز کی بجائے عملی اور سہل انداز اپنانے کا فیصلہ کیا۔ کمیشن کی سفارشات میں طلباء کی تعداد کو بڑھانا، تعلیم نسواں، سرکاری سکولوں پر اعتماد کی بحالی، اساتذہ کی تربیت، طلباء کے کردار کی تعمیر، تعلیمی مواد کی بہتری اور موثر ذریعہ تعلیم شامل تھے۔ صوبائی حکومت نے کمیشن کی جماعت سوئم کے طالبعلم کو باجماعت نماز کے قابل بنانے اور جماعت ششم سے دہم تک اسلام بطور ضابطہ حیات، اسلامی نظام معاشرت، نظام اخلاق وعادات، نظام معیشت اور عدالتی وقانونی نظام پر مبنی اسلامیات کا نصاب مرتب کرنے سے متعلق سفارشات کو فوری طور پر منظور کرتے ہوئے ایک جامع لائحہ عمل تیار کیا۔

مفت تعلیم

ایم ایم اے کی حکومت نے پہلے ہی سال سرکاری سکولوں میں دسویں تک فیس معاف کر دی۔ دوسرے سال پرائمری سکولوں کے طلباء وطالبات کو 29 کروڑ 40 لاکھ روپے کی نصابی کتب مفت فراہم کیں۔ تیسرے سال سیکنڈری طالبات کو بھی اس میں شامل کیا گیا جبکہ چوتھے سال سیکنڈری سطح تک تمام طلباء وطالبات کو نصابی کتب مفت فراہم کی گئیں۔ جس کے نتیجے میں طلباء وطالبات کے داخلوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا۔ اس طرح چار سال کے دوران 1 ارب، 29 کروڑ، 87 لاکھ 12 ہزار روپے مالیت کی 1 کروڑ 30 لاکھ 4 ہزار 407

کتابیں تقسیم کی جا چکی ہیں اور اب پانچویں سال انٹر تک کتابیں مفت دی جا رہی ہیں جس کی مثال کسی اور صوبے میں نہیں ۔ایم ایم اے کے برسر اقتدار آنے کے وقت پرائمری سکول جانیوالے بچوں کی تعداد محض 14 لاکھ تھی، خواندگی کی شرح 41 فیصد تھی، خواتین کی شرح خواندگی نہ ہونے کے برابر تھی، جبکہ پرائمری سکولوں میں 50 طلباء کیلئے ایک استاد تھا۔ان مشکل حالات اور مالی وسائل کی شدید کمی کا مقابلہ کرنے کیلئے حکومت کو ایک اچھی ابتداء کیلئے راستہ بنانا تھا۔اسکے لیے موجودہ تعلیمی حالات میں بہتری لانا اور مسائل کی نشاندہی کیلئے نئی بنیادیں استوار کرنے پر کام کیا گیا۔تعلیم ہی حقیقی ترقی کا زینہ ہے،اسی سوچ کو اپناتے ہوئے حکومت نے افرادی قوت کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے تعلیمی سہولتوں کو عام کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آغاز میں سکولوں میں کمروں کی کمی، اساتذہ کی عدم دلچسپی اور مستند مقامی اساتذہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا،لیکن بعد میں موثر اصلاحات کے ذریعے اس مشکل پر قابو پالیا گیا۔حکومتی اصلاحات میں تعلیم سب کے لئے ،کمیونٹی کی شرکت، نجی شعبہ تعلیم کا فروغ، انتظامی اور تدریسی کیڈر کی علیحدگی، موجودہ انتظامی عملے کے لئے دوران ملازمت تربیت کا اہتمام، پرائمری سکولوں میں اساتذہ کی تعیناتی اور تربیت، پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ کے تعیناتی کے نئے قواعد، اساتذہ کی تربیت، کمپیوٹر کی تعلیم ،نجی اور سرکاری شعبے کی شراکت کے تحت سرکاری سکولوں میں ایوننگ شفٹ کا اجراء،سکولوں میں والدین اور اساتذہ کی ایسوسی ایشنوں کا قیام، مستقبل کی منصوبہ بندی، صوبہ سرحد میں یونیسف کا پرائمری ایجوکیشن پروگرام، سائنس ایجوکیشن پراجیکٹ، پرائمری ایجوکیشن گرلز پراجیکٹ-II، غیر رسمی بنیادی تعلیمی پراجیکٹ، آئی ایل او کا ایکشن پروگرام، رسمی تعلیمی اداروں میں کارکن بچوں کیلئے بعد از دوپہر سکول، بنیادی تعلیم کی بہتری کا پراجیکٹ، پسماندہ ضلعوں میں لڑکیوں کی پرائمری تعلیم کا فروغ قابل ذکر ہیں۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام

ایم ایم اے حکومت نے 03-2002 تا 07-2006 سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تعلیمی شعبے کیلئے بالترتیب 9 کروڑ 84 لاکھ 81 ہزار، ایک ارب 76 کروڑ 88 لاکھ، ایک ارب 90 کروڑ 26 لاکھ، دو ارب 52 کروڑ 40 لاکھ اور 3 ارب 60 کروڑ روپے مختص کیئے۔ تعلیم کے بجٹ میں نصف سے زائد فنڈ زلڑکیوں کی تعلیم پرخرچ کئے گئے ہیں۔ چارسالہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اہم کارناموں میں تقرریوں پر سے پابندی کا خاتمہ، سرکاری ملازمتوں کے قوانین کی بہتری، دوردراز علاقوں میں خواتین اساتذہ کی تقرری میں تعلیمی قابلیت میں چھوٹ، 75 فیصد یونین کونسل اور 25 فیصد ضلعی سطح پر اساتذہ کی تقرریاں، سبجیکٹ سپیشلسٹس کی تقرریاں، تین لاکھ 98 ہزار طالبات کو خوردنی تیل کی فراہمی، ایک لاکھ 1 ہزار اساتذہ کی دوران ملازمت تربیت، جماعت اول سے جماعت دہم تک مفت تعلیم، جماعت دہم تک طلباء وطالبات میں مفت درسی کتب کی تقسیم، پرائمری سکول اساتذہ کی 29 ہزار نئی آسامیوں کی منظوری، ایجوکیشن کمیشن، جیوگرافیکل انفارمیشن سسٹم کی تشکیل، تعلیمی بورڈوں کو پرائیویٹ سکولز ریگولریٹی اتھارٹی کی اضافی ذمہ داری دینا، ضلعی انتظامی افسران کی تربیت، چار ہزار اساتذہ کی کمپیوٹر تربیت، بیس ہزار 273 صدر مدرسین کی تربیت، ٹیکسٹ بک بورڈ، بی آئی ایس ای، ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور پبلک سکولز اتھارٹی کے انتظامی اختیارات کی گورنر سے وزیراعلی کومنتقلی، پرائیویٹ سکولوں کے اعداد وشمار جمع کرنا، خانہ شماری، تعلیم بالغان کے چھ ہزار مراکز کا قیام، 300 سرکل دفاتر کی تعمیر، عربی معلمین کیلئے گریڈ 15 اور اسلامیات کے معلمین کیلئے گریڈ 14 کی منظوری، ہرسکول کیلئے علیحدہ بجٹ کی تیاری، جماعت ششم تا دہم طالبات کیلئے 2 سوروپے ماہانہ وظیفے، پسماندہ اضلاع کے اساتذہ کیلئے 1000 ماہانہ الاؤنس کا اجراء، نجی مڈل سکول کی ہائی سکول میں ترقی پردواساتذہ کی فراہمی، صوبے کی سطح پر لازمی پرائمری تعلیم کیلئے خصوصی مجسٹریٹ کی تقرری، ضلع کوہستان میں استانیوں کی فراہمی کیلئے کوہستان کی طالبات کو سوات میں تربیت دینا، پرائیوٹ سیکٹر کو سرکاری سکولوں میں سیکنڈ شفٹ کی اجازت دینا، اساتذہ کی

بھرتیوں میں میرٹ کی سختی سے پابندی، نصابی کتب کا تفصیلی معائنہ، امتحانی بورڈوں میں اصلاحات اور ملیشیاء یونیفارم کا خاتمہ، شامل ہیں۔

گزشتہ چار سال کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگراموں کے تحت تعلیمی شعبے میں کئے گئے منصوبوں اور ترقیاتی کاموں میں چھ ہزار 8 سو 44 سکولوں میں چار دیواری کی تعمیر، 5 ہزار تین سو سات سکولوں میں پانی کی فراہمی، 5 ہزار 7 سو 26 سکولوں میں گروپ لیٹرین کی سہولت کی فراہمی، 1717 سکولوں کو فرنیچرز کی فراہمی، 497 پرائمری سکولوں کی اپ گریڈیشن، 2 ہزار 784 سکولوں میں نئے کمروں کی تعمیر و مرمت اور بحالی، 410 مڈل سکولوں کی اپ گریڈیشن، 38 ہائی سکولوں کی اپ گریڈیشن، 700 نئے پرائمری سکولوں، 30 نئے ہائی سکولوں اور 70 ہائی سکولوں کی از سر نو تعمیر، 607 اضافی کمروں کی تعمیر، 64 ہائی سکولوں میں لیبارٹریوں کا قیام، ریاضی کے 20 اور اساتذہ کے 15 ریسورس رومز کی تعمیر، 17 ہزار ایک سو 43 اساتذہ کے لئے فرنیچرز کی فراہمی، ایک ہزار 50 ہائی سکولوں میں سائنس آلات کی فراہمی، 342 پرائمری سکولوں کو فرنیچرز کی فراہمی، 185 نئے سکولوں کی عمارات، 10 نئے ہائی سکولوں کا قیام،، تعلیم بالغان کے 6 ہزار 7 سو مراکز، ہائر سیکنڈری سکولوں میں 122 کمپیوٹر لیبارٹریوں کا قیام شامل ہے۔ اس کے علاوہ کیڈٹ کالج صوابی کیلئے 20 کروڑ 70 لاکھ روپے فراہم کئے گئے جبکہ ضلع سوات اور ضلع چارسدہ کیلئے کیڈٹ کالجوں پر تیزی سے کام شروع ہو چکا ہے۔

زلزلہ، امدادی سرگرمیاں

4 سو ٹیموں نے متاثرہ علاقوں کے سکولوں کے بارے میں معلومات جمع کیں جسکے مطابق 2 ہزار 790 سکول تباہ ہوئے، 3 ہزار 210 طلباء شہید ہوئے، 2 ہزار 91 طلباء زخمی ہوئے، 82 اساتذہ جاں بحق اور 114 اساتذہ زخمی ہوئے ان کے علاوہ عملے کے دس افراد لقمہ اجل بن گئے، 2 ہزار 805 خیمے تقسیم کئے گئے، مفت کتب کی فراہمی، دوسرے اضلاع میں زلزلے سے متاثرہ طلباء کیلئے داخلوں میں خصوصی

رعایت، متاثرہ علاقوں کیلئے جدید ترین جیوگرافیکل انفارمیشن سسٹم کی تشکیل، تعمیر نو کی سرگرمیوں میں ERRA سے معاونت اور چھ سو 75 سکولوں کی عمارتوں کی دوبارہ تعمیر کیلئے PC-I کی تیاری کے علاوہ سکولوں کو عارضی شیلٹر مہیا کئے گئے۔

ایم ایم اے حکومت کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام کا موازنہ

مالی سال	مختص فنڈ	فیصد اضافہ
2001-2002	39 کروڑ 43 لاکھ 60 ہزار روپے	--
2002-2003	98 کروڑ 48 لاکھ 18 ہزار روپے	149.7%
2003-2004	ایک ارب 76 کروڑ 88 لاکھ 42 ہزار روپے	79.6%
2004-2005	ایک ارب 90 کروڑ 26 لاکھ 36 ہزار روپے	7.6%
2005-2006	2 ارب 29 کروڑ 50 لاکھ روپے	20.6%
2006-2007	2 ارب 75 کروڑ 40 لاکھ روپے	20.0%
2007-2008	3 ارب 52 کروڑ 58 لاکھ روپے	28.0%
کل 07-2002	13 ارب 62 کروڑ 54 لاکھ 56 ہزار روپے	

ترقیاتی بجٹ میں 794 فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔

صوبہ سرحد میں سرکاری سکولوں کی تعداد 03-2002 تا 08-2007 بمع فیصد اضافہ۔

دوران حکومت 1034 پرائمری سکولوں، 757 مڈل سکولوں، 650 ہائی سکولوں اور 70 ہائیر سیکنڈری سکولوں کا اضافہ ہوا جن کا فیصد بالترتیب 5 فیصد، 37 فیصد، 49 فیصد اور 36 فیصد ہے۔

سکول لیول	2002-03 مردانہ	2002-03 زنانہ	2002-03 کل	2007-08 مردانہ	2007-08 زنانہ	2007-08 کل	کل اضافہ	فیصد اضافہ
پرائمری	14552	7440	21992	14863	8163	23026	1034	5%
مڈل	1320	735	2055	1548	1264	2812	757	37%
ہائی	1064	276	1340	1259	731	1990	650	49%
ہائیرسیکنڈری	148	46	194	184	80	264	70	36%
کل	17084	8497	25581	17854	10238	28092	2511	10%

صوبہ سرحد میں طلباء کی سرکاری سکولوں میں تعداد 03-2002 اور 200708 بمعہ فیصد اضافہ

سکول لیول	2002-03 مردانہ	2002-03 زنانہ	2002-03 کل	2007-08 مردانہ	2007-08 زنانہ	2007-08 کل	کل اضافہ	فیصد اضافہ
پرائمری	1469833	661895	2131731	1795295	908998	2704293	572562	27%
مڈل	11336	52259	165625	145116	72060	217176	51551	31%
ہائی	321970	108303	430273	386763	145051	531814	101541	24%
ہائیرسیکنڈری	89581	40359	129940	119313	67969	187282	57342	44%
کل	1994750	862819	2857569	2446487	1194077	3640564	782995	27%

(روپے ملین میں)

نمبرشمار	سال	ترقیاتی فنڈ	جاری بجٹ	کل	فیصداضافہ
i۔	2001-02	394.360	8710.200	9104.560	..

ii۔	2002-03	984.818	10090.637	11075.455	21.6%
iii۔	2003-04	1768.842	11423.444	13192.286	19.1%
iv۔	2004-05	1902.636	13134.273	15036.909	14.0%
v۔	2005-06	2295.000	15614.621	17909.621	19.1%
vi۔	2006-07	2754.000	19198.000	21952.000	22.6%
vii۔	2007-08	3525.800	21878.000	25403.800	15.7%
	کل 2002-07	13625.456	100049.175	113674.631	

اعلیٰ تعلیم

متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے سال 2002 کے آخر میں عنان حکومت سنبھالنے کے بعد تعلیم کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا اور ترقیاتی بجٹ کا ایک چوتھائی اس مد میں خرچ کرنے کیلئے بے شمار منصوبے شروع کئے۔ محکمہ تعلیم جس کا گزشتہ کئی برسوں سے ترقیاتی بجٹ ڈھائی تین کروڑ سے زیادہ نہیں ہوتا تھا، پہلے سال 26 کروڑ روپے کر دیا گیا۔ بعدازاں سال بہ سال اس رقم میں اضافہ کیا جاتا رہا اور 2006-07 تک یہ رقم بڑھ کر 91 کروڑ 80 لاکھ روپے کر دی گئی جب کہ سال رواں میں اس کی تخصیص ایک ارب 22 کروڑ 10 لاکھ روپے تک پہنچ چکی ہے۔

ان خطیر رقومات کو نئے کالجوں کیلئے عمارات کی تعمیر، پرانے کالجوں کی خصوصی مرمت، پوسٹ گریجویٹ، سائنس، آئی ٹی کی تعلیم کیلئے اضافی سہولتوں کی فراہمی، کالجوں اور کتب خانوں کیلئے فرنیچر، دفتری ولیبارٹری آلات کی خریداری، پانی کی بہم رسانی، چاردیواریوں اور اضافی کمروں کی تعمیر کیلئے خرچ کیا گیا۔

نئے کالجوں میں طلباء کے 21، طالبات کے 13، زیرِتعمیر کالجوں میں طلباء کے 14، طالبات کے 13،اور زیرِغور کالجوں میں طلباء کے 8، طالبات کے 7 کالج شامل ہیں۔زیرِغور کالجوں کی منظوری ہوچکی ہے تاہم مناسب قطعات اراضی کی نشاندہی کے بعدان پرکام شروع کردیاجائے گا۔اس کے علاوہ ایف ای ایف کے زیرانتظام کالج برائے طالبات،ایف ای ایف کے زیرانتظام سکول،کالج، گیارہ آئی ٹی بلاکس کی تعمیر، تیرہ سائنس بلاکس کی تعمیر،گیارہ پوسٹ گریجویٹ بلاکس کی تعمیر،گیارہ ہاسٹلز برائے طلباء واساتذہ،اٹھارہ چاردیواریوں،84 اضافی کمروں،18 فراہمی آب کے منصوبوں،2 انتظامی اورلائبریری بلاک، کیفے ٹیریا،سٹاف روم اور19 گروپ لیٹرین کی تعمیر شامل ہے۔

سال2001-02 تک قائم ہونے والے کالجوں کی تعداد69برائےطلباء+29برائے طالبات=98

موجودہ حکومت کےتحت بننے والے کالجوں کی تعداد 43برائےطلباء+33برائے طالبات=76

سال 2004-05 میں فرنیٹرویمن یونیورسٹی کاقیام،سال 2005 میں یونیورسٹی آف سائنس وٹیکنالوجی بنوں کاقیام ،ماموں خٹکی ضلع پشاور اور جلوزئی ضلع نوشہرہ میں مجوزہ ورلڈکلاس انجینئرنگ یونیورسٹی کاقیام اورمجوزہ نیشنل لاء یونیورسٹی کے قیام کے لئے قطعات اراضی مختص کردیئے گئے ہیں۔ بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی کےکام کاآغاز کردیاگیاہےاوراسلامیہ کالج صوابی کے لئے تین کروڑروپے کی گرانٹ منظور کی گئی۔

گزشتہ سال سے تجرباتی بنیادوں پرگورنمنٹ کالج پشاوراورگورنمنٹ گرلزکالج کوہاٹ میں سیکنڈ (اضافی) شفٹ کےاجراء کےساتھ ساتھ داخلے کےخواہش مندطلباء وطالبات کی تعدادکومدنظر رکھتے ہوئے سال رواں سے 13 مزید کالجوں میں اضافی شفٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔جس سے 175 بے روزگار نوجوانوں کوبطور لیکچرار،روزگار کےمواقع میسرآئے ہیں۔

انٹرمیڈیٹ کی سطح پرایک پروجیکٹ کے ذریعے صوبے کے 25 کالجوں میں کمپیوٹر سائنس کا بطور مضمون اجراء کیا گیا ہے۔ شادی شدہ ملازمت پیشہ خواتین کے کم سن بچوں کیلئے صوبے کے چند کالجوں میں مراکز برائے نگہداشت اطفال قائم کئے گئے جن کو ایک مربوط منصوبے کے ذریعے خواتین کے تمام کالجوں تک پھیلا دیا جائے گا۔ دیگر منصوبوں میں صوبے کے پانچ کالجوں میں انگلش لینگویج لیبارٹریز قائم کی گئی ہیں۔ اس منصوبے کو آئندہ سال پانچ مزید کالجوں تک بڑھا دیا جائے گا۔ گورنمنٹ کالجوں کو جدید طریقہ تعلیم کی ترویج کیلئے ملٹی میڈیا پروجیکٹرز اور فوٹوسٹیٹ مشینوں کی فراہمی، گورنمنٹ کالجوں میں عرصہ دراز سے ایک ہی سکیل (BPS-16) میں کام کرنے والے لائبریرینز کیلئے ترقیاتی فارمولے کا اجراء، 4 درجاتی فارمولے پر نظرثانی کے بعد گریڈ 19,18 اور 20 کی 309 آسامیاں پیدا کی گئیں جن میں سے 173 مردوں اور 136 خواتین کی ہیں جب کہ گزشتہ دوسالوں کے دوران کنٹریکٹ کی بنیاد پر 844 آسامیاں عارضی طور پر پر کی گئیں جن میں 271 خواتین شامل ہیں۔

ترقیاں

موجودہ حکومت کے دور میں 580 کالج اساتذہ کو اگلے گریڈز میں ترقی دی گئی جس کے تحت سکیل 17 سے 18 تک 209 مرد اور 40 خواتین، سکیل 18 سے 19 تک 217 مرد اور 80 خواتین، اور سکیل 19 سے 20 تک 29 مرد اور 5 خواتین ٹیچرز شامل ہیں۔ اسی طرح سال 2007 میں 575 کالج اساتذہ کو اگلے گریڈز میں ترقی دی گئی۔ سکیل 17 سے 18 تک ترقی پانے والوں میں 333 مرد اور 155 خواتین ٹیچرز اور سکیل 18 سے 19 تک 87 مرد ٹیچرز شامل ہیں۔

خصوصی مراعات

غیر پرکشش علاقوں میں کام کرنے والے دوسرے اضلاع کے کالج اساتذہ کیلئے تنخواہ کے علاوہ مالی مراعات کاایک پیکج زیرغور ہے جس سے ان علاقوں میں اساتذہ کی کمی کا مسئلہ مستقل طور پرحل ہوجائے گا۔ فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن اکیڈمی کے زیرانتظام ہرسال 300 سے زائد اساتذہ کودوران ملازمت تربیت دی جا رہی ہے۔عوام الناس میں بالعموم اورطلباءوطالبات میں بالخصوص کتب بینی کا شوق پیدا کرنے کیلئے ضلع کی سطح پر پبلک لائبریریز کے قیام کے ضمن میں ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں،صوابی،سوات اورتیمر گرہ میں لائبریریز زیرتعمیر ہیں جوکہ اسی سال مکمل کر لی جائیں گی۔ علاوہ ازیں موجودہ پبلک لائبریریوں میں طلباء اور محققین کورعائتی نرخوں پرانٹرنیٹ،فوٹوسٹیٹ اور پرنٹنگ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

اسلامیہ کالج،ایڈورڈ کالج اورفضل حق کالج کی طرز پرمختلف اضلاع میں میعاری تعلیمی درسگاہیں قائم کی گئیں جن میں غریب والدین کے ذہین بچوں کوتعلیم کاحق دینے کیلئے حکومت نے سکالرشپ کااجراءکیاہے جس کے تحت خالصتاً اہلیت کی بنیاد پرغریب لوگوں کے ذہین بچے مفت تعلیم حاصل کرسکیں گے۔اس مقصد کیلئے 76لاکھروپےمختص کئے گئے ہیں۔



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی محکمہ اطلاعات پشاور میں نیوز روم اور فلم پروڈکشن ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی ملاکنڈ تھری ہائیڈل پاور منصوبے کے افتتاح کے بعد تقریب سے خطاب کر رہے ہیں



صوبائی وزیر صحت عنایت اللہ اور وزیر زکوٰۃ حافظ حشمت خان موضع ریگی میں رورل ہیلتھ سنٹر کا افتتاح کر رہے ہیں



صوبائی وزراء کاشف اعظم چشتی اور حافظ حشمت خان گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اچینی پایاں کے افتتاح کے بعد دعا مانگ رہے ہیں

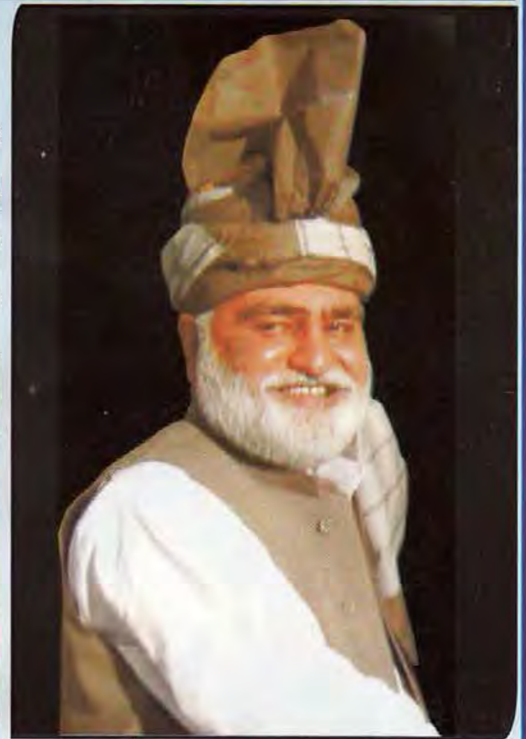




وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی پشاور پریس کلب کے محمد ریاض کو درانی میڈیا کالونی کے الاٹمنٹ دستاویزات دے رہے ہیں

وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی جشن آزادی کے موقع پر پرچم کشائی کررہے ہیں





وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی روایتی دستار پہنے ہوئے خوشگوار موڈ میں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی قومی پروگرام برائے اصلاح واٹرکورسز کے موقع پر سٹیج پر بیٹھے ہیں۔ صوبائی وزیر زراعت قاری محمود، ایم این اے زیاد درانی اور دوسرے اعلیٰ حکام بھی ان کے ہمراہ ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی صوبائی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کررہے ہیں

صحت

تعلیم کے بعد صحت دوسرا شعبہ ہے جس پر موجودہ حکومت نے سب سے زیادہ توجہ دی ہے۔ صوبہ سرحد کے دارالحکومت پشاور کے تین بڑے تدریسی ہسپتالوں پر پورے صوبے اور ملحقہ قبائلی علاقوں کے مریضوں کے علاوہ گزشتہ چار دہائیوں سے لاکھوں کی تعداد میں افغان مہاجرین کا بھی بوجھ ہے۔ ایم ایم اے حکومت نے علاج معالجے کے حوالے سے دوسرے اضلاع پر انحصار کو کم کرنے کے پیش نظر صوبے کے 24 اضلاع میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر کے اے گریڈ ہسپتالوں کا درجہ دینے کا ہمہ جہت منصوبہ شروع کیا۔ صوبے کے نصف سے زائد اضلاع میں منصوبے پر عملدرآمد ہو چکا ہے باقی ماندہ پر عمل جاری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لیڈی ڈاکٹرز، نرسز اور لیڈی ہیلتھ ٹیکنیشنز کی کمی کو پورا کرنے اور ان والدین کو جو اپنی ذہین بچیوں کو میڈیکل کی تعلیم مخلوط اداروں میں دلانے کو پسند نہیں کرتے، کو موقع دینے کے لئے خواتین گرلز میڈیکل کالج کے قیام کا انقلابی قدم اٹھایا جس کی مثال صوبے کی تاریخ میں نہیں ملتی، میڈیکل ایجوکیشن کو ہمہ گیر بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ گومل اور سیدو میڈیکل کالجوں کی رجسٹریشن کروائی گئی۔ موجودہ حکومت آبادی کے تمام طبقوں کو علاج معالجے کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کا پختہ عزم رکھتی ہے۔ لوگوں کی دہلیز پر طبی سہولتوں کی فراہمی کے پروگرام کو مستحکم کرنے، بیماریوں سے بچاؤ کے اقدامات، طبی سہولتوں کے توسیعی پروگرام اور علاج معالجے کی سہولتوں کی بہتری پر زور دیا گیا ہے۔ غیر ملکی امداد کو زیادہ تر ای پی آئی، خواتین و بچوں کی صحت سے متعلق ٹی بی کنٹرول، بنیادی ہیلتھ کیئر اور ایڈز کنٹرول جیسے پروگراموں کے لئے بروئے کار لایا گیا ہے۔ صحت کے شعبے میں انڈومنٹ فنڈ کا قیام اور ایل آر ایچ کے کارڈیالوجی شعبے کے لئے سالانہ گرانٹ 3 کروڑ روپے کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ امراض قلب میں مبتلا نادار اور بے سہارا لوگوں کا علاج ممکن ہو سکے۔ نیز حیات آباد پشاور میں آر ایم آئی کے قریب ہی کارڈیالوجی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جا رہا ہے جس کے تعمیری کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس ہسپتال میں نادار اور غریب لوگ دل کے امراض کا علاج کروا سکیں گے۔

کارڈیو ویسکولر کی گرانٹ 8 لاکھ سے بڑھا کر ایک کروڑ کر دی گئی۔ ایل آر ایچ میں ایمر جنسی شعبے کو مزید فعال اور متحرک بنانے کے لئے فوری طور پر 70 لاکھ روپے جاری کئے گئے۔

صحت کے شعبے میں گزشتہ چار سالوں کے دوران نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ مالی سال 03-2002 سے 07-2006 تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 563 منصوبوں پر 5 ارب 66 کروڑ 16 لاکھ 80 ہزار روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ پی ایس ڈی پی کے تحت گزشتہ 5 سالوں میں 16 منصوبوں پر 71 کروڑ 30 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ سال رواں کے ترقیاتی پروگرام میں جنرل ہسپتال، ایل آر ایچ، خیبر ٹیچنگ ہسپتال، طبی تعلیم و تربیت، احتیاطی پروگرام، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، بنیادی صحت کے جاری اور نئے 139 منصوبوں کے لئے 2 ارب 17 کروڑ 20 لاکھ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ 03-2002 سے 07-2006 تک پایہ تکمیل تک پہنچنے والے منصوبوں کی تعداد 71 ہے۔ رواں مالی سال کے بڑے منصوبوں میں 22 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کی بہتری اور درجہ بندی، پشاور میں ادارہ امراض قلب کا قیام، صوبے کے چار بڑے ہسپتالوں میں MRI مشینوں کی تنصیب (ایبٹ آباد، سوات، بنوں اور ڈی آئی خان)، لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی موجودہ عمارتوں کی از سر نو تعمیر اور اضافی وارڈوں کی تعمیر، سیدو تدریسی ہسپتال سوات کی درجہ بندی، بنوں میں میڈیکل کالج کا قیام، خیبر میڈیکل یونیورسٹی کا قیام، گومل میڈیکل کالج کیلئے بلڈنگ کی تعمیر، پشاور میں ہیپاٹالوجی سنٹر کا قیام، بنوں میں خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس کی تعمیر، مولانا مفتی محمود میموریل ہسپتال ڈی آئی خان کی تعمیر، خیبر انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ پشاور، پی جی ایم آئی بلڈنگ کی تعمیر، دیہی مراکز صحت و سول ہسپتالوں کی درجہ سی کو بلندی، موجودہ صحت کی سہولیات کی بہتری و آباد کاری، سات احتیاطی پروگراموں کی بہتری و مضبوطی، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لکی مروت، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کرک، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کوہاٹ کی عمارات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔ موجودہ سال کے دوران پایہ تکمیل کو پہنچنے والے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں ڈی آئی خان، لکی مروت، کرک، کوہاٹ، صوابی، بونیر، دیر پایاں، دیر بالا اور ایبٹ آباد

شامل ہیں۔ان میں سے لکی مروت، کرک اور کوہاٹ کے ہسپتالوں میں سامان اور آلات کی خریداری ابھی ہونی ہے۔ 8 اکتوبر 2005 کے زلزلے سے تعلیم اور صحت کے شعبوں میں جانی و مالی نقصانات ہوئے۔ تعلیمی اور صحت کے ادارے صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ خصوصاً ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال مانسہرہ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال بٹگرام اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال شانگلہ جیسے بڑے ہسپتال تباہ ہوئے۔ 03-2002 سے 06-2005 تک مکمل ہونے والے ترقیاتی منصوبوں میں ایوب میڈیکل کالج وہسپتال کی چاردیواری کی تعمیر، ایوب میڈیکل کالج اور ایوب ہسپتال کمپلیکس ایبٹ آباد میں گرم پانی کا نظام بنایا گیا جس کیلئے 59 لاکھ 76 ہزار روپے منظور کئے گئے۔ 57 لاکھ 94 ہزار روپے کی لاگت سے ایوب میڈیکل کالج اور ہسپتال کمپلیکس ایبٹ آباد میں توراسک سرجری، آپریشن تھیٹر کی تعمیر اور سی یو کی بہتری، پوسٹ گریجویٹ نرسنگ کالج پشاور کو کمپیوٹرز کے لئے 6 لاکھ 25 ہزار روپے کی فراہمی، خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں کمیونٹی پیڈریاٹک پراجیکٹ، لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں ایک کروڑ 8 لاکھ روپے کی لاگت سے لانڈری مشین کی تنصیب، خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں 9 لاکھ 18 ہزار روپے کی لاگت سے واٹر پروفنگ ، عالمی غذائی پروگرام کیلئے 25 لاکھ 45 ہزار روپے کی فراہمی، مردان میڈیکل کمپلیکس مردان کو زمین کے سلسلے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کی تعمیل میں 22 کروڑ 55 لاکھ روپے کی رقم اراضی مالکان کو ادائیگی، لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زچہ بچہ وارڈ کی تکمیل، خیبر میڈیکل کالج پشاور کے لئے 50 لاکھ روپے برائے طبی سامان کی خریداری، ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد کی عمارت کو بارش کے پانی سے بچانے کے سلسلے میں 18 لاکھ روپے کی فراہمی، پانچ سو بستروں پر مشتمل جی ٹی روڈ پر ہسپتال کیلئے حاصل کی گئی زمین کی بقایا رقم 3 کروڑ 19 لاکھ روپے کی ادائیگی، تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال تنگی کیلئے الٹراساؤنڈ کی فراہمی، دیہی مرکز صحت ایون چترال کیلئے ایکسرے مشین کی فراہمی، صحت کی ضلعی انتظامی افسروں کے دفتروں کی مضبوطی، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں 8 کروڑ 60 لاکھ روپے کی لاگت سے انجیو گرافی مشین کی تنصیب، ضلعی صدر مقام ہسپتال بنوں کیلئے ڈائی لاسز مشین کی فراہمی، کوہاٹ

ہسپتال میں مسجد کی تعمیر، لونڈ خوڑ مردان میں ڈینٹل بلاک کی تعمیر، ارنم ہسپتال کو (کو بالٹ) مشین کی خریداری کیلئے چار کروڑ 20 لاکھ روپے بطور گرانٹ ان ایڈ کی فراہمی، صوبے کے مختلف ہسپتالوں کیلئے 10 عدد ایمبولنسوں کی خریداری، لیڈی ریڈنگ ہسپتال کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے ضروری ساز وسامان کی خریداری، لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے امراض قلب کے یونٹ کیلئے 2 کروڑ 70 لاکھ روپے کی لاگت سے ضروری ساز وسامان کی خریداری، گرلز میڈیکل کالج اور خیبر میڈیکل یونیورسٹی کیلئے ضروری ساز وسامان اور ٹرانسپورٹ کی خریداری، سیدو میڈیکل کالج میں لائبریری کیلئے بلڈنگ کی تعمیر، ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد میں ایک سو اضافی کمروں پر مشتمل گرلز ہاسٹل کی تعمیر، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لکی مروت کی تعمیر، 07-2006 میں مکمل کئے گئے منصوبوں میں ضلعی صدر مقام ہسپتال ڈی آئی خان، ضلعی صدر مقام ہسپتال بونیر، ضلعی صدر مقام ہسپتال صوابی، ضلعی صدر مقام ہسپتال چترال، ضلعی صدر مقام ہسپتال دیر بالا، ضلعی صدر مقام ہسپتال دیر پایاں، ضلعی صدر مقام ہسپتال لکی مروت، ضلعی صدر مقام ہسپتال کرک، ضلعی صدر مقام ہسپتال کوہاٹ، ضلعی صدر مقام ہسپتال بنوں کی بہتری اور درجہ بندی، زنانہ ہسپتال کرک، آر ایچ سی جمال آباد چارسدہ، آر ایچ سی اکوڑہ خٹک، سول ہسپتال آگرہ کی درجہ ڈی میں اپ گریڈیشن، آر ایچ سی غازی کی اپ گریڈیشن، آر ایچ سی خان پور کی اپ گریڈیشن، آر ایچ سی کرم پار لکی مروت کی اپ گریڈیشن، آر ایچ سی پرواڈی آئی خان کی اپ گریڈیشن، لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں میڈیکولیگل وارڈ، خیبر میڈیکل یونیورسٹی فیز۔I، پی جی ایم آئی بلڈنگ کی تعمیر فیز۔I، ایوب ہسپتال میں مسجد کی تعمیر، خیبر میڈیکل کالج میں گرلز ہاسٹل کی تعمیر، ایوب ہسپتال میں ریٹیننگ وال کی تعمیر، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں ہاسٹل کی تعمیر، سول ڈسپنسری گیلوٹی کی تعمیر، بی ایچ یو احمد خیل، بی ایچ یو اوچ، بی ایچ یو دراسان، رورل ہیلتھ سنٹر تجوڑی کی اپ گریڈیشن، اکوڑہ خٹک میں میٹرنٹی سنٹر کا قیام، بابی نئ مردان میں بی ایچ یو کا قیام، خدو میں سول ڈسپنسری کا قیام، سرقلعہ میں بی ایچ یو کی اپ گریڈیشن، خدنگ اور سیا میں سول ڈسپنسری کا قیام، میاں کلے میں بی ایچ یو کا قیام، ڈی آئی خان میں 4 سول ڈسپنسریوں کا قیام، صوبے

کے مختلف ہسپتالوں کیلئے 10 عدد ایمبولینسوں کی خریداری، خیبر میڈیکل ہاسٹلوں کی بہتری و آرائش، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور کیلئے ساز و سامان کی خریداری، بی ایچ یو شیر گڑھ کی اپ گریڈیشن، خیبر تدریسی ہسپتال کیلئے ساز و سامان کی خریداری، صوبائی اپیلیٹ لیبارٹری پشاور کا قیام، ضلعی صدر مقام ہسپتال دیر بالا کی عمارت، ضلعی صدر مقام شانگلہ اور وومن ہیلتھ پراجیکٹ کی عمارات کی تعمیر، بی ایچ یو تخت آباد پشاور کی آر ایچ سی، منڈہ اور مایار ہسپتالوں کی کیٹگری ڈی میں اپ گریڈیشن، حیا گئی میں سول ڈسپنسری کا قیام، عدالتی کیسوں میں رقم کی ادائیگی کے علاوہ صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں تھیلی سیمیا یونٹوں کا قیام شامل ہیں۔

ایم ایم اے حکومت کے دور میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کا جائزہ

مالی سال	منصوبہ جات کی تعداد	فنڈز کی تخصیص	سالانہ فیصد اضافہ
2002-03	39	291.676	
2003-04	119	871.555	199
2004-05	134	986.381	13.2
2005-06	132	1224.000	24
2006-07	139	2172.000	77
2007-08	134	3637.655	67.8

پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام کا جائزہ

مالی سال	منصوبہ جات کی تعداد	فنڈز کی تخصیص	سالانہ فیصد اضافہ
2002-03	1	18.500	
2003-04	1	28.000	51

43	40.000	2	2004-05
200	120.000	5	2005-06
314	497.000	7	2006-07
16	578.000	8	2007-08

مکمل کیے گئے اور کیے جانے والے منصوبہ جات

منصوبہ جات کی تعداد	مالی سال
5	2002-03
7	2003-04
6	2004-05
10	2005-06
40	2006-07
45	2007-08

سالانہ ترقیاتی پروگرام 08-2007 میں شامل بڑے منصوبے

1۔ 22 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کی بہتری اور درجہ بندی

2۔ پشاور میں ادارہ امراضِ قلب کا قیام

3۔ صوبے کے چار بڑے ہسپتالوں میں MRI مشینوں کی تنصیب (ایبٹ آباد

،سوات، بنوں اور ڈی آئی خان)

4۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی موجودہ عمارتوں کی از سر نو تعمیر اور اضافی وارڈوں کی تعمیر

5۔ سید و تدریسی ہسپتال، سوات کی درجہ بلندی

6۔ بنوں میں میڈیکل کالج کا قیام

7۔ خیبر میڈیکل یونیورسٹی کا قیام

8۔ گومل میڈیکل کالج کیلئے بلڈنگ کی تعمیر

9۔ پشاور میں ہیپاٹالوجی سنٹر کا قیام

10۔ بنوں میں خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس کی تعمیر

11۔ مولانا مفتی محمود میموریل ہسپتال، ڈی آئی خان کی تعمیر

12۔ خیبر انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ پشاور

13۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں پی جی ایم آئی بلڈنگ کی تعمیر

14۔ ۱۸ دیہی مراکز صحت و سول ہسپتالوں کی درجہ ڈی میں اپ گریڈیشن (امبریلا)

15۔ ۱۰ سول ہسپتالوں و درجہ ڈی ہسپتالوں کی درجہ سی میں اپ گریڈیشن (امبریلا)

16۔ ۲۰ بنیادی مراکزِ صحت کی دیہی مراکز صحت میں اپ گریڈیشن (امبریلا)

17۔ سات احتیاطی پروگراموں کی بہتری و مضبوطی

18۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں شعبہ حادثات کا قیام

19۔ نوشہرہ ہسپتال

مکمل کیئے گیئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال

1۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال لکی مروت

2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کرک

3۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کوہاٹ

4۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال بونیر

5۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال دیرپایاں

6۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ڈی آئی خان (فیز۔ا)

بلڈنگ سائڈ پر مکمل کیئے گیئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال

1۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال دیربالا

2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال شانگلہ

3۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ایبٹ آباد

2007-08 میں مکمل کئے جانے والے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال

1۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال دیر بالا

2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال شانگلہ

3۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ایبٹ آباد

4۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال چارسدہ

5۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال بنوں

6۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال صوابی

7۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ہری پور

8۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ملاکنڈ (بلڈنگ)

2007-08 کیلئے مقرر کردہ اہداف

1۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال دیر بالا

2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال شانگلہ

3۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ایبٹ آباد

4۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال چارسدہ

5۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال بنوں

6۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال صوابی

7۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ہری پور

8۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ملاکنڈ (بلڈنگ)

9۔ دیہی مرکز صحت براوال، پترک، اور واڑے کو سول ہسپتال میں درجہ بلندی

10۔ دیہی مرکز صحت تجوڑی کی سول ہسپتال میں درجہ بلندی

11۔ دیہی مرکز صحت لکی کی کیٹگری ڈی ہسپتال میں درجہ بلندی

12۔ مٹہ ہسپتال سوات کی درجہ بلندی۔

13۔ سول ہسپتال ثمر باغ کی کیٹگری سی میں درجہ بلندی

14۔ دیہی مرکز صحت غازی کی کیٹگری ڈی ہسپتال میں درجہ بلندی

15۔ دیہی مرکز صحت خان پور کی کیٹگری ڈی ہسپتال میں درجہ بلندی

16۔ پیراپلیجک سنٹر کی بحالی

17۔ صوبے کے چار ہسپتالوں میں ایم آر آئی مشینوں کی تنصیب

18۔ کرسچین ہسپتال دیر کیلئے زمین کی خرید

19۔ ضلعی ہسپتال چترال اور شانگلہ میں ڈاکٹر ہاسٹل کی تعمیر

20۔ مفتی محمود ہسپتال کیلئے ضروری ساز و سامان کی خرید

21۔ کیٹگری سی ہسپتال شبقدر کیلئے ساز و سامان کی خرید

22۔ PIPOS کیلئے ایک کروڑ 50 لاکھ روپے کی گرانٹ

23۔ کیٹگری ڈی ہسپتالوں منڈا، مایار اور اگرہ کیلئے ساز و سامان کی خرید

24۔ صوبہ سرحد کے مشن ہسپتالوں کیلئے گرانٹ

25۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں سائیکاٹری وارڈ کی تعمیر

26۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں سرائے کی تعمیر

27۔ سیدو ہسپتال میں 250 طلبہ کیلئے ہاسٹل کی تعمیر

28۔ خیبر کالج آف ڈنٹسٹری کی توسیع

29۔ گومل میڈیکل کالج میں ایڈمنسٹریشن بلاک کی تعمیر

30۔ گومل میڈیکل کالج کیلئے ساز وسامان کی خرید

31۔ خیبر میڈیکل کالج کو دو بسوں کی فراہمی

32۔ٹی بی کے مریضوں کیلئے ادویات کی خریداری

33۔ بنیادی مرکز صحت تحت آباد کی دیہی مرکز صحت میں اپ گریڈیشن

34۔ بنیادی مرکز صحت پلوڈھیری کی دیہی مرکز صحت میں اپ گریڈیشن

35۔ بنیادی مرکز صحت پالئی وکوٹ کی دیہی مرکز صحت میں اپ گریڈیشن

36۔ بنیادی مرکز صحت داراسن کی دیہی مرکز صحت میں اپ گریڈیشن

37۔ سیمودارا کوہستان میں ڈسپنسری کا قیام

38۔ ایم سی ایچ سنٹر شاہی کوٹ کی بنیادی مرکز صحت میں اپ گریڈیشن

39۔ صوبے میں سول ڈسپنسریز اور بنیادی مراکز صحت کا قیام

40۔ سول ڈسپنسری ترناب اور بنیادی مرکز صحت کوٹ کشمیر کی دوبارہ تعمیر

41۔ غازی آباد کوہستان میں ٹی بی سنٹر کا قیام

42۔ پانچ اضلاع کو بنیادی ترقیاتی ضروریات کی فراہمی

43۔ آر ایچ سی دیوانہ بابا میں رہائشی سہولیات مہیا کرنا

زراعت

زرعی تحقیق کا نظام

صوبہ سرحد میں زرعی تحقیق کا نظام بہت خصوصیت کا حامل ہے۔ تحقیق کے ثمرات دیرپا ہوتے ہیں اور اس سے حکومت اور زمینداروں کو مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں عوام کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔ اس وقت اس نظام کے تحت صوبہ بھر میں فصلات پر تحقیق کیلئے 13 ادارے اور مویشیوں پر تحقیق کیلئے 2 ادارے موجود ہیں تحقیق کے تین نئے مراکز پر بنوں، بونیر اور تیمر گرہ میں کام شروع ہے جن کے مقاصد میں مختلف فصلات، سبزیات اور میوہ جات کے پودوں کی نئی اعلیٰ اقسام کی نئی دریافت کی گئی اقسام کیلئے سستی پائیدار اور مربوط نظام کاشت کی دریافت اور اسکی ہر سال تبدیلی، صوبے میں کاشت کی جانے والی نئی اور پرانی اقسام کے بنیادی بیج پیدا کرنا اور اسکو دوسرے اداروں کو فراہم کرنا تاکہ اس میں مزید اضافہ کر کے زمینداروں تک پہنچایا جاسکے، صوبے کے عام زمینداروں، دیہی خواتین اور زرعی تاجران تک زرعی تحقیق کے ثمرات پہنچانا اور صوبے میں موجود مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے ساتھ معاونت اور اشتراک شامل ہیں۔

زرعی تحقیقاتی اداروں نے سال 2003 میں 25 اور 2004 میں 17 مختلف نئی اقسام دریافت کیں جن میں سیب، چیری، آلوچہ، گندم، باجرہ، مکئی، گنا، چاول، مونگ، جوار، مٹر، گنا، گندم، سرسوں، دال مسور، کھجور، مونگ پھلی، لوبیا، دال مونگ، سیب، لیموں، انجیر، پیکان نٹ اور انار شامل ہیں۔ گزشتہ چار سالوں میں صوبہ سرحد زرعی تحقیقاتی نظام نے 1023 ٹن تخم پیدا کیا جس میں تمام اقسام کی فصلیں اور سبزیاں شامل ہیں، جبکہ پھلدار اقسام کے ایک لاکھ تین ہزار 766 پودے پیدا کئے۔ اس کے علاوہ صوبہ سرحد میں جدید ٹیکنالوجی کے حامل صوبائی زرعی تحقیقاتی نظام کے تحت سیب، آڑو اور دیگر سبزیات کی خرید و فروخت کا طریقہ کار متعارف کرایا گیا ہے جس کے نتیجے میں ان اجناس کی عالمی منڈیوں میں مانگ میں مزید اضافہ ہوا۔ میوہ جات اور سبزیات کی مختلف اقسام متعارف کرائیں گئیں جن میں جلدی پکنے والی، درمیانی اور دیر سے پکنے والی اقسام

شامل ہیں سردی اوراوس سے بچاؤ اور جلدی نمو کیلئے غیر موسمی سبزیات کی کاشت کیلئے پلاسٹک کے استعمال کومتعارف کرایااورنئی اقسام اور جدید ٹیکنالوجی کی بدولت فی من گنے سے چینی کی زیادہ مقدار حاصل کی گئی ہے۔

صوبہ سرحد میں چائے کی کاشت

صوبائی حکومت نے چائے پر تحقیقی کام کیلئے 3 کروڑ پچاس لاکھ روپے کی لاگت سے ایک منصوبہ منظور کیا جس کے مقاصد میں صوبہ سرحد میں چائے کی کاشت کومزید علاقوں تک پھیلایا جائے گااوران علاقوں میں جہاں پر چائے کی کاشت ممکن ہوزمینداروں کوچائے کی کاشت کی ترغیب دینا، زمینداروں کوچائے کے پودے مفت فراہم کرنا، چائے کے کاشتکاروں کومفت تربیت اور مشورے دینا، چائے کے کاشتکاروں کو بینکوں سے آسان شرائط پر بلاسود قرضہ جات مہیا کرنا، ترقی دادہ اقسام کی افزائش کیلئے پراسیسنگ بلاکس قائم کرنا، 1600 ایکڑ زمین کوچائے کی کاشت کیلئے بروئے کار لانا شامل ہیں۔ اس نئے منصوبے کے تحت چائے کے مزید پراسیسنگ پلانٹ لگائے جائیں گے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کوروزگار دے کران کی غربت کودور کیا جائے گا علاوہ ازیں پاکستان کوچائے میں خودکفیل بنا کراس کی درآمد پر کروڑوں روپے کا زرمبادلہ بچا کراسے دوسرے ترقیاتی کاموں پرخرچ کیا جائے گا۔

صوبہ سرحد میں قائم کئے گئے جرم پلازم یونٹس کی کارکردگی

صوبہ سرحد کے تین مقامات سوات، درگئی اور ڈیرہ اسماعیل خان میں جرم پلازم یونٹس قائم کئے گئے جس کا مقصد صوبے میں موجود میوہ جات اور سبزیات کی مختلف مقامی اقسام اور باہر سے منگوائی گئی اقسام کی کارگزاری کا جائزہ لیکران کوآئندہ نسلوں کیلئے محفوظ بنانا اور میوہ جات وسبزیات کے اعلیٰ پودوں اور تخم کی پیداوار سے منسلک لوگوں کواعلیٰ اور صحیح پودے اور بیج فراہم کرنا ہے۔ ان یونٹس کومدنظر رکھ کر دوسرے صوبے بھی ان

بنیادوں پر اپنے جرم پلازم یونٹس قائم کرر ہے ہیں۔ زرعی تحقیق صوبہ سرحد کی کاوشوں کے واضح اثرات سامنے آئے ہیں جن کے نتیجے میں پھلوں اور سبزیوں کی خرید وفروخت کو مزید فعال بنایا گیا ہے علاوہ ازیں پھلوں اور سبزیوں کی جدید اقسام کی دریافت سے گنے میں چینی کی مقدار میں اضافہ ہوا ہے۔

نیشنل پروگرام برائے اصلاح واٹر کورسز

صوبہ سرحد کے تمام 24 اضلاع میں اس پروگرام کے تحت 52 مہینوں کے دوران 10,000 واٹر کورسز کی اصلاح کا ہدف مقرر ہے جس میں حکومت پاکستان کا حصہ 6 ارب 6 کروڑ 51 لاکھ 11 ہزار روپے، سرحد حکومت کا حصہ 8 کروڑ 33 لاکھ 64 ہزار روپے جبکہ زمینداروں کا حصہ 8 ارب 41 کروڑ 97 لاکھ 80 ہزار روپے ہے۔

کارکردگی

اس پروگرام کے تحت تین برسوں میں انجمن صارفین آب کی تشکیل، انجمن صارفین آب کی رجسٹریشن، واٹر کورسز کا سروے، واٹر کورسز کا ڈیزائن، بنک اکاؤنٹ کھلوائی، تکمیل شدہ واٹر کورسز، تصدیق شدہ واٹر کورسز کے حوالے سے مقررہ اہداف سے کہیں بڑھ کر کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں جو اس پراجیکٹ کے عہدیداران اور اہلکاروں کی محنت اور لگن کا نتیجہ ہے۔

صوبے میں قومی پروگرام برائے اصلاح واٹر کورسز کی دوسالہ شاندار کارکردگی کے پیش نظر 07-2006 کے دوران وفاقی حکومت نے مقرر کردہ 1852 واٹر کورسز کی بجائے 3500 واٹر کورسز کا ہدف دیا ہے۔

زرعی انجینئرنگ

ایم ایم اے حکومت نے موجودہ حکومت سے قبل زرعی انجینئرنگ کا شعبہ کرپشن، سیاسی مداخلت، قیمتی مشینری کے بے جا استعمال اور اہلکاروں کی بہتات کے باعث ٹھپ ہو کر رہ گیا تھا اور بالآخر اسے بند کر دیا گیا

موجودہ حکومت نے اس شعبے کی اہمیت اور خدمات کا ادراک کرتے ہوئے اسے پھر سے فعال بنانے کا فیصلہ کیا اور کاشت کاروں کے مفاد میں زرعی انجینئرنگ میں موجود خامیوں کو دور کر کے اس کی بحالی کے اقدامات کئے۔زرعی انجینئرنگ سیل کی ذمہ داریوں میں اضافے کا احساس کرتے ہوئے وزیراعلیٰ صوبہ سرحد نے اسے پھر سے ملحقہ محکمے کی حیثیت دے دی ہے۔محکمہ کے ناکارہ بلڈوزراور دیگر مشینری کو نیلامی کے ذریعے فروخت کر کے صوبائی خزانے کو اس مد میں گزشتہ چار سالوں کے دوران تقریباً 3 کروڑ 10 لاکھ 80 ہزرروپے کی رقم وصول ہوئی۔ نئے بلڈوزر کی فراہمی کیلئے موجودہ حکومت نے 100 عدد نئے بلڈوزرز کی فراہمی کا ایک منصوبہ منظور کیا ہے تاہم وفاقی حکومت نے مطلوبہ بلڈوزرز درآمد کرنے میں تاحال کوئی پیش رفت نہیں دکھائی۔موجودہ حکومت کے دور میں 6540 ایکڑ زرعی اراضی کو بذریعہ بلڈوزر ہموار کر کے 86 عدد ٹیوب ویلوں کے ذریعے قابل کاشت بنایا گیا۔

لائیوسٹاک

صوبہ سرحد کی موجودہ حکومت نے لائیوسٹاک کے شعبے میں ترقی کے وسیع امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈیری فارمنگ کے شعبے کو جدید سائنسی خطوط پر استوار کرنے کیلئے ایک جامع لائیوسٹاک پالیسی کا اعلان کیا۔ایک اندازے کے مطابق صوبہ سرحد میں سالانہ 28 لاکھ ٹن دودھ اور 3 لاکھ ٹن گوشت پیدا ہوتا ہے جو ملکی پیداوار کا بالترتیب 19 اور 24 فیصد ہے اس پالیسی کے تحت لائیوسٹاک کی ترقی کیلئے ایک ترقیاتی بورڈ قائم کیا جائے گا۔

ڈیری کالونیوں کی تعمیر کی سکیم کے تحت صوبہ کے تین اضلاع پشاور، مردان اور ڈی آئی خان کیلئے 300 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اس سلسلے میں مشیر کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں دودھ کی پیداوار بڑھانے کیلئے دودھ اکٹھا کرنے کا کام ڈیرہ اسماعیل خان اور نوشہرہ میں شروع کیا گیا ہے اور اس مقصد کیلئے ایک کروڑ 37 لاکھ 63 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں موجودہ سال کی تیسری سہ ماہی تک 29 لاکھ 13 ہزار روپے

کے اخراجات کئے گئے ہیں اس سکیم کے تحت دونوں اضلاع میں کسانوں کی 13 تنظیمیں بنائی گئیں۔ ہر تنظیم کے علاقے میں دودھ اکٹھا کرنے اور بھیجنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جانوروں کی پیداوار بڑھانے اور انہیں بیماریوں سے بچانے کیلئے باقاعدہ طور پر تنظیم میں شامل کسانوں کو تربیت دی جاتی ہے اور ساتھ ہی اعلیٰ قسم کے چارہ جات کے تخم مہیا کئے جاتے ہیں دودھ کی مارکیٹ ملنے پر کسانوں کو اچھے جانور پالنے اور رکھنے کا شوق روز بروز بڑھ رہا ہے انشاء اللہ آئندہ سالوں میں دوسرے اضلاع میں بھی یہی سکیم شروع کرنے کا پروگرام ہے۔

ڈی آئی خان میں بھینسوں کا ایک بریڈنگ فارم 7 کروڑ 57 لاکھ 55 ہزار روپے سے متعارف کرایا گیا ہے۔ تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے 50 عدد بھینس اور 2 عدد بریڈنگ بُل بھی خریدے جا چکے ہیں۔ اس منصوبے کا مقصد ڈی آئی خان کے کسانوں کو اعلیٰ نسل کی بھینسوں کی فراہمی اور جانوروں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا ہے تاکہ غریب کسانوں کی زندگی کو بہتر بنایا جاسکے۔ جانوروں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کیلئے توسیعی منصوبہ برائے مصنوعی نسل کشی حیوانات شروع کیا گیا ہے جس کی کل لاگت 13 کروڑ 21 لاکھ 49 ہزار روپے ہے اس منصوبے کے تحت اچھی گائیوں کے فارم کا قیام، 250 عدد مصنوعی نسل کشی کے مراکز کا قیام، عملے اور زمینداروں کی ٹریننگ، غریب زمینداروں میں جانوروں کی تقسیم عمل میں لائی جارہی ہے۔ اب تک 103 عدد مصنوعی نسل کشی کے مراکز مختلف ضلعوں میں قائم کر دیئے گئے ہیں ہری چند کے مقام پر اچھی گائیوں کے فارم کیلئے تعمیراتی کام مکمل ہو گیا ہے جبکہ بھیڑ بکریوں کے فارم پر تعمیر جاری ہے۔ سال 06-2005 میں سوات اور دیر کے اضلاع میں 100 عدد اچھی گائیں، ڈی آئی خان، ٹانک اور لکی مروت کے اضلاع میں 500 عدد بھیڑ بکریاں اور پشاور، مردان، چارسدہ اور نوشہرہ میں اعلیٰ نسل کی 3108 مرغیاں اس شرط پر تقسیم کی جا چکی ہیں کہ کسان پالتو جانور یا مرغیوں کے بچے واپس کریں گے تاکہ ان جانوروں اور مرغیوں کو دوسرے کسانوں میں تقسیم کیا جاسکے۔ ڈیری کالونی ڈیرہ اسماعیل خان کیلئے حکومت نے اس سال کیلئے 20 لاکھ روپے مختص کر دیئے ہیں۔

بلاک ایلوکیشن منصوبے کے تحت نئ ڈسپنسریوں اورہسپتالوں کا قیام عمل میں لایا گیاہے۔ پہلے مرحلے میں ٹانک، گگرہ بنیر،ثمرباغ لوئر دیر، پانام ڈھیری پشاور، ہری پور، بنوں،سوات،ڈاگئی گدون صوابی،کوٹ پیرٹ بٹگرام،سرخیل بہرت بنوں،احمد خیل لکی مروت،منزئی کرک،قلعہ سیداں مامش خیل بنوں،سپینہ تنگئی پٹال خیل بنوں،سانگڑی شانگلہ میں سول وٹرنری ہسپتال اور شگئی بالا پشاور، پنیدہ بانڈہ کرک،ڈیری ملنگ بٹگرام،معظم ڈی آئی خان، بانڈئی سوات،ساپہ دیراپر میں سول وٹرنری ڈسپنسریاں شامل ہیں جبکہ دوسرے مرحلے میں ریگی پشاور،حاجی مورہ ڈی آئی خان،ممبئ بارکزئی بنوں، تیراہ ملاکنڈ ایجنسی،الہ ڈھنڈ ملاکنڈ ایجنسی میں سول وٹرنری ہسپتال اوررحمانی خیل ڈی آئی خان، رمضان آباد نورنگ ٹانک، پٹال شاہ بنوں،رزمک ڈی آئی خان،مریم زئی یونین کونسل پشاور پیران میاں باغ نزدعمراڈہ ٹانک میں سول وٹرنری ڈسپنسریاں شامل ہیں۔

لائیوسٹاک ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ سیکٹر

صوبے کے کسانوں کی آمدن میں اضافہ کرنے کے لئے اعلیٰ نسل کے جانوروں کوکسانوں میں متعارف کرکے انکی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے تحقیق اورترقی کا عمل جاری ہے۔صوبہ سرحد کی حکومت نے دودھ، گوشت اورانڈوں کی پیداوار میں اضافہ کرکے نہ صرف صوبے کےعوام کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے بلکہ زمینداروں کی آمدنی میں بھی اضافے کا عزم کررکھاہے جس کیلئے مختلف ترقیاتی منصوبےمنظور کئے گئے ہیں۔جن میں 3 کروڑ 41لاکھ روپے مالیت سے نیلی ،راوی،اضاخیلی بھینس اوراچئی گائیوں پرتحقیقاتی اورترقیاتی منصوبہ 6 کروڑ 65لاکھ روپے کی لاگت سے چارہ جات کاتحقیقی اورترقیاتی منصوبہ 5 کروڑ 40لاکھ روپے سے زائد مالیت سے جانوروں کی متوازن خوراک کی تیاری 6 کروڑ 5 6لاکھ روپے مالیت کا کشمیری بکریوں پرمزید تحقیق کیلئے سوات میں سٹیشن کا قیام،15 کروڑروپے مالیت کےڈیرہ میں ریسرچ سٹیشن کا قیام، 15 کروڑ 60لاکھ روپے کی لاگت سے مانسہرہ (جابہ) کےتحقیقاتی مرکزکوانسٹی ٹیوٹ کادرجہ دیناشامل ہے۔ ان منصوبوں سے نہ صرف علاقائی جانوروں کی افزائش کیلئے صحت اورغذا کی ضروریات پوری ہورہی ہیں بلکہ

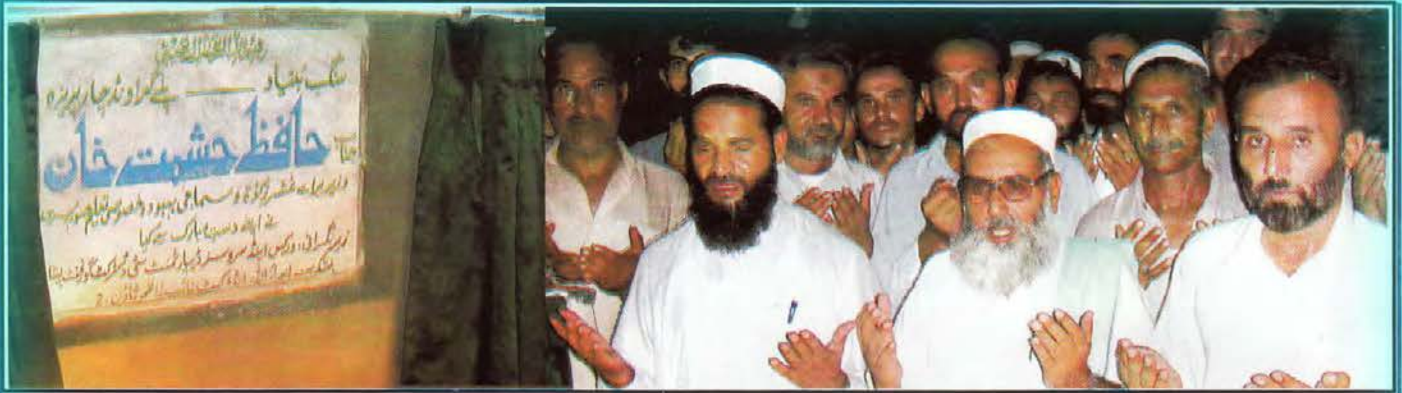
کسانوں کی آمدنی میں اضافہ اورروزگار کے مواقع بھی مقامی آبادی کومیسرآئیں گے۔صوبہ سرحد میں لائیوسٹاک کوترقی دے کرگوشت،دودھ اورانڈوں کی پیداوارمیں اضافہ کرنے کیلئے سرمایہ کاری کانفرنس منعقدکی گئی۔اس میں ملکی وغیرملکی سرمایہ کاروں کودعوت دی گئی کہ وہ اس شعبہ میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ایم ایم اے کی حکومت نے صوبہ سرحدکی تاریخ میں پہلی مرتبہ 13اور 14 مئی 2005 کوآرمی سٹیڈیم پشاورمیں دوروزہ دودھ میلے کا انعقادکیا۔میلے کے آخری روزوزیراعلیٰ صوبہ سرحد نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے بھرتیوں پر سے پابندی کے خاتمے،صوبہ سرحدکے بڑے شہروں میں بھینس کالونیاں بنانے اورصوبہ کے غریب افرادکو500 بکریاں دینے کااعلان بھی کیا۔صوبے کے مختلف اضلاع میں دودھ میلوں کاانعقادکیاگیا۔ان میلوں میں جہاں کسان اورسرکاری محکموں کے روابط میں اضافہ ہوا،وہاں مویشی پال کسان لائیوسٹاک میں جدیدتحقیق اورٹیکنالوجی سے متعارف ہوئے یہ دودھ میلے کسانوں کواچھی نسل کے زیادہ پیداواروالے جانوروں کوترغیب دلانے میں اہم کرداراداکررہے ہیں۔دودھ سے بنی ہوئی اشیاء کے بنانے،دودھ محفوظ کرنے اوردودھ کی سائنسی ترسیل کے طریقوں سے کسان اورطالب علموں کوآگاہ کرنے کیلئے ٹریننگ سنٹرکاقیام ایک اہم کارنامہ ہے صوبہ سرحدکے اس منفردسنٹرمیں ڈیری صنعت کوترقی دینے کیلئے جدیدمشینری کااستعمال کیاجاتاہےاس طرح کسان دودھ کوزیادہ عرصہ کیلئے محفوظ کرسکےگا۔جس سےانکی آمدن میں اضافہ ہوگااورعام لوگوں کودودھ اوردودھ کی مصنوعات ہروقت اورارزاں نرخوں پردستیاب ہوں گی۔

سماجی بہبود و ترقی خواتین صوبہ سرحد

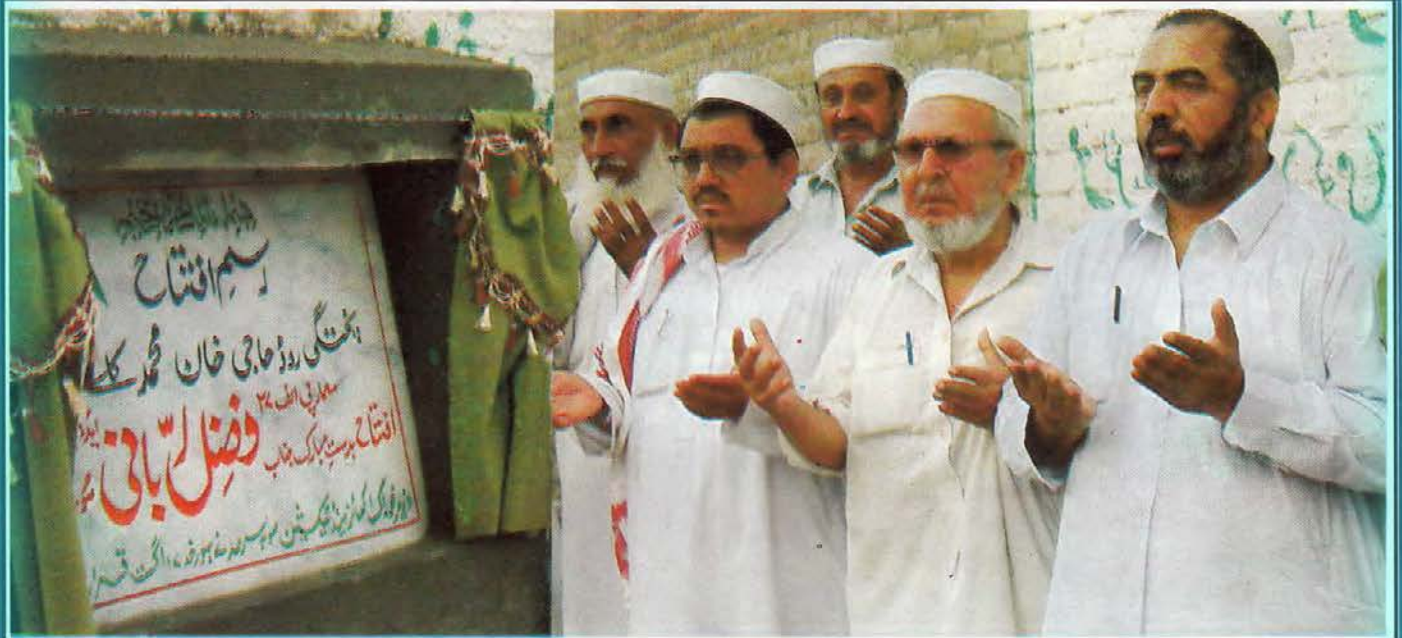
وظائف

ایم ایم اے حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد سماجی بہبود اور ترقی خواتین کے شعبے کو 30 نومبر 2002 سے ایک نئے جذبے اور ولولے کے ساتھ متحرک کیا گیا۔ گزشتہ ساڑھے چار برسوں کے دوران ترقیاتی پروگراموں، قانون سازی، انتظامی / مالی اور سماجی اصلاح میں نمایاں تبدیلیاں بہتر طریقے سے محسوس کی جا سکتی ہیں۔ سماجی بہبود و ترقی خواتین کے میدان میں ترقیاتی سطح پر موجودہ حکومت کی انقلابی حکمت عملیوں سے ملنے والی کامیابیوں میں بزرگ شہریوں کیلئے 500 روپے ماہانہ الاؤنس اور بے روزگار پوسٹ گریجویٹس نوجوانوں کیلئے ماہانہ 1000 روپے وظیفہ کا اجراء ایک ایسا انقلابی قدم ہے جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ صوبائی حکومت نے بجٹ 07-2006 میں صوبہ سرحد کے سب سے پسماندہ اضلاع کوہستان، شانگلہ اور بٹگرام کے بزرگ شہریوں کیلئے 500 روپے ماہانہ گزارہ الاؤنس اور سرکاری یونیورسٹیوں اور پوسٹ گریجویٹ کالجز سے فارغ التحصیل ہونے والے صوبہ سرحد کے ریگولر ایم اے اور ایم ایس سی طلباء و طالبات اور وفاق المدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کیلئے 1000 روپے ماہانہ وظیفہ دینے کی منظوری دی۔ اب تک حکومت تین اضلاع شانگلہ، کوہستان اور بٹگرام کے بزرگ شہریوں کے ماہانہ الاؤنس کیلئے 30 لاکھ روپے جاری کر چکی ہے۔ اسی طرح حکومت نے صوبہ سرحد کے تمام اضلاع کے بے روزگار پوسٹ گریجویٹس نوجوانوں کو وظائف دینے کیلئے 3 کروڑ 60 لاکھ روپے جاری کر دیئے ہیں۔

محکمہ سماجی بہبود کے تحت صوبائی حکومت نے 24 اضلاع پشاور، مردان، نوشہرہ، چارسدہ، صوابی، ملاکنڈ، بونیر، سوات، شانگلہ، کوہستان، بٹگرام، مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور، ہنگو، کرک، بنوں، لکی مروت، ٹانک، چترال، دیر اپر، دیر لوئر، کوہاٹ اور ڈی آئی خان کو 15 لاکھ روپے فی ضلع 1000 روپے سالانہ وظیفہ برائے بے روزگار پوسٹ گریجویٹس کی مد میں جاری کیے۔ مذکورہ بالا وظیفہ سے ضلع پشاور میں 55، مردان میں 47، صوابی



صوبائی وزیر زکوٰۃ وعشر حافظ حشمت خان پی ایف ۷ کے چارپریزہ گاؤں میں کھیل کے میدان کا افتتاح کررہے ہیں۔



صوبائی وزیر اکسائز اینڈ ٹیکسیشن فضل ربانی ایڈووکیٹ ضلع مردان میں مومن کلے سڑک کا افتتاح کررہے ہیں۔



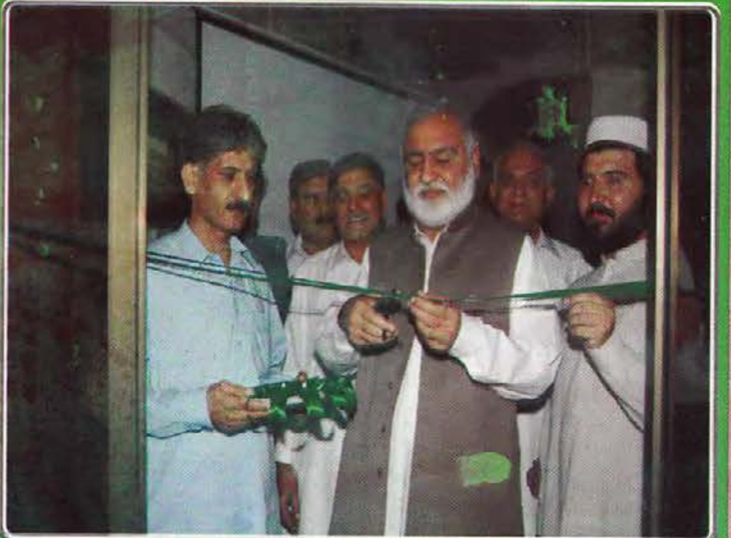
سابقہ صوبائی وزیر سراج الحق، ایم این اے صابر حسین اعوان اور ایم پی اے جاوید خان پشاور کے قریب مریم زئی پل کا افتتاح کررہے ہیں۔



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی، وزیراعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان اور صوبائی وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ آصف اقبال داؤدزئی محکمہ اطلاعات کے نیوز روم کے افتتاح کے موقع پر۔



صوبائی وزیر آبپاشی حافظ اختر علی ضلع مردان میں کالو روڈ کا افتتاح کررہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی محکمہ اطلاعات پشاور میں فلم پروڈکشن ہاؤس کا افتتاح کررہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی ملاکنڈ تھری ہائیڈل پاور منصوبے کا معائنہ کررہے ہیں۔



صوبائی وزیر آبپاشی حافظ اختر علی ضلع چارسدہ میں سڑک کا افتتاح کررہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی ملاکنڈ تھری پاور پراجیکٹ کے تعمیراتی کام کا جائزہ لے رہے ہیں۔

میں 6 ، ہری پور میں 9 ، بنوں میں 127 ،اور لکی مروت میں 128 افراد استفادہ کر چکے ہیں۔جبکہ بزرگ شہریوں کے 500 روپے ماہانہ الاؤنس کے کھاتے میں کوہستان، شانگلہ اور بٹگرام کے اضلاع کو 10-10 لاکھ روپے جاری کیے گئے جن سے 333 سینئر شہریوں نے استفادہ کیا۔محکمہ سماجی و بہبود و ترقی خواتین کے زیر انتظام چلنے والے متعدد اداروں اور منصوبوں کے تحت مختلف فلاحی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔مجلس عمل کی صوبائی حکومت گزشتہ ساڑھے چار سال کے دوران سماجی بہبود کی مد میں مجموعی طور پر 9 کروڑ 50 لاکھ 43 ہزار روپے اور ترقی خواتین کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 4 کروڑ روپے خرچ کر چکی ہے۔

دارالکفالہ

گداگری ایک لعنت ہے اور صوبے کے تمام چھوٹے اور بڑے شہروں میں گداگروں کی کمی نہیں۔ گداگروں کے تدارک کیلئے اگرچہ قانون موجود ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں کیا جا رہا تھا۔ایم ایم اے کی موجودہ حکومت نے گداگروں کے تدارک اور ان کی بحالی کیلئے نظامت سماجی بہبود کی سابقہ عمارت واقع عید گاہ روڈ، پشاور شہر میں مرد گداگروں کی بحالی کیلئے ایک مرکز قائم کیا ہے، جس کا افتتاح وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے 13 اگست 2003 کو کیا۔اس وقت دارالکفالہ میں تیس گداگروں کو بہ یک وقت رکھا جا سکتا ہے۔گزشتہ تین سالوں میں تقریباً 551 گداگروں کی بحالی کی گئی ہے۔اس وقت سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اسی قسم کے مراکز مردان اور سوات میں بھی قائم کئے جا چکے ہیں اب تک ان میں تقریباً 303 گداگروں کی بحالی ہو چکی ہے۔یہ منصوبہ یکم جولائی 2007 سے جاریہ بجٹ کو منتقل کر دیا جائیگا۔اس کے علاوہ خواتین گداگروں کی بہبود و بحالی کیلئے پشاور میں واقع مرکز برائے مصیبت زدہ خواتین میں ایک علیحدہ سیل قائم کیا گیا ہے اور اب تک تقریباً 190 مصیبت زدہ خواتین اور خواتین گداگروں کو امداد فراہم کی گئی ہے۔

منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے مراکز

1993 میں منشیات کے بارے میں کئے گئے نیشنل سروے کے مطابق پاکستان میں تقریباً 40 لاکھ

منشیات کے عادی افراد موجود تھے۔جن میں سے صوبہ سرحد میں تقریباً 0.6 ملین منشیات کے عادی افراد پائے گئے۔ان میں 71 فیصد افراد 35 سال سے کم عمر کے تھے اور تقریباً 60 فیصد افراد پڑھے لکھے تھے۔

معاشرے سے اس برائی کو ختم کرنے کیلئے محکمہ سماجی بہبود کے زیر اہتمام اس وقت منشیات کے عادی افراد کے بحالی کے چار مراکز سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کام کررہے ہیں۔جو پشاور، دیرلوئر، نوشہرہ اور ہری پور میں قائم ہیں جبکہ تین مراکز کوہاٹ، سوات، ڈی آئی خان اخراجات جاریہ کے تحت چل رہے ہیں۔اس منصوبے کے تحت منشیات کے عادی افراد کی بحالی اور ان کی فعال شہری کی حیثیت سے معاشرے میں واپسی کو ممکن بنانے کیلئے قابل قدر خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں تقریباً 2031 منشیات کے عادی افراد کی بحالی کی جا چکی ہے۔ان مراکز میں شامل ہونے والوں کے علاج کے بعد باعزت روزگار کیلئے تربیت بھی دی جاتی ہے۔

ویلفیئر ہوم (یتیم خانے)

صوبے میں اس وقت سات ویلفیئر ہوم کام کررہے ہیں جن میں سے دو اخراجات جاریہ کے تحت ضلعی حکومتوں کے نیچے کوہاٹ اور ایبٹ آباد میں کام کررہے ہیں اور بقایا پانچ میں سے تین بچوں کیلئے اور دو بچیوں کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت بالترتیب پشاور، بنوں، ڈی آئی خان، نوشہرہ اور ملاکنڈ میں قائم ہیں۔ان گھروں میں بچوں کو ادارہ جاتی و رہائشی تحفظ / دیکھ بھال اور مروجہ تعلیم، دستکاری و ماہرانہ تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ بچوں کی مشقت، گداگری اور منشیات کے استعمال کے خلاف ان کا تحفظ کیا جا سکے۔گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں ان مراکز میں 474 یتیم اور بے سہارا بچوں کی دیکھ بھال اور امداد فراہم کی گئی ہے۔

سماعت و گویائی سے محروم بچوں کیلئے سکول

صوبے میں سماعت و گویائی سے محروم بچوں کیلئے دس سکول قائم ہیں جن میں ضلعی سطح کے اخراجات جاریہ سے 9 سکول، پشاور میں زنانہ و مردانہ دو جبکہ ایبٹ آباد، دیرلوئیر، ڈی آئی خان، ہری پور، کوہاٹ میں ایک ایک

سکول قائم ہیں۔ وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی خصوصی ہدایات پر بنوں اور مانسہرہ کے سکولوں کو گزشتہ سال 06-2005 میں ترقیاتی بجٹ سے اخراجات جاریہ میں منتقل کیا گیا۔ ان میں کوہاٹ اور یکہ توت پشاور کے سکولوں میں ثانوی سطح کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جبکہ گلبہار پشاور میں مڈل کی سطح تک اور بقایا سکولوں میں پرائمری کی سطح تک تعلیم دی جاتی ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت درگئی (ملاکنڈ) میں ایک سکول قائم کیا گیا ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام سے تقریباً 275 بچے استفادہ کر چکے ہیں۔ ان سکولوں میں بچوں کو علامتی زبان، ہونٹوں کی حرکت، بصری آلات کے ذریعے مروجہ تعلیم کے علاوہ فنی تربیت یعنی سلائی، ویلڈنگ اور کمپیوٹر وغیرہ کے ہنر سکھائے جاتے ہیں۔ بچوں کو سمعی آلات، مفت درسی و دیگر کتب کی فراہمی اور مفت ٹرانسپورٹ اور مطالعاتی دوروں کا انتظام کیا جاتا ہے۔

خواتین قیدیوں کیلیے فلاحی مراکز کا قیام

جیلوں میں بند خواتین قیدیوں کی فلاح و بہبود کیلیے اس وقت چھ مراکز ایبٹ آباد، کوہاٹ، سوات، ہری پور، بنوں اور ڈی آئی خان کی جیلوں میں کام کر رہے ہیں جن سے موجودہ حکومت کے دوران تقریباً 239 خواتین قیدیوں کو امداد فراہم کی جا چکی ہے۔ اب قیدیوں کی تعداد کم ہوئی ہے کیونکہ صدارتی آرڈیننس کے جاری ہونے سے خواتین قیدیوں کی ضمانت بہت جلد ہو جاتی ہے اور ایوالویشن کمیٹی کی سفارشات کی منظوری دیتے ہوئے وزیراعلیٰ صوبہ سرحد نے ان میں سے ایبٹ آباد اور کوہاٹ جیل کے مراکز کو یکم جولائی 2007 سے ختم کرنے کی منظوری دی ہے۔

دستکاری کے تربیتی مراکز

صوبے بھر میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کے تحت تقریباً 24 دستکاری کے تربیتی مراکز کام کر رہے ہیں یہ مراکز خواتین کو دستکاری و دیگر تربیت دے کر انہیں اپنے خاندان کی معاشی ذمہ داریوں میں اپنا حصہ ادا کرنے

کے قابل بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ ہر مرکز سالانہ تقریباً25 سے 30 خواتین کوتربیت دیتا ہے۔ گزشتہ ساڑھے چارسالوں میں تقریباً1920 خواتین کوتربیت دی گئی ہے۔

<u>جسمانی طور پر معذور اور ذہنی طور پر پسماندہ افراد کیلئے مراکز</u>

ہری پور میں ایک مرکز کام کررہا تھا اس مرکز کو گزشتہ سال مستقل طور پر اخراجات جاریہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس سے موجودہ حکومت کے دور میں تقریباً160 بچے استفادہ کر چکے ہیں۔ ایک اور مرکز صوبائی سطح پر پچھلے سال سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت نوشہرہ میں قائم کیا گیا ہے۔ جس میں اس وقت 30 بچے موجود ہیں۔ ان مراکز میں جسمانی معذور و ذہنی پسماندہ بچوں کو بنیادی/پرائمری تعلیم، دینی تعلیم اور سلائی وغیرہ سے متعلق فنی تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مستحق بچوں کو مفت یونیفارم، مفت ٹرانسپورٹ اور ساتھ ساتھ ان مراکز میں معذور بچوں کو جسمانی ورزش کے آلات بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔

<u>دارالامان</u>

اس وقت صوبے میں سوات اور مردان میں دو دارلامان قائم کئے گئے ہیں گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں 204 خواتین ان سے استفادہ کرچکی ہیں۔ یہ دارلامان گھروں سے بھاگی/نکالی ہوئی بے آسرا خواتین کی گھروں کو واپسی/بحالی اور انہیں رہائش کی سہولت فراہم کررہے ہیں۔ اسکے علاوہ یہاں انہیں قانونی مشاورت اور روزگار کے قابل بنانے کیلئے تربیت کے ساتھ ساتھ انہیں مذہبی تعلیم بھی فراہم کی جاتی ہے۔

مرکز برائے حقوق خواتین واطفال، اس مرکز کے قیام کا مقصد متعلقہ اداروں کے افراد کو خواتین واطفال کے حقوق سے آگہی، خواتین کو قانونی مشاورت وامداد اور خواتین کو فنی تربیت دینا ہے۔ اب تک تقریباً 471 خواتین کو قانونی مشاورت فراہم کی گئی ہے جبکہ متعلقہ اداروں کو 450 افراد کو حقوق سے آگہی کی ٹریننگ بھی دی گئی۔

معذورافراد کی بحالی کیلئے صوبائی کونسل۔

یہ کونسل معذورافراد کے روزگاراور بحالی آرڈی نینس 1981 کے تحت قائم کی گئی ہے ۔قومی کونسل برائے بحالی معذوروں کی مرتب کردہ پالیسیوں پرصوبائی سطح پرعمل درآمد، ایسے معذورافراد کی بحالی جوکام کرنے کے قابل نہ ہوں، معذورافرادکومصنوعی اعضاء، آلات سماعت اور وہیل چیئر ز کی صورت میں امداد کی فراہمی اور معذورافرادکی بحالی کیلئے کام کرنے والے اداروں اورغیر سرکاری تنظیموں کو مالی امداد دینا اس کے بنیادی مقاصد ہیں۔ اس ادارے نے 2002 میں خصوصی افراد اور بچوں کیلئے خدمات فراہم کرنے والے 18 اداروں اور 16 غیر سرکاری تنظیموں کو 5 لاکھ 5 ہزار روپے کی رقم فراہم کی۔ سال 04-2003 میں خصوصی افرادکوٹرائی سائیکلیں اور معذورافرادکو لے جانے والی 25 ریڑھیاں فراہم کی گئیں۔ سال 2005 میں نظامت سماجی بہبود وترقی خواتین نے خدمات اور بحالی امداد کی مد میں 472 ٹرائی سائیکلیں ، 407 وہیل چیئرز، 157 سلائی مشینیں، 43 سمعی آلات اور 45 سفید چھڑیاں تقسیم کی گئیں جبکہ 203 افرادکو-/5000 روپے فی کس کے حساب سے مالی امداد دی گئی۔حکومتی فنڈ سے خصوصی افراد کیلئے بحالی کے اوزارخریدنے کے علاوہ نقد مالی امداد بھی دی جاتی ہے۔

صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں سرکاری سرائیوں کی تعمیر

موجودہ حکومت کا ایک اور انقلابی قدم نادار مریضوں کے ساتھ آئے ہوئے غریب لواحقین کی شب بسری کیلئے صوبے کے بڑے ہسپتالوں کے نزدیک سرکاری سرائیوں کا قیام ہے۔اس سلسلے میں پہلی سرائے خیبر ہسپتال کے سامنے بنائی گئی ہے جس میں روزانہ تقریباً 150 لوگ شب بسر کرتے ہیں۔مزید سات سرائیوں کی منظوری دی جاچکی ہے اوران میں سے چھ پرتعمیرانی کام شروع کیا جاچکا ہے جوجلد مکمل ہو جائے گا۔ یہ سرائے حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور، لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور، ضلع ہیڈکوارٹرز ہسپتال مردان، کوہاٹ، ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد اورسوات میں بنائے جارہے ہیں۔ بعد میں اس منصوبے کوتمام اضلاع تک

وسعت دی جائے گی۔معاشرے کے مخیرّ اور متمول افراد بھی اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

<u>ترقیاتی بجٹ سے جاریہ بجٹ کو منتقل ہونے والے منصوبہ جات</u>

محکمہ سماجی بہبود وترقی خواتین نے منصوبہ بندی وترقیات اور محکمہ خزانہ کے تعاون سے مذکورہ منصوبوں میں سے چھ کو یکم جولائی 2004 سے اور تین کو یکم جولائی 2006 سے جاریہ بجٹ میں منتقل کردیا ہے۔جس کے تحت مستقل طور پر نہ صرف خدمات دی جارہی ہیں بلکہ 68 افراد کو مستقل نوکریاں بھی ملی ہیں ان منصوبوں میں بنوں بڑہ میرا عباس میں آرسی ڈی پراجیکٹ، بنوں اور مانسہرہ میں سماعت سے محروم بچوں کے سکول،، ہری پور میں مرکز برائے جسمانی معذور وذہنی پسماندہ افراد، کوہاٹ میں یتیم خانہ، ایبٹ آباد میں یتیم خانہ،سوات، کوہاٹ اور ڈی آئی خان میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے مراکز،سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی کمپیوٹرائزیشن اور ہنرمند خواتین کیلئے خودروزگار پروگرام شامل ہیں۔اس کے علاوہ وزیراعلیٰ صوبہ سرحد نے 5 منصوبوں کو اگلے سال یعنی یکم جولائی 2007 سے ترقیاتی بجٹ سے جاریہ بجٹ کو منتقل کرنے کی منظوری دی ہے۔جس سے ترقیاتی سطح پر پشاور میں منشیات کے عادی افراد، گداگروں کی بحالی کے مراکز سوات اور مردان کے دارالامان اور کوہاٹ،سوات اور بنوں کے دستکاری مراکز برائے غریب خواتین مکمل ہوگئے ہیں جن سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد مستفید ہورہی ہے۔ 07-2006 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت پشاور میں دستکاری مراکز، ایک قانونی مشاورتی مرکز، ایک بحالی عادی منشیات مرکز کام کررہے ہیں۔جبکہ چارسدہ، ملاکنڈ،سوات، بونیر اور مردان میں دستکاری، قانونی مشاورت اور بحالی عادی منشیات کا ایک ایک مرکز قائم کررہا ہے۔شانگلہ میں دستکاری مراکز کی تعداد دو ہے،ایبٹ آباد، کوہاٹ، کرک،ہنگو،ڈی آئی خان اور نوشہرہ میں دستکاری کا ایک ایک مرکز قائم کیا جاچکا ہے۔جو کامیابی سے ساتھ چل رہے ہیں جبکہ بنوں میں 3 دستکاری مرکز قائم ہیں مجموعی طور پر مختلف اضلاع میں 24 دستکاری، 2 ویلفیئر ہوم ، قانونی مشاورت مرکز، 4 بحالی منشیات مراکز اور 2 جیل میں بند خواتین کے سوشل ویلفیئر مرکز کام کررہے ہیں۔گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں سالانہ ترقیاتی پروگرام

کے تحت چلنے والے فلاحی اداروں میں پشاور میں دارلکفالہ ،مرکز بحالی عادی منشیات ،سماجی بحالی مرکز کا قیام، تحصیل، ادنیزائی ،دیرلوئر ،گرانٹ ان ایڈ ،صوبائی کونسل برائے سماجی بہبود، گرانٹ ان ایڈ ،خصوصی بچے (جسمانی معذور)، بہبود خانہ اطفال (بنوں اورڈی آئی خان)، مرکز برائے بحالی عادی منشیات، مردان، دیرلوئر اور ہریپور، گداگر بچوں کیلئے پشاور میں مرکز، درگئی ملاکنڈ میں بہرے اور گونگے بچوں کیلئے سکول ،مرکز برائے بحالی عادی منشیات ،نوشہرہ، دارالکفالہ برائے مرد گداگر ،سوات ومردان، ذہنی وجسمانی معذور بچوں کیلئے سکول ،سماجی بہبود کمپلیکس ملاکنڈ ،گاؤں داؤدشاہ ضلع بنوں میں دستکاری مرکز ،مصیبت زدہ خواتین کیلئے مرکز، دارالامان مردان سوات ،مرکز بہبود خواتین کوہاٹ اور ایبٹ آباد جیل ،صوبائی مرکز برائے حقوق نسواں واطفال سوات ،کوہاٹ، بنوں ،ڈی آئی خان، چارسدہ ،نوشہرہ، بونیر، ہنگو ،کوہستان اور شانگلہ میں انڈسٹریل تربیتی مراکز، دودستکاری مراکز برائے خواتین نوشہرہ، ویلفیئر ہوم نوشہرہ اور ملاکنڈ ،ویلفیئر مرکز برائے خواتین قیدی سوات، ہریپور، بنوں اورڈی آئی خان، پانچ انڈسٹریل تربیتی مراکز برائے خواتین پشاور، کرک، مردان اور ملاکنڈ، پشاور اور بنوں میں دودو انڈسٹریل مراکز، دستکاری مرکز کا قیام دیرلوئر میں دستکاری اور سوشل ویلفیئر مراکز شامل ہیں جن سے تقریباً 14 ہزار سے زائد افراد مستفید ہو چکے ہیں اوران پر اخراجات کا اندازہ تقریباً 18 کروڑ روپے سے زائد ہے۔

زکوٰۃ،عشر

زکوٰۃ وعشر

نظام زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے یہ مقدس فریضہ نہ صرف ارتکاز دولت کو روکنے کا بہترین ذریعہ ہے بلکہ ایک فلاحی معاشرہ کے قیام کا ضامن بھی ہے۔اس عبادت کی ادائیگی مسلمانوں کے مال کو پاک کرتی ہے تاریخ اسلام شاہد ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان میں منکرین زکوٰۃ کا مسئلہ بھی تھا اور انہوں نے انتہائی سختی کے ساتھ اس مسئلہ کو حل فرمایا۔

متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی زکوٰۃ جیسی عبادت کی شفافیت اور منصفانہ تقسیم پر خصوصی توجہ مرکوز کی اور مقررہ طریقہ کار کے مطابق مستحقین زکوٰۃ کو گزارہ الاؤنس، تعلیمی عمومی و دینی وظائف، جہیز کیلئے امداد کی فراہمی کیساتھ ساتھ مستحقین زکوٰۃ کو نئے تربیتی پروگرام کے ذریعے تربیت دینے کو فوقیت دی تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں صوبائی حکومت گزشتہ چار سال سے اس مد میں ضلعی اور تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں،صحت کے بنیادی مراکز،قومی سطح کے ہسپتالوں اور طبی مراکز کے توسط سے مستحقین زکوٰۃ کو علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے کوشاں ہے جبکہ آئندہ کیلئے ضلع ومقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نو کی جارہی ہے اس دوران عشر کی تشخیص اور وصولی میں بہتری کیلئے اقدامات بھی ایم ایم اے حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست رہے۔

زکوٰۃ کی تقسیم

گزارہ الاؤنس، تعلیمی وظائف، دینی مدارس،صحت، جہیز،سماجی بہبود،فنی تربیت، مستقل آبادکاری اور عیدگرانٹ کی مدات میں تقسیم کی جاتی ہے۔گزارہ الاؤنس زکوٰۃ بجٹ کا 60% گزارہ الاؤنس پر خرچ کیا جاتا ہے جس سے مستحقین کو اپنی روزمرہ ضروریات پوری کرنے میں مدد ملتی ہے گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں 500

روپے ماہوار کے حساب سے 3 لاکھ 49 ہزار مستحقین میں ایک ارب 33 کروڑ روپے بطور گزارہ الاؤنس تقسیم کئے گئے۔

تعلیمی وظائف

کسی ملک کی ترقی کا دارومدار اس کے عوام کے تعلیم یافتہ ہونے پر ہوتا ہے ایم ایم اے کی صوبائی حکومت کی بھی یہی کوشش رہی ہے کہ مستحق افراد کو بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے 5 لاکھ 77 ہزار روپے مستحق طلباء وطالبات کو مختلف شرح سے 39 کروڑ 38 لاکھ کے وظائف دیئے گئے۔ ان طلبہ کا تعلق پرائمری جماعت سے پیشہ ورانہ کالجوں تک کے مختلف اداروں سے تھا۔

دینی مدارس

مسلمان معاشرہ کے قیام کیلئے ضروری ہے کہ عوام دینی علوم سے بہرہ ور ہوں اس مقصد کیلئے دینی مدارس انتہائی خلوص سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دینی مدارس میں زیر تعلیم 1 لاکھ 16 ہزار مستحق طلباء وطالبات کے وظائف اور دیگر اخراجات پر زکوٰۃ فنڈ میں سے 17 کروڑ 53 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔

صحت

ہر شہری کا حق کہ اسے دیگر بنیادی حقوق کے ساتھ صحت کی سہولت بھی فراہم کی جائے اسی غرض سے مستحق زکوٰۃ مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنے پر گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں کے ذریعے 13 کروڑ 30 لاکھ روپے صرف کئے گئے جس سے تقریباً 90 ہزار مستحقین مستفید ہوئے۔ یہ رقم اس رقم کے علاوہ ہے جو قومی سطح کے ہسپتالوں کو مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں سے براہ راست جاری کی جاتی ہے۔

جہیز

مستحق زکوٰۃ غیر شادی شدہ خواتین کو ان کی شادی کے موقع پر زکوٰۃ فنڈ میں سے 10 ہزار روپے کی

نقد مالی امداددی جاتی ہے تا کہ وہ اپنی ضروریات کی اشیاء خرید سکیں اس طرح گزشتہ ساڑھے چار سالوں میں 9 ہزار غیر شادی شدہ خواتین کو مذکورہ بالا شرح کے مطابق 9 کروڑ روپے کی امداددی گئی۔

سماجی بہبود

زکوٰۃ فنڈ میں سے کم تعلیم یافتہ طالبات کو سماجی بہبود کے اداروں میں سلائی کڑھائی وغیرہ کی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے تا کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے لئے باعزت روزی کما سکیں۔اس مقصد کے حصول کیلئے زکوٰۃ فنڈ میں سے کل 8 کروڑ 86 لاکھ روپے صرف کئے گئے جس میں طالبات کی تربیت کے علاوہ معذور افراد کو ٹرائی سائیکلیں اور ریڑھیاں دینے کے اخراجات بھی شامل ہیں۔

فنی تربیت

مختلف کورسوں میں فنی تربیت کے خواہشمند مستحق افراد کو ہنر مند بنا کر اپنے لئے روزی کمانے کے قابل بنانے کا پروگرام بھی نظام زکوٰۃ میں شامل ہے گزشتہ ساڑھے چار سالوں کے دوران اس مد میں کل 62 کروڑ روپے خرچ کئے گئے جس سے مختلف فنی اداروں میں 57 ہزار افراد کو مختلف ہنر سکھائے گئے جو بعد میں اپنے لئے روزی کمانے کے قابل ہوئے۔

مستقل آبادکاری

بے روزگاری کو مدنظر رکھتے ہوئے زکوٰۃ فنڈ میں سے مستحقین زکوٰۃ کی مستقل آبادکاری سکیم کا اجرا کیا گیا جس کے تحت مستحق افراد کو 10 ہزار روپے سے تا 50 ہزار روپے کی مالی امداددی جاتی ہے تا کہ وہ اپنی پسند کا چھوٹا موٹا کاروبار شروع کر کے اپنے اور اپنے اہل عیال کیلئے باعزت روزی کما سکیں۔اس عرصے کے دوران ایک لاکھ 8 ہزار افراد کو ایک ارب 37 کروڑ روپے کی نقد مالی امداددی گئی۔حال ہی میں مختلف اضلاع میں کئے گئے ایک سروے کے مطابق تقریباً %76 افراد نے اپنا کاروبار شروع کر دیا ہے۔

عیدگرانٹ

2لاکھ 75ہزار مستحق افراد میں رمضان اور عیدالفطر کی ضروریات پوری کرنے اور عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کیلئے 500روپے فی کس کے حساب سے 13 کروڑ75لاکھ روپے تقسیم کئے گئے۔صوبہ سرحد کی موجودہ حکومت کی سرپرستی ونگرانی میں گزشتہ ساڑھے چار برسوں کے دوران محکمہ زکوٰۃ عشر نے صوبے میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان کی تفصیل میں جانے سے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے صوبہ سرحد کو آبادی کی بنیاد پر فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔صوبہ سرحد کے قومی سطح کے اداروں کا درجہ رکھنے والے ہسپتالوں کو مستحقین کے علاج معالجے کیلئے سالانہ بنیادوں پر مجموعی طور پر 4 کروڑ10لاکھ 50ہزار روپے دیئے گئے جن میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کو82لاکھ 50ہزار اور اسی ہسپتال کے شعبہ امراض قلب کو48 لاکھ، ارنم پشاور کو90لاکھ ،خیبر تدریسی ہسپتال کو70لاکھ، کے ٹی ایچ کے شعبہ انکالوجی کو10لاکھ روپے، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور کو15لاکھ، ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد کو60لاکھ، کینٹ جنرل ہسپتال پشاور کو10 لاکھ اور چلڈرن ری ہائیڈریشن سنٹر پشاور کو25لاکھ روپے دیئے گئے۔صوبائی حکومت نے ایل آر ایچ کے شعبہ امراض قلب ،ارنم، خیبر تدریسی ہسپتال پشاور، شعبہ انکالوجی، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور، اور ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد کو ملنے والی سالانہ امداد میں بالترتیب ایک کروڑ روپے، 10لاکھ، 75لاکھ، 1 کروڑ 20لاکھ، 1 کروڑ، 20لاکھ، 40لاکھ اور 80لاکھ روپے کا اضافہ بھی کیا ہے۔ جبکہ سیدو گروپ آف ہاسپٹلز سوات، گورنمنٹ مینٹل ہسپتال ڈاڈر مانسہرہ، فرنٹیر فاؤنڈیشن ویلفیئر ہسپتال پشاور، بغدادہ ٹی بی ہسپتال مردان کو قومی سطح کے ہسپتالوں کا درجہ دینے کے بعد سالانہ زکوٰۃ امداد کی فراہمی پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔اس کے علاوہ نظام زکواۃ کی تقسیم کو شفاف بنانے اور حقیقی مستحقین تک ان کا حق پہنچانے کیلئے کئی اقدامات کئے گئے۔جس کے نتیجے میں صوبے کے حصے کے 17 کروڑ روپے مرکزی حکومت سے واپس لیے گئے۔موجودہ صوبائی حکومت کے آنے سے پہلے دینی مدارس کے مہتمم، طلباء کے وظائف کیلئے زکواۃ

رقوم لینے میں دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے۔ انہیں اس جانب راغب کیا گیا۔ جس کی بدولت اب دینی مدارس کے طلباء بھی زکواۃ امداد سے مستفید ہو رہے ہیں۔ جبکہ ضلع اور تحصیل سطح کے ہسپتالوں میں انجمن ہائے بہبود مریضان قائم کر کے انہیں زکواۃ کی تقسیم کے طریقہ کار سے آگاہ کیا گیا۔ ضلع زکواۃ کمیٹیوں کے چیئر مین حضرات اور افسران اور دیگر اہلکاروں کے کنونشن منعقد کئے گئے تا کہ وہ اس سلسلے میں دینی جذبے سے کام کریں۔ موجودہ صوبائی حکومت سے پہلے صوبے میں زکواۃ کی تقسیم کی شرح بہت کم تھی جس پر مرکزی زکواۃ کونسل نے کئی مرتبہ تشویش کا اظہار کیا۔ کوشش کر کے اس تقسیم کی شرح کو 99 فیصد تک پہنچایا گیا۔ تقسیم کے عمل کو شفاف بنانے کیلئے صوبے کے تمام اضلاع میں آڈٹ ٹیمیں مقرر کی گئیں جو اپنے متعلقہ اضلاع میں مقامی زکواۃ کمیٹیوں اور زکواۃ وصول کرنے والے اداروں کا باقاعدگی کے ساتھ آڈٹ کرتی ہیں۔ نظام میں کوتاہیوں اور بہتری کی تجاویز کیلئے ہر ضلعی دفتر میں شکایت بکس رکھا گیا ہے نظام زکواۃ کی تاریخ میں صوبہ سرحد کی حکومت نے پہلی مرتبہ ضلع زکواۃ کمیٹیوں کے چیئر مین حضرات کیلئے تین ہزار روپے ماہانہ کا اعزازیہ مقرر کیا جو کسی دوسرے صوبے میں نہیں ہے تا کہ ضلع زکواۃ کمیٹیوں کے چیئر مین صاحبان یکسوئی کے ساتھ خدمات سرانجام دے سکیں۔

اوقاف، حج، مذہبی واقلیتی امور

موجودہ حکومت کے دور میں مارچ 2003 میں محکمہ اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور کا علیحدہ محکمہ بنایا گیا۔

1) اوقاف

محکمہ اوقاف نے دو تاریخی مساجد مہابت خان اور سیٹھی اقبال پشاور کی تزئین و آرائش و بحالی پر کام شروع کر رکھا ہے۔ اس منصوبے پر تخمینہ لاگت 70 لاکھ روپے ہے جو صوبائی حکومت کی طرف سے فراہم کئے گئے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے تاریخی مسجد ''شاہی مسجد چترال'' کیلئے بھی 20 لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔
متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے ہزارہ ڈویژن ضلع ایبٹ آباد میں دو مساجد جو کافی بوسیدہ ہو چکی تھیں کی از سر نو تعمیر کرائی جن میں سے ایک مسجد ڈونگا گلی میں اور دوسری مسجد موچی ڈھارا میں واقع ہے۔ مختلف اوقات میں مساجد کی مرمت، تزئین و آرائش کیلئے اوقاف فنڈز سے 10 لاکھ روپے سالانہ مہیا کئے جا رہے ہیں۔ محکمہ اوقاف و مذہبی امور صوبہ سرحد نے اپنے محدود وسائل سے پیسے بچا کر پہلی بار نجی مساجد کیلئے 20 لاکھ روپے کی مالی امداد کا پروگرام شروع کیا۔ گزشتہ سال 10 لاکھ روپے اس مقصد کیلئے مختص کئے گئے۔ محدود وسائل کے باوجود 6 لاکھ روپے سالانہ بیواؤں، یتیموں اور مستحق افراد میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

گونگے بہرے بچوں کے سکول کی تعمیر۔

محکمہ اوقاف نے وقف جائیداد واقع یکہ توت پشاور میں ایک پلازہ اوقاف سٹی پلازہ کے نام سے تعمیر کیا ہے۔ اس میں 8 کلاس رومز محکمہ سماجی بہبود کے تحت چلنے والے گونگے بہرے بچوں کے سکول کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ گراؤنڈ فلور پر روڈ کی طرف 8 عدد دوکانات اور ان کے اوپر 4 عدد فلیٹس تعمیر کئے گئے ہیں۔ اوقاف طورہ قل بائے پلازہ واقع شاہین بازار پشاور شہر کی آخری منزل پر گیارہ عدد اضافی فلیٹس تعمیر کئے گئے۔ اس منصوبے پر کل لاگت 29 لاکھ روپے آئی ہے اور ان کی شفاف طریقے سے کھلی نیلامی کی گئی۔

علاوہ ازیں تین لاکھ 84 ہزار روپے کی لاگت سے مزار شاہ حسین شیراز ڈی آئی خان میں زائرین کی سہولت کیلئے کمرے تعمیر کئے گئے۔اوقاف ماڈل سکولز اور مدارس میں تنگی ضلع چارسدہ اور ایبٹ آباد سکولوں کی ہائی درجہ تک اپ گریڈیشن، سائنس لیبارٹریوں کا قیام، اعلیٰ تعلیم یافتہ ٹیچنگ عملہ کی بھرتی وغیرہ، مختصراً یہ کہ وہ تمام ضروریات جو کہ ایک اچھے ادارے کے شایان شان ہوں مہیا کی گئی ہیں۔اوقاف کے دو مدارس، طورو مردان اور شیوہ دارالعلوم صوابی میں تمام سہولیات مہیا کی گئیں۔

ناجائز قابضین سے اوقاف کی جائیداد کی واگزاری

خیبر بازار میں اوقاف کی نہایت ہی قیمتی جائیداد جس پر کچھ لوگوں کا ناجائز قبضہ تھا واگزار کرائی گئی جس کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔اس کے علاوہ محال تیرائی میں عرصے سے قابضین اوقاف کوئی کرایہ ادا کئے بغیر بیٹھے تھے ان کو بھی اپنے قبضہ میں لیا گیا ہے اور جن قابضین نے محکمہ کے معاہدہ کرایہ داری کا پاس رکھتے ہوئے سارے بقایاجات بے باک کردیئے، ان کو بے دخل نہیں کیا گیا۔

متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے تمام قواعد وضوابط کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے اوقاف کی آمدن میں اضافہ کیا ہے۔مجلس عمل کی حکومت کے وجود میں آنے سے قبل سالانہ آمدنی 3 کروڑ 78 لاکھ 84 ہزار 928 روپے تھی جب کہ آج اس کی آمدن 4 کروڑ 43 لاکھ 80 ہزار 108 روپے سالانہ ہے۔

۲) حج و مذہبی امور

الف) اس صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے ایک احسن قدم اٹھا کر گریڈ ایک سے 20 تک 115 سرکاری ملازمین کو جو اپنے خرچے پر حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔حکومت صوبہ سرحد کے خرچے پر حج پر بھجوانے کے اقدامات کئے۔اسی طرح سالانہ 115 سرکاری ملازمین حج کی سعادت سے فیض یاب ہورہے ہیں ان پر سالانہ کم از کم ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ ہورہے ہیں اور انشاءاللہ یہ سلسلہ آئندہ سالوں میں بھی جاری وساری رہے گا۔

ب) حج کانفرنس

ایم ایم اے کی حکومت سے قبل حج کانفرنس کا تصور نہیں تھا۔ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد جناب اکرم خان درانی کی ہدایت پر حج کانفرنسز کا انعقاد سالانہ کیا جاتا ہے جس میں ہر مکاتب فکر کے علماء حجاج کرام اور زائرین کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے اور دوران حج حجاج کرام کو جو تکالیف سامنے آتی ہیں ان کے ازالہ کیلئے وفاقی حکومت سے سفارش کی جاتی ہے جس سے ان تکالیف کا مداوا کسی حد تک ہو جاتا ہے۔ صوبائی حکومت نے حاجی صاحبان کی سہولت کیلئے حج ڈائریکٹوریٹ میں تین لاکھ 20 ہزار روپے کی لاگت سے ایک شیڈ تعمیر کروایا ہے۔

ج) تنفیذ صلوٰۃ

شریعت کونسل صوبہ سرحد کے مشورے سے صوبائی کابینہ کی طرف سے متعلقہ محکموں کو جاری کردہ ہدایت پر عملدرآمد ہو رہا ہے جن میں ہر محکمہ کے ذمہ دار افسران خود بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرتے ہیں اور ماتحت عملے سے بھی اس کی پابندی کراتے ہیں۔ دفتری اوقات میں ایک بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک نماز کیلئے وقفہ رکھا جاتا ہے اور اس دوران جملہ ملازمین کی نماز میں شرکت یقینی بنائی جاتی ہے۔ طلباء سے سکولوں اور کالجوں میں نماز کی پابندی کرائی جارہی ہے۔ دفاتر میں نماز کی جگہ اور وضو کی سہولیات دستیاب ہیں۔ لوگوں میں دینی استعداد اور جذبہ پیدا کرنے کیلئے پانچ منٹ کیلئے قرآنی آیات اور حدیث کی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مسجد مسلمان معاشرے میں ایک اہم مرکز کا کردار ادا کرتی ہے تمام تعمیراتی منصوبوں کا جزو لازم قرار دیا گیا ہے کہ رہائشی سکیموں میں مسجد کو Master Plan (Feasibility Report) PC-I کا حصہ بنایا جائے۔ اسی طرح بڑے بڑے ہوٹلوں، مارکیٹوں، پلازوں اور تفریحی مقامات پر مساجد کی تعمیر کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اشتہاری کمپنیوں سے رابطہ کر کے فحش تصاویر کی بجائے احادیث آویزاں کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور خواتین کی عظمت اور تقدس کا خصوصی لحاظ رکھنے کی تاکید کی گئی۔ عوامی جگہوں، انتظار گاہوں اور شاہراہوں پر مستورات

کیلئے الگ بیت الخلاء اور مساجد کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

دینی مدارس کو مالی امداد کی فراہمی

دینی مدارس کو سال 1988ء تک حکومت کی طرف سے ایک کروڑ روپے مالی امداد ملا کرتی تھی، اس کے بعد کچھ وجوہ کی بناء پر یہ امداد منقطع کر دی گئی اور سال 1999 میں غیر سیاسی حکومت کے دور میں اس امداد میں تخفیف کر کے پچاس لاکھ روپے سالانہ کر دیا گیا اور متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے اس کو بڑھا کر دوبارہ ایک کروڑ روپے کر دیا ہے۔ اور سال 05-2004 میں وزیراعلیٰ صوبہ سرحد نے اپنے صوابدیدی فنڈ میں مزید تیس لاکھ روپے کا اضافہ کر دیا تھا جو صوبہ بھر کے دینی مدارس میں حکومت کی وضع کردہ پالیسی کے تحت استحقاق کی بنیاد پر تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح مالی سال 06-2005 میں ایک کروڑ روپے سارے صوبے میں استحقاق کی بنیاد پر اب تک مدارس میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ گزشتہ سال بھی اتنی ہی رقم تقسیم کی گئی۔

خطیبوں کی ملازمتوں میں مستقلی

محکمہ اوقاف کے کچھ اضلاع میں ضلعی/تحصیل خطباء سکیل 16,12 میں تعینات تھے۔ سال 2002 کے آخر میں حکومت کی منظوری سے تمام اضلاع/تحصیل میں ضلعی/تحصیل خطباء کی تعیناتی کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی گئی، نئی آسامیوں پر تعیناتی فکسڈ تنخواہ کی بنیاد پر کی گئی۔ ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے ان کو بھی ریگولر سکیل دینے کے احکامات جاری کر دیے ہیں۔

سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد

موجودہ حکومت نے صوبائی سطح پر سیرت النبی ﷺ کانفرنس کی اہمیت بڑھا دی ہے اور اس موقع پر عموماً وزیراعلیٰ سرحد بطور مہمان خصوصی سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں۔ تعمیر نو کچہری مسجد پشاور پر 65 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ گزشتہ سال 25 لاکھ 60 ہزار روپے مختص کئے گئے۔ مسجد کھلا بٹ ٹاؤن شپ سیکٹر-II ضلع ہری پور کے تعمیری منصوبے کا PC-I 2 کروڑ 14 لاکھ 50 ہزار روپے کی لاگت سے منظور ہو چکا

ہے۔سال رواں کے ترقیاتی بجٹ میں اس کے لیے 2 لاکھ 30 ہزار روپے مختص کئے گئے۔تزئین و آرائش برائے مسجد مہابت خان پشاور کیلئے 15 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔عید گاہ کلاں ڈی آئی خان کی تعمیر تزئین و آرائش کیلئے وزیراعلیٰ صاحب نے اپنے خصوصی فنڈ سے 10 لاکھ 28 ہزار روپے مہیا کئے۔

اقلیتی برادری صوبہ سرحد کے امور کی فلاح و بہبود

صوبہ سرحد کی موجودہ حکومت اقلیتی برادری کی فلاح و بہبود اور ترقی کیلئے گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہے۔صوبہ سرحد کی کل آبادی پونے دو کروڑ میں سے مردم شماری رپورٹ کے مطابق اقلیتی برادری کی تعداد تقریباً 0.4 فیصد ہے۔ یہ برادری مذہبی آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔محکمہ اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور کی ذمہ داریوں میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت، اقلیتوں کی ترقی کیلئے اقدامات، صوبائی و ضلعی سطح پر اقلیتی کمیٹیوں کا قیام، صوبائی و مرکزی سطح پر ان ترقیاتی کاموں کی دیکھ بھال شامل ہے۔موجودہ حکومت پہلی بار اقلیت سے وابستہ گرجوں، مندروں اور گردواروں کی ضروری مرمت، تزئین و آرائش کیلئے ترقیاتی پروگرام" Welfare Package for Minority Scheme "میں ہر سال رقم مختص کر رہی ہے یہ ساری رقم اقلیتی ممبران صوبائی اسمبلی کی تجاویز کے مطابق خرچ کی جاتی ہے۔گزشتہ چار سال کے دوران اس سکیم کے تحت 5 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔

اس کے علاوہ مختلف اقلیتی فرقوں کے تہواروں کے مواقع پر ان کی امداد کیلئے اقلیتی ممبران اسمبلی کو ایک لاکھ روپے ہر سال یعنی کل چار چار لاکھ روپے برائے چار سال اور ضلعی اسمبلی پشاور کے ممبران کو کل تین لاکھ روپے اپنے اقلیتی فرقوں کے مستحق افراد میں تقسیم کرنے کیلئے دیئے جا چکے ہیں۔علاوہ ازیں موجودہ حکومت نے ضلع چترال کی وادی کالاش میں رہنے والوں کیلئے ترقیاتی بجٹ میں 67 لاکھ 10 ہزار روپے مختص کئے ہیں جو کالاش وادی کی اقلیتی برادری کی فلاح و بہبود اور ترقی کے کاموں پر خرچ کئے جائیں گے اور ساتھ ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے ان کے سالانہ مذہبی تہواروں کے انعقاد کیلئے بطور مالی امداد مختص کئے جا چکے ہیں۔تعمیر

سرحد پروگرام کے تحت ہر اقلیتی رکن کو سالانہ ایک کروڑ روپے کے ترقیاتی فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں جس کا تصور موجودہ حکومت سے قبل نہیں تھا۔

ہندوؤں کے مذہبی رہنما ستی کیول رام پہاڑ پور میں زائرین کی سہولت کیلئے 5 لاکھ روپے وزیراعلیٰ کے خصوصی فنڈ سے اور پانچ لاکھ روپے اقلیتی ایم پی اے کے فنڈ سے کمروں کی مرمت/تعمیر پر خرچ کئے گئے۔

مذہبی ہم آہنگی، فرقہ واریت کا خاتمہ اور مذہبی امن وامان

وزیراعلیٰ کی ہدایت پر مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی اور امن و امان کے حوالے سے ایک بین المذاہب کانفرنس 17 اگست 2006 کو منعقد کی گئی جس میں صوبہ کے مختلف مذاہب اور عقائد کے جید علماء اور اقلیتی برادری کے نمائندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یہ نہ صرف صوبہ سرحد بلکہ ملکی سطح پر اپنی نوعیت کی اولین کانفرنس تھی۔ اس میں غیر مسلم ممالک (یورپ) کے سفراء کو بھی دعوت دی گئی تھی اور چند ایک ممالک کے سفراء نے شرکت بھی کی اور ان سفراء کے ذریعے غیر مسلم ممالک کو اسلام اور مسلمانوں کی وسیع النظری اور مختلف مذاہب کے ساتھ نقطہ نظر کی وضاحت بھی کی گئی۔ اس کانفرنس کو عالمی سطح پر بھی پذیرائی حاصل ہوئی۔ جس کا بنیادی مقصد مختلف مذاہب کے مابین فاصلوں کو ختم کرنا اور ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھنا تھا۔ 26 مئی 2007 کو پشاور میں Faith Friend کے تحت بین العقائد سیمینار منعقد ہوا جس میں انسٹی ٹیوٹ آف گلوبل انگیج منٹس کے وفد نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر ایک اعلامیہ منظور کیا گیا جس میں تمام مذاہب اور اس کے پیروکاروں میں نزدیکیوں اور قربتوں پر زور دیا گیا۔ تمام اقلیتی نمائندوں نے اس سیمینار میں موجودہ حکومت کی مذہبی ہم آہنگی اور فرقہ وارانہ یکجہتی کے لئے کی گئی کاوشوں کا اعتراف کیا ہے۔

بلدیات ودیہی ترقی

بلدیات ودیہی ترقی کے منصوبوں میں سٹی ڈویلپمنٹ اینڈ میونسپل ڈیپارٹمنٹ، کمیونٹی انفراسٹرکچر منصوبہ دوم، رورل واٹرسپلائی اینڈ سینٹیشن منصوبہ، صوبہ سرحد شہری ترقیاتی منصوبہ، تعمیر سرحد پروگرام، وزیراعلیٰ کی ہدایات شامل ہیں۔

اہم انتظامی کارنامے

متحدہ مجلس عمل کی حکومت کے قیام کے وقت 24 اضلاع میں سے 22 اضلاع کے ضلعی ناظمین حزب مخالف سے تعلق رکھتے تھے لیکن صوبائی حکومت نے تمام ضلعی حکومتوں کو ساتھ لیکر صوبے کے انتظامی امور کو بڑی خوش اسلوبی سے چلایا ہے۔ صوبائی حکومت کی عملداری اور چیک اینڈ بیلنس کو مضبوط کرنے اور کرپشن کو کم کرنے کیلئے موجودہ حکومت کی کوششوں سے ضلعی ناظم کی بجائے ڈی سی او کو ضلعی ترقیاتی کمیٹی کا چیئرمین قرار دیا گیا۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں جو خرابیاں اور کمزوریاں تھیں ان میں مناسب تبدیلیاں لائی گئیں۔ لوکل گورنمنٹ کمیشن کو فعال بنایا گیا۔ اسلامی معاشرے کے قیام اور اسلامی اقدار کے فروغ کیلئے ضلعی حکومتوں کو حکم دیا کہ مساجد میں خواتین کیلئے نماز پڑھنے کے مناسب انتظامات کئے جائیں۔ فحش سائن بورڈ ہٹا دیئے گئے، بسوں اور ویگنوں میں موسیقی پر پابندی لگائی گئی۔ اس محکمے نے 2005 کے تباہ کن زلزلہ کے متاثرین کی امداد اور بحالی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ پاک چائنہ فرینڈ شپ کو مضبوط بنانے کیلئے کاشغر اور ایبٹ آباد نیز طورخان اور بنوں جڑواں شہر قرار دیے گئے جن کا باقاعدہ اعلان چین کے ایک وفد نے بعد میں وزیراعلیٰ صوبہ سرحد سے ملاقات کے دوران مفاہمت کی یاداشت پر دستخط کر کے کیا۔

سی ڈی اینڈ ایم ڈی کے ترقیاتی کام

60 کروڑ 73 لاکھ روپے کی لاگت سے 10 منصوبے مکمل کر لیے گئے ہیں، ایک ارب 28 لاکھ روپے سے زائد کی لاگت سے 9 زیر تعمیر منصوبے ہیں، 23 کروڑ 74 لاکھ روپے حیات آباد میں ترقیاتی کاموں پر

خرچ کئے گئے ، 41 کروڑ 91 لاکھ روپے ریگی ماڈل ٹاؤن کی ترقی پر خرچ ہوئے جبکہ زیر تعمیر کاموں پر 50 کروڑ روپے کی لاگت سے کام جاری ہے۔

پشاور شہر کی ترقی کے مکمل شدہ منصوبے

ثقافی ورثے کے تحفظ کے لئے گور گٹھڑی کا ترقیاتی پلان، 4.2 کلومیٹر خیبر روڈ کی کشادگی، رنگ روڈ فلائی اوور سے گلبہار چوک تک جی ٹی روڈ کی کشادگی، مچنی چوک سے پشاور پبلک سکول تک سڑک کی کشادگی، قیوم سٹیڈیم کے سوئیمنگ پول پر چھت کی تعمیر، حیات آباد پل تا باڑہ روڈ رنگ روڈ پر سٹریٹ لائٹس، حیات ایونیو سے رن وے تک روڈ کی کشادگی، رحمان بابا سکوائر پر دو انڈر پاسز کی تعمیر، حیات آباد فرسٹ انٹری سے کارخانوں تک رائٹ آف وے کی نشاندہی اور نکاسی آب کی تعمیر، خیبر ٹیچنگ ہسپتال کے قریب غریب اور بے گھر مسافروں کے لئے مسافر خانے کی تعمیر جیسے اہم منصوبوں پر مجموعی طور پر 58 کروڑ 50 لاکھ سے زائد خرچ کئے گئے جب کہ 28 کروڑ روپے سے زائد کے خرچ سے ہسپتال روڈ کو ملک سعد شہید فلائی اوور کے ذریعے جی ٹی روڈ سے ملادیا گیا ہے، 12 کروڑ 50 لاکھ روپے کے خرچ سے چاروں ٹاؤنز اور پولیس کالونی میں اربن روڈ سمیت 46 سڑکوں کی تعمیر و مرمت، 29 کروڑ 80 لاکھ روپے کے خرچ سے پشاور میں گلبہار چوک سے فردوس سینما تک جی ٹی روڈ، رن وے سے انتظامی حدود تک جمرود روڈ، سواتی پھاٹک سے رنگ روڈ تک باڑہ روڈ اور برج ناصر خان روڈ کی اصلاح و تعمیر، رنگ روڈ پشاور کے متاثرین کو ایک کروڑ 80 لاکھ روپے سے زائد معاوضے کی ادائیگی۔ 2 کروڑ 30 لاکھ روپے کے خرچ سے میونسپل کارپوریشن کی سابقہ بلڈنگ میں ڈسٹرکٹ گرلز کالج کا قیام، 19 کروڑ 80 لاکھ روپے کی لاگت سے سابقہ روڈ ویز ہاؤس کی جگہ افغان مہاجرین کے بچوں اور خواتین کے لئے ہسپتال کی تعمیر، 3 کروڑ 90 لاکھ روپے کے خرچ سے نشتر آباد میں برن ٹریٹمنٹ سنٹر کی تعمیر، 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی لاگت سے پشاور اور حیات آباد کے آلودہ پانی کی صفائی کا انتظام، 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کے خرچ سے باڑہ روڈ تا چارسدہ روڈ رنگ روڈ پر روشنی کا انتظام، 23 کروڑ 70 لاکھ

روپے کے خرچ سے حیات آباد ٹاؤن شپ میں سڑکوں، آبنوشی کی سہولیات اور حفاظتی دیوار کی تعمیر جب کہ ریگی ماڈل ٹاؤن شپ میں سڑکوں، پلوں، آبنوشی اور نکاسی آب کے انفراسٹرکچر پر 41 کروڑ 90 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

کمیونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ صوبہ سرحد۔دوم

کمیونٹی انفراسٹرکچر پراجیکٹ (اول) کی کامیاب تکمیل کے بعد موجودہ حکومت کی کاوشوں سے پراجیکٹ کے دوسرے مرحلے کو جولائی 2003 میں عالمی بینک، صوبائی حکومت، ٹی ایم ایز اور مقامی آبادیوں کی مالی شراکت سے شروع کیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی کاوشوں سے سی آئی پی (دوم) میں ذیلی منصوبہ جات کی نشاندہی اور منظوری میں ایم پی ایز کو کلیدی کردار سونپا گیا ہے ۔ مذکورہ پراجیکٹ صوبہ سرحد کے تمام ٹی ایم ایز میں نافذ العمل ہے۔اس پراجیکٹ کا دورانیہ جولائی 2003 تا جون 2009 ہے اور اس کی لاگت کا تخمینہ 3 ارب 9 کروڑ 15 لاکھ روپے ہے۔

سی آئی پی۔دوم کے اغراض ومقاصد میں شراکتی بنیادوں پر پائیدار سماجی اور تعمیراتی کاموں کی تکمیل کیلئے نچلی سطح پر مستحق آبادیوں کو مالی امداد فراہم کرنا۔نئی مقامی حکومتوں کو مزید فعال بنانے کیلئے CCBs کو ادارہ جاتی، مالی اور تکنیکی مد میں معاونت دینا۔موجودہ C B O کی استطاعت اور دائرہ کار کو وسیع کر کے CCBs میں تبدیلی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ترقیاتی کاموں میں شمولیت کر سکیں۔TMAs اور CCBs کو موثر انتظامی و مالی امور چلانے میں انکی استطاعت بڑھانا شامل ہیں۔ان منصوبوں میں اجتماعی سرمایہ کاری کی مالیت 3 ارب 9 کروڑ 15 لاکھ روپے ہے جس میں عالمی بینک کا حصہ 2 ارب 15 کروڑ 10 لاکھ روپے، حکومت صوبہ سرحد کا حصہ 44 کروڑ 22 لاکھ روپے، ٹی ایم ایز کا حصہ 16 کروڑ 61 لاکھ روپے اور عوامی شرکت کا حصہ 33 کروڑ 22 لاکھ روپے ہے۔

پراجیکٹ کے اہداف اور رواں کارکردگی کے مطابق تقریباً 600 ترقیاتی منصوبے جون 2009 تک

مکمل کئے جائیں گے جس سے تقریباً 10 لاکھ افراد مستفید ہوں گے جب کہ صوبہ سرحد کے تمام TMAs کی فنی اور انتظامی استعداد کار کو بڑھایا جائے گا۔ 600 کے قریب مقامی تنظیموں کی فنی اور انتظامی صلاحیتوں کو بڑھانا بھی اہداف میں شامل ہے۔ 300 منصوبوں کی نشاندہی اور تفصیلی سروے مکمل ہو چکا ہے جب کہ 150 منصوبوں پر ترقیاتی کام بھی جاری ہے۔رواں مالی سال کیلئے صوبائی حکومت مذکورہ پراجیکٹ کے لئے 1300 ملین روپے کے سالانہ منصوبے کی منظوری دے چکی ہے۔

رورل واٹر سپلائی سینی ٹیشن پراجیکٹ کے ذریعے سادہ، کم قیمت اور ماحول سے ہم آہنگ، آبنوشی اور نکاسی آب کی سکیمیں جن سے 10 لاکھ لوگ مستفید ہوں گے اور جن کا انتظام لوگ خود چلا سکیں گے۔سکیم کے انتخاب میں کمیونٹی کی بھرپور شراکت یقینی بنائی گئی ہے۔صوبہ سرحد کی حکومت کے سالانہ ترقیاتی منصوبے میں آبنوشی اور نکاسی آب کی سکیموں کے موجودہ اخراجات میں تین گنا اضافے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔معاشرے کے محروم طبقوں پر مشتمل صحت وصفائی کی تعلیم اور فروغ کا پروگرام بھی شیڈول میں شامل ہے۔

آبنوشی اور سینیٹیشن سے اب تک 10 لاکھ میں سے 6لاکھ سے زائد افراد مستفید ہو چکے ہیں۔سکیم کی نوعیت اور اہداف میں 3214 ہینڈ پمپ، 524 گریویٹی سکیم، 1275 سینیٹیشن سکیمیں، 500 لیٹرین اور 14 موجودہ سکیموں کی اپ گریڈیشن شامل ہیں۔سرمایہ کاری کی حصہ داری کا کل تخمینہ لاگت 70 کروڑ روپے ہے جس میں سے DFID کا حصہ 17 کروڑ 51 لاکھ، صوبائی حکومت کا 35 کروڑ 2 لاکھ اور کمیونٹی کے حصے کا تناسب 17 کروڑ 51 لاکھ ہے۔جبکہ اخراجات کا تخمینہ 57 کروڑ 45 لاکھ 46 ہزار روپے ہے۔

موجودہ سال میں منصوبہ کا ہدف 2100 سکیمیں تھیں جب کہ 3000 سکیموں کی منظوری دی گئی ۔علاوہ ازیں لوگوں کو منظّم کر کے 1200 تنظیمیں قائم کی گئیں، 400 سی سی بی (CCBs) کے طور پر رجسٹر ہو چکی ہیں۔DFID اس بات پر متفق ہے کہ منصوبہ کا دائرہ کار اور دورانیہ مزید 5 سے 6 سال تک بڑھا دیا جائے جس کے لئے تقریباً 80 فیصد فنڈ DFID فراہم کرنے کے لئے رضامند ہے۔اس ضمن میں تقریباً 25 ملین

سٹرلنگ پاؤنڈ کی کثیر رقم مختص کی جا چکی ہے۔

توقع ہے کہ مالی سال 07-2006 کے اختتام سے پہلے ہی پراجیکٹ کے دوسرے مرحلے پر کام کا آغاز ہو جائے گا۔

زلزلہ زدگان کے لئے خدمات

حکومت برطانیہ کے اضافی تعاون سے پراجیکٹ نے زلزلہ زدگان کے لئے ہنگامی بنیادوں پر بروقت آبنوشی و نکاسی آب کے قابل ستائش انتظامات بھی کئے۔ منصوبہ نے 5000 مقامی خاندانوں سے تعلق رکھنے والے 30,700 افراد کے لئے 60 واٹر سپلائی اور سینیٹیشن کی سکیمیں، 3500 بیت الخلاء اور غسل خانے قائم کئے اور 7000 ہائجین Kits تقسیم کی گئیں۔

صوبائی حکومت نے مئی 2002 میں ایک ارب 92 کروڑ 13 لاکھ روپے مالیت کے شہری ترقیاتی منصوبہ کا آغاز کیا۔ یہ منصوبہ ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے صوبہ سرحد کے 24 شہری مراکز میں نافذ کیا جائے گا جس کے مالیاتی پلان کی مد میں ایک ارب 32 کروڑ 57 لاکھ روپے ایشیائی ترقیاتی بینک دے گا جب کہ 48 کروڑ روپے صوبہ سرحد حکومت اور 11 کروڑ 53 لاکھ روپے تحصیل بلدیاتی انتظامیہ فراہم کرے گی۔

24 اضلاع کی ترقی پر مشتمل ماسٹر پلان تیاری کے مراحل میں ہے۔ ہری پور، صوابی، مانسہرہ اور چارسدہ میں MIS نافذ العمل ہے جب کہ پانی کے بلوں کا اجرا اس سسٹم کے تحت کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا۔ فیز۔ ون کے دوران 8 مختلف شہری مراکز/TMAs میں 50 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔ فیز۔II کے 18 شہری مراکز میں ایک ارب روپے کے ترقیاتی منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔

مجلس عمل حکومت نے دیگر شعبوں کی طرح تعمیر سرحد پروگرام کو بھی اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ہر صوبائی حلقہ کیلئے مبلغ 50 لاکھ روپے سالانہ مختص کئے جاتے تھے جو کہ گزشتہ سال سے

ایک کروڑ تک بڑھا دیئے گئے۔ اس پروگرام کا مقصد عوام کو دیہی وشہری علاقوں میں ترقیاتی کاموں کا جال بچھانا، سہولیات مہیا کرنا اور عام شہری کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے اس کے اہداف حاصل کر لیے گئے ہیں۔ اس پروگرام کی انفرادیت یہ ہے کہ ماضی کے برعکس ہر رکن صوبائی اسمبلی کو بلا امتیاز یکساں ترقیاتی فنڈ دیا جاتا ہے۔ اس میں حزب اقتدار، حزب اختلاف، اقلیتی ارکان یا خواتین ارکان کی کوئی تمیز نہیں رکھی گئی۔ صوبے کی اجتماعی ترقی اور سیاسی ہم آہنگی کی یہ مثال ملک کے کسی دوسرے حصے میں ناپید ہے۔ اپوزیشن کے حلقوں میں بھی ترقیاتی عمل یکساں انداز میں جاری ہے۔

اس پروگرام کے تحت اب تک 8438 منصوبے مکمل کئے گئے ہیں اور 2275 پر کام جاری ہے۔ حفظان صحت (سینیٹیشن) کے شعبے میں منظور شدہ منصوبوں کی تعداد 5261 ہے جن میں سے مکمل شدہ منصوبے 3720 ہیں جب کہ 788 منصوبوں پر کام جاری ہے۔ آبنوشی کی 3123 سکیموں میں سے 1761 پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں باقی ماندہ 691 زیر تکمیل ہیں بجلی کے 412 منصوبے مکمل ہیں اور 81 پر کام جاری ہے، سماجی بہبود، تعلیم، سوئی گیس، صحت اور دیگر شعبوں میں بھی مقررہ ٹارگٹ حاصل کرلیا گیا۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی چیف منسٹر ڈائریکٹیوز کا سلسلہ جاری رہا اور وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کے ترقیاتی منصوبوں کیلئے جاری شدہ 414 احکامات میں سے اب تک 206 احکامات پر عملدرآمد مکمل کیا گیا ہے جب کہ 208 پر کاروائی ہو رہی ہے جن میں سڑکیں، آبنوشی کی سکیمیں، بجلی، گیس، نکاسی آب، مساجد اور مدارس کی تعمیر اور تزئین وآرائش وغیرہ شامل ہیں۔

لوکل گورنمنٹ کمیشن کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت جو اختیارات دیئے گئے ہیں، کمیشن نے ان اختیارات کے دائرے میں رہتے ہوئے اکثر اضلاع اور ٹی ایم ایز میں عوام کی شکایات کا ازالہ انسپکشن اور تحقیقات کر کے کیا ہے۔ موجودہ حکومت نے لوکل گورنمنٹ کمیشن کو فعال بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے جس کی وجہ سے یہ ادارہ مانیٹرنگ اور احتسابی امور احسن طریقے پر انجام دے رہا ہے جو تیز تر خدمات کی فراہمی اور

اچھی حکمرانی کا آئینہ دار ہے۔

قومی شہری غربت کے خاتمے کا پروگرام

اس پراجیکٹ کا PC-I فروری 2005 میں منظور ہوا جو ضلع بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں کام کرے گا۔ پراجیکٹ کا کل ہدف 9 کروڑ روپے ہے اور UNDP اس میں مالی امداد کر رہا ہے۔ پراجیکٹ نے اب تک 2 کروڑ 70 لاکھ روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے ہیں جس میں ایک کروڑ 40 لاکھ روپے کی UNDP کی گرانٹ شامل ہے۔ علاوہ ازیں اب تک ایک کروڑ 87 لاکھ روپے کے 41 چھوٹے منصوبے شروع کئے گئے ہیں جس میں سے 8 مکمل ہو چکے ہیں۔ ان منصوبوں سے 3026 گھرانے مستفید ہوں گے۔ اب تک 5 کمپیوٹر ٹریننگ سنٹرز بنائے گئے ہیں جس میں 239 طلباء زیر تعلیم ہیں اور خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ بھی دی جا رہی ہے۔ اس پراجیکٹ کا دائرہ کار صوبہ سرحد کے دوسرے اضلاع تک بڑھا دیا جائے گا۔

ماحولیات

یہ اہم محکمہ جنگلات، جنگلی حیات، ماہی پروری، ٹرانسپورٹ اور ایجنسی برائے تحفظ ماحولیات پر مشتمل ہے۔صوبہ سرحد میں جنگلات کا کل رقبہ کل اراضی کا 17 فیصد جب کہ پاکستان میں مجموعی طور پر جنگلات کا رقبہ 4.8 فیصد ہے۔ یہاں سرکاری، پرائیوٹ اور محفوظ تین اقسام کے جنگلات ہیں۔

جنگلات کے تحفظ و ترقی کے اقدامات میں جنگلات کے انتظام کیلئے شراکتی نظام کا اجراء، جنگلات کے انتظام و انصرام کیلئے گاؤں کی سطح پر جنگل کی مشترکہ انتظامی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اور ان کو قانونی تحفظ بھی دیا گیا ہے۔نئی جنگلاتی گول میز کانفرنس کی 2003 میں تشکیل کی گئی ہے جس کے ممبران کی تعداد 51 ہے۔ریسرچ، پلاننگ مانیٹرنگ، کمیونٹی ڈیویلپمنٹ اور ہیومن ریسورس ڈیویلپمنٹ کے چار نئے خصوصی ڈائریکٹوریٹ قائم کئے گئے اور محکمہ جنگلات کے ملازمین کو ایک باقاعدہ فورس قرار دیا گیا ہے۔

صوبہ سرحد کے فاریسٹری کمیشن ایکٹ 1999 میں ترمیم کا ایکٹ 15 نومبر 2005 کو صوبائی اسمبلی سے منظور ہوا اور ایف۔ڈی۔سی آرڈیننس 1980 میں ترمیم کر کے ایف۔ڈی۔سی ترمیمی ایکٹ 2006 کو 12 جون 2006 سے صوبائی اسمبلی سے منظوری کے بعد نافذ کر دیا گیا اس اقدام سے ایف۔ڈی۔سی کے واجبات کی وصولیاں ممکن ہوسکیں۔صوبہ سرحد کے فاریسٹ آرڈیننس مجریہ 2002 کے تحت 13 سے زائد بجٹ قواعد وضوابط مرتب کرنے کے علاوہ محکمہ جنگلات اور خصوصی ڈائریکٹوریٹ کے ملازمین کیلئے نئے قواعد و ضوابط بنائے گئے ان میں سے پرانے قواعد وضوابط میں ترمیم بھی شامل ہیں۔ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے ترقیاتی ایجنڈے کی تکمیل کے ساتھ ساتھ محکمہ میں فرائض سرانجام دینے والوں کی مشکلات ومسائل کو بھی ہمیشہ مد نظر رکھا۔اس دوران سٹاف کی بہبود و ترقی کیلئے دوررس اقدامات کئے جن میں فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران شہید یا زخمی ہونے پر شہید کے لئے پانچ لاکھ روپے، معذوری کی صورت میں ایک لاکھ روپے اور شدید زخمی کیلئے پچاس ہزار روپے کے معاوضے کی سکیم کا اجراء، ینجر فاریسٹ آفیسرز کی پوسٹ کو گریڈ 16 سے بطور

SDFO سکیل 17 میں اپ گریڈ کرنا اور DFO کی تمام آسامیوں کو سکیل 17 سے سکیل 18 میں لانے کے علاوہ مختلف گریڈوں کے 355 اہلکاروں کی ترقی اور 198 لوگوں کی مختلف گریڈوں میں بھرتی وغیرہ شامل ہے۔

انتظامی امور کی بہتری کے ضمن میں محکمہ جنگلات میں جنوبی سرکل کا اضافہ کیا گیا جس سے صوبے میں سرکل کی تعداد بڑھ کر چار ہوگئی۔ دیر بالا اور لوئر کوہستان اور شرنگل میں تین نئے فارسٹ ڈویژن کا قیام، فتح پور، ملاکنڈ اور پرواَ میں نئے رینجرز کی منظوری دی گئی۔ 2001 میں Devolution پالیسی کے تحت سریکلچر کے 41 ملازمین کو وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی منظوری سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے پوسٹوں سمیت واپس سریکلچر میں لایا گیا ہے جب کہ سوات اور شانگلہ میں جنگلاتی زمین اور پرائیویٹ زمینوں کی حد بندی کروائی گئی۔

سمگلنگ کے ناسور کے خاتمے کیلئے حفاظتی عملے کو سرکاری مال خانوں سے ایک ہزار کلاشنکوف دینے اور ارندو ضلع چترال میں جنگل کو نقصان سے بچانے کیلئے فرنٹیئر کانسٹیبلری کی ایک پلاٹون تعینات کی گئی۔ اسی طرح بٹگرام اور مانسہرہ کے جنگلات میں بھی فرنٹیئر کانسٹیبلری کی تعیناتی بھی ان اقدامات میں شامل ہے جب کہ دیہی ترقیاتی کمیٹیوں اور مشترکہ جنگلاتی انتظامی کمیٹیوں کے مثبت نتائج حاصل کئے گئے۔ تربیلہ جھیل میں لکڑی کی سمگلنگ کے تدارک کے لئے دو عدد لانچوں کی خریداری کے علاوہ ملاکنڈ اور ہزاروہ ڈویژن میں پٹرول سکواڈ قائم کر کے سمگلنگ کے بہاؤ کی راہ میں بند باندھ دیا گیا۔ اس عرصہ میں محکمہ جنگلات کے دیرینہ مسائل کا حل بھی صوبائی حکومت کا ہدف رہا ہے اور اس سلسلے میں دیر کوہستان میں 10 سال پرانا تنازعہ محکمہ جنگلات اور مقامی جرگہ کے توسط سے حل کر لیا گیا جس کے بعد سے کلکوٹ، گوالدائی اور لاموتی میں رکی ہوئی متنازعہ 564423 مکسر فٹ لکڑی کی ترسیل ممکن ہوئی۔ مجلس عمل کی حکومت سے پہلے ضلع کوہستان میں غیر قانونی طور پر کاٹی گئی لکڑی کو جرمانے کی ادائیگی پر ترسیل کے لئے صوبائی کابینہ کی منظوری کے بعد پالیسی بنائی گئی جس کے تحت 30 جون 2006 تک کل 7,61,491 مکسر فٹ لکڑی کی منڈیوں کو ترسیل ہو چکی ہے۔ بقایا

10,76,614 مکسر فٹ لکڑی کی ترسیل کیلئے صوبائی حکومت نے مقررہ معیاد میں توسیع کی جو مارچ تا جون 2007 تک ہے۔صوبائی کابینہ کی منظور کردہ خشک استادہ اور گرے پڑے درختوں کی نکاسی کی پالیسی کے تحت اب تک 83,78,311 مکسر فٹ لکڑی نکالی گئی۔

چار سالوں کے دوران صوبے میں علماء، وکلاء، طلباء سمیت افرادی قوت کے حامل تمام محکموں کے مربوط تعاون سے شجر کاری مہمات پر خصوصی توجہ دی گئی اور سالانہ اہداف کامیابی کے ساتھ مکمل کئے گئے۔جس کے تحت چار سالہ مجموعی ہدف 14 کروڑ 80 لاکھ 60 ہزار کے مقابلے میں 14 کروڑ 83 لاکھ 28 ہزار پودے لگائے گئے۔اس شعبے کا سالانہ ترقیاتی پروگرام 03-2002 کے 6 کروڑ 21 لاکھ 59 ہزار کے مقابلے میں 12 کروڑ 10 لاکھ 20 ہزار روپے کر دیا گیا جو سو فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ترقیاتی کاموں میں نرسریوں کا قیام، شجر کاری، تخم ریزی، محفوظ جنگلات کی حد بندی، دیہی وخواتین تنظیموں کا قیام، فارم فارسٹری، پودہ جات کی مفت تقسیم، زمین بردگی کی روک تھام، چیک ڈیم، رین مینجمنٹ کے قیام کے علاوہ عملے، دیہی تنظیموں کی تربیت سمیت دیہی ترقیاتی سکیمیں شامل ہیں۔سال 07-2006 کے ترقیاتی پروگرام میں شعبہ جنگلات کے تحت کل 41 منصوبے شامل ہیں۔گزشتہ چار سالوں میں فارسٹ ڈیوٹی کی مد میں 1 ارب 86 کروڑ 70 لاکھ روپے کی آمدنی صوبائی خزانے میں جمع کرائی گئی۔

زلزلہ زدگان کی بحالی کیلئے کئے گئے اقدامات میں زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کی بحالی کیلئے کوہستان سے آنے والے لکڑی میں حکومت کے 20 فیصد حصے سے نفع نقصان سے قطع نظر لوگوں کو لکڑی کی فراہمی کا بندوبست اور اس مقصد کیلئے بالاکوٹ اور بٹگرام میں سرکاری لکڑی کے ڈپو قائم کئے گئے۔متاثرہ علاقوں میں استعمال شدہ میٹریل اپنی جگہ سے دوسرے جگہوں تک لے جانے کی اجازت دی گئی۔

جنگلی حیات

اللہ تعالیٰ نے صوبہ سرحد کو دیگر وسائل کے علاوہ انواع واقسام کے جنگلی حیات سے نوازا ہے۔ فی الوقت صوبے میں 98 اقسام کے دودھ پلانے والے جانور، 566 اقسام کے پرندے اور 43 اقسام کے رینگنے والے جانور پائے جاتے ہیں۔ ایم ایم اے کی حکومت نے جنگلی حیات کی قدرتی، ماحولیاتی، سائنسی، تعلیمی، معاشی اور تفریحی اہمیت کے پیش نظر مختلف اقدامات اٹھائے ہیں۔ اس کا سالانہ ترقیاتی بجٹ 3 کروڑ 20 لاکھ روپے سے بڑھا کر بتدریج 7 کروڑ 80 لاکھ روپے تک پہنچا دیا گیا۔ علاوہ ازیں بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں میں ماؤنٹین ایریاز کنزرونسی پراجیکٹ، پالس کنزرویشن اینڈ ڈویلپمنٹ پراجیکٹ اور پروٹیکٹڈ ایریاز مینجمنٹ شامل ہیں۔ قومی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کی مالیت 12 کروڑ 37 لاکھ 38 ہزار روپے ہے۔

محکمہ جنگلی حیات کے ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے کئے گئے اقدامات میں بنوں، لکی، دیر، مالاکنڈ، مردان اور بونیر کیلئے ڈویژنل وائلڈ لائف آفیسرز کی زیر نگرانی چار نئے ڈویژنوں کا قیام، اہلکاروں کو اسلحہ کی فراہمی، سیف الملوک اور لولوسر میں نیشنل پارکوں، صوبے بھر میں 13 نئی شکارگاہوں کا قیام، بے تحاشہ شکار کی حوصلہ شکنی کیلئے شکار کے دورانیہ میں کمی، وی آئی پیز کیلئے مخصوص شکار گاہوں کے کوٹے کا خاتمہ اور 272 افراد کو مختلف گریڈوں میں روزگار مہیا کرنے کے علاوہ صوبے بھر میں 200 سے زائد سکولوں میں وائلڈ لائف کلب قائم کئے گئے۔ نیز انتظامی سرکل کیلئے گریڈ 19 کی دو کنزرویٹر کی آسامیاں بھی منظور کی گئیں۔ ترقیاتی اقدامات میں فیزنٹس کی نسل کشی کیلئے بنوں میں فیزنٹری اور لکی میں کونجوں کی افزائش نسل کیلئے مرکز کا قیام شامل ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران ٹرافی اور سپورٹس ہنٹنگ کے ذریعے 5 کروڑ 97 لاکھ روپے کی آمدن ہوئی جن میں سے 4 کروڑ 77 لاکھ روپے مقامی آبادیوں کی 52 تنظیموں میں تقسیم کئے گئے۔ جنگلی حیات کے اہلکاروں کی استعداد کار بڑھانے کیلئے اندرون و بیرون ملک ٹریننگ کا انتظام کیا گیا۔ پشاور میں چڑیا گھر کے قیام کے لئے 5 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی۔

ماہی پروری

اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے تحت ماہی پروری کے اختیارات اور فرائض ضلعی حکومتوں کو تفویض کئے گئے۔ صرف تحقیق و تربیت کے شعبے صوبائی حکومت کے زیرنگرانی کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے دو سٹیشن پشاور اور مدین سوات میں قائم ہیں۔ اس شعبے میں 03-2002 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام ایک کروڑ 9 لاکھ روپے تھا جس کا حجم گزشتہ سال ایک کروڑ 80 لاکھ کر دیا گیا تھا۔ ترقیاتی منصوبوں میں 40 لاکھ روپے کی لاگت سے صوبہ سرحد کے نجی شعبہ ماہی پروری کو توسیع و امداد کی فراہمی ایک کروڑ 9 لاکھ 53 ہزار روپے کے خرچ سے ماہ شیر تحقیقی اسٹیشن ملاکنڈ کی توسیع، 95 لاکھ روپے کے خرچ سے پشاور اور مدین میں مچھلی بیماریوں کی تشخیص کی لیبارٹری کا قیام، 50 لاکھ روپے کی لاگت سے مختلف ڈیموں اور آبی ذخائر میں گرم پانی کی مچھلیوں کی پرورش کرنا، 80 لاکھ 17 ہزار روپے کی لاگت سے صوبہ سرحد میں غربت کم کرنے کیلئے ٹراؤٹ مچھلی کی گھریلو سطح پر پرورش، 30 لاکھ روپے کی لاگت سے تانڈہ ڈیم کوہاٹ میں مچھلی پر تفصیلی مطالعہ کرنا، ایک کروڑ 34 لاکھ روپے کے خرچ سے کالام میں ٹراؤٹ ہیچری کے سب یونٹ کے قیام کے علاوہ 10 لاکھ روپے کے خرچ سے سرکاری اور نجی شعبے کے اشتراک سے ٹراؤٹ مچھلی کی ترقی، ارتقائی تحفظ، شیر ماہی کے تحفظ اور ترویج کیلئے قابل عمل تحقیقاتی منصوبہ شامل ہیں۔ اپر دیر میں علاقائی دفتر کا قیام، پشاور کارپ ہیچری و ٹریننگ سنٹر اور مدین ٹریننگ سنٹر میں سرکاری اور نجی شعبہ کے 262 کاشتکاروں کی تربیت لوگوں کو ماہی پروری کی معلومات کی فراہمی، مدین پیداواری یونٹ میں ہیچنگ روم کی ازسرنو تعمیر، تھانہ ملاکنڈ ایجنسی میں تالابوں کی تعمیر نو اور عملے کیلئے رہائش کی تعمیر قابل ذکر ترقیاتی اقدامات ہیں۔ علاوہ ازیں تربیلا اور خانپور ڈیموں کے ماہی پروری کے حقوق واپڈا سے حاصل کر لینا بھی ایک کارنامہ ہے۔ اہلکاروں کی فلاح و بہبود کے اقدامات میں 60 افراد کی تقرری، گریڈ ایک سے 16 میں 53 افراد کی بھرتی کے علاوہ گریڈ 17 کے دو افسران کی تقرری کے علاوہ 30 سرکاری ملازمین کی ترقی، 220 ملازمین کے موجودہ سکیلوں کی اپ گریڈیشن اور جنوبی کوریا، ملائشیا اور چین میں ماہی پروری کے

مختلف مدوں میں چھ افراد کی تربیت شامل ہے۔ گزشتہ ساڑھے چار سال کے دوران دریاؤں، ندی نالوں، سرکاری تالابوں اور نجی تالابوں سے مجموعی طور پر 58 کروڑ 32 لاکھ 18 ہزار میٹرک ٹن مچھلی کی پیداوار حاصل کی گئی۔

ٹرانسپورٹ

ٹرانسپورٹ کا انتظام وانصرام ضلعی حکومتوں کے سپرد ہے تاہم صوبائی سطح پر کیئے گئے اقدامات میں پاک افغان بس سروس، ایران کیلئے بس سروس کا اجراء، پشاور شہر میں بے ہنگم ٹریفک کو منظّم بنانے کیلئے 21 نئے روٹس کی منظوری، مردان سے ڈی آئی خان روٹ کی درجہ بندی اور ائیر کنڈ شنڈ سروس کی فراہمی قابل ذکر ہیں۔

اسلامی اقدار کی روشنی میں پبلک ٹرانسپورٹ کی گاڑیوں میں موسیقی پر پابندی، فحش تصاویر اور نازیبا کلمات کی جگہ اقوال زریں اور اچھے کلمات لکھنے کیلئے ٹرانسپورٹروں کو ترغیب دی گئی۔ پشاور سے ہری پور کیلئے کوسٹر سروس کا اجراء کیا گیا۔ ڈیزل کی قیمتوں میں ردوبدل کی مناسبت سے کرایہ ناموں کا ایک خودکار فارمولا وضع کیا گیا۔ پشاور سے ایبٹ آباد، سوات، ڈیرہ اسماعیل خان، ملتان اور فیصل آباد کے مابین ڈائیو ایکسپریس سروس شروع کی گئی، دوسٹروک رکشوں کے اجازت ناموں پر پابندی لگا کر سی این جی سے چلنے والے رکشوں کی حوصلہ افزائی کے اقدامات کیئے گئے۔ خیبر روڈ پشاور اور سنہری مسجد روڈ پشاور کے معروف ترین روٹوں پر سی این جی بسیں جلد شروع ہوں گی۔ جی ٹی روڈ اور کوہاٹ روڈ پر ریڑھے اور تانگے لانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ عوام کو ٹرانسپورٹ کی بابت معلومات اور سہولیات کو ایک ہی دفتر میں مہیا کرنے کے لئے صوبائی کابینہ نے کمرشل گاڑیوں کی موزونیت کے سرٹیفکیٹ کے اجراء، صوبائی سڑکوں پر کاغذات کی جانچ پڑتال اور ڈرائیور لائسنس کا اجراء ٹرانسپورٹ کے شعبے کے حوالے کر دیا ہے۔

تحفظ ماحولیات

موجودہ حکومت سے قبل ادارہ تحفظ مالیات کو کوئی ترقیاتی فنڈ نہیں دیا جاتا تھا۔ موجودہ حکومت کے دور

میں نہ صرف ترقیاتی فنڈ دینے کا آغاز کیا بلکہ اس میں بتدریج اضافہ کیا جاتا رہا۔ 03-2002 میں اس شعبے کا ترقیاتی پروگرام ایک کروڑ روپے تھا جو سال رواں میں ایک کروڑ 90 لاکھ روپے تک بڑھایا گیا۔ ترقیاتی اقدامات کے تحت، ورسک روڈ پشاور، خیر آباد، جہانگیرہ اور بونیر میں واقع ماربل فیکٹریوں کے گردوغبار پر قابو پانے اور فاضل مائع کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کیلئے تین تین تعارفی نظام مفت مہیا کئے گئے۔ فضائی آلودگی کی روک تھام کی حوصلہ افزائی کے لئے 20 رکشوں میں مفت سی این جی کٹ فراہم کی گئیں۔ ادارہ تحفظ ماحولیات نے 80 لاکھ روپے کی لاگت سے ماحولیات جائزہ رپورٹ مرتب کی۔ پشاور شہر میں 139 ایکٹر زمین پر شجرکاری کی گئی۔ صوبے کے دس منتخب علاقوں میں کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے اور اس کو سائنسی بنیادوں پر ٹھکانے لگانے کی غرض سے کمپوسٹ پلانٹ لگائے جا چکے ہیں۔ حیات آباد کے کارخانوں کے فاضل مائع کی صفائی کے لئے 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی لاگت سے زیر زمین پائپ لائن بچھانے اور ٹریٹمنٹ پلانٹ کے منصوبے پر کام جاری ہے۔ صوبے کیلئے الگ ماحولیات ٹریبونل قائم کیا گیا جس میں 36 کیسز پر فیصلے ہو چکے ہیں جب کہ 38 زیر سماعت ہیں۔ انتظامی اصلاحات کی مد میں ایبٹ آباد، مینگورہ اور ڈی آئی خان میں تین علاقائی دفاتر کا قیام، سوات، ڈیرہ، بنوں، کوہاٹ، مردان اور ایبٹ آباد میں موبائل VETS سٹیشن کے قیام کی منظوری دی گئی، سوات سٹیشن نے کام شروع کر دیا ہے، کنٹریکٹ ملازمین کی سروس کو باقاعدہ بنانے کے علاوہ تین ملازمین کو 11 سے 17 گریڈ میں ترقی اور 45 افراد کی مختلف گریڈوں میں بھرتی کی گئی۔ 15 تربیتی پروگراموں کے ذریعے 274 افسران کو تربیت دی گئی۔ اگلے دو سالوں میں مزید 240 افسران کو تربیت دی جائے گی۔ مستقبل میں محکمہ ماحولیات کی کارکردگی اور استعداد کو بہتر بنانے کے لئے بڑے پیمانے پر شجرکاری، لکڑی کی سمگلنگ کے خاتمے کے لئے قانون سازی اور فورس کو مضبوط بنانے کے علاوہ جنگلات کی کٹائی پر عائد پابندی کا خاتمہ کیا جائے گا۔

ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

ایم ایم اے حکومت کا یہ نصب العین رہا ہے کہ عوام پر بوجھ ڈالے بغیر صاف وشفاف ذرائع استعمال کر کے صوبائی محاصل کو بلند سے بلند مقام تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ 2002 سے اب تک 5ارب 36 کروڑ 81 لاکھ روپے اہداف کے مقابلے میں چار ارب 63 کروڑ46 لاکھ روپے سے زائد کی وصولی کی گئی۔اس دوران ہر سال وصولیوں میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔

متحدہ مجلس عمل کی صوبائی شریعت کونسل کی سفارشات کی روشنی میں اٹھائے گئے اسلامی اور اصلاحی اقدامات میں شراب کی فروخت اور استعمال پر مکمل پابندی اور تمام جاری شدہ لائسنسوں کی منسوخی، فحش اور غیر اخلاقی ویڈیو کیسٹوں کے خلاف مہم، تمام اضلاع کے داخلی وخارجی مقامات پر محکمہ کے فرائض کے حوالے سے قرآن وسنت کے احکامات پر مبنی سائن بورڈ آویزاں کرنا شامل ہیں۔اسی طرح معاشی اقدامات کے طور پر 5 مرلہ کے ذاتی رہائشی مکانات کو ایک انقلابی فیصلے کے ذریعے غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس سے مکمل طور پر مستثنٰی قرار دیا گیا۔ اس فیصلے سے صوبے بھر میں ایک لاکھ سے زیادہ گھرانوں کو فائدہ ہوا۔ یہ رعایت دینے سے حکومت کو تقریباً چھ کروڑ روپے کا سالانہ خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔اس اقدام کی گزشتہ 55 سالوں میں مثال نہیں ملتی۔

صوبے میں صنعتی انقلاب برپا کرنے کیلئے تمام صنعتی زونوں کو پراپرٹی ٹیکس سے 5 سالہ چھوٹ سمیت تمام سابقہ بقایاجات معاف کر دیئے گئے ہیں۔اس سے حکومت کو سالانہ خسارے کے علاوہ 2 کروڑ روپے کے واجبات کا خسارہ بھی برداشت کرنا پڑا۔گاڑیوں کے مالکان کیلئے ملکیتی حقوق حاصل کرنے میں حائل جرمانے کی رکاوٹ کو انتہائی کم کر کے واجبی سطح پر لایا گیا۔

ایکسائز وٹیکسیشن کے معاملات کو شفاف بنانے کیلئے پشاور میں قائم شدہ Tax Facilitation Centre کے دائرہ کار کو ایبٹ آباد اور مردان کے اضلاع تک توسیع دی گئی۔اس سہولت کو کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ

اسماعیل خان اور سوات تک پھیلانے کے تمام انتظامات آخری مراحل میں داخل ہو چکے ہیں۔

اسی طرح عوامی مفاد کا ایک اور کام جو کافی عرصہ سے التواء میں تھا اور جس کی وجہ سے عوام کو نمبر پلیٹوں کی وصولی اور دوسرے امور میں سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا کو حل کرنے کیلئے مؤثر اقدامات اٹھائے گئے۔ جس کے نتیجے میں نمبر پلیٹوں کے دوبارہ اجراء کا ٹھیکہ جرمن فرم EHA HoffMann کو شفاف طریقے پر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ موٹر گاڑیوں کے ریکارڈ کو محفوظ بنانے کیلئے نئے نظام میں مثبت اقدامات اٹھائے گئے جس میں منعکس نمبر پلیٹوں اور نئی رجسٹریشن بُکس کی فراہمی، گاڑیوں کے ریکارڈ کو محفوظ بنانے کے علاوہ تمام ضلعی رجسٹریشن دفاتر کو نیٹ ورکنگ کے ذریعے ڈائریکٹر جنرل آفس میں قائم مین ڈیٹا بیس سے منسلک کر دیا گیا۔

پراپرٹی ٹیکس کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن کا عمل محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی وساطت سے شروع کیا گیا ہے۔ تین چار مہینوں کے دوران صوبے کے تمام پراپرٹی یونٹس کو کمپیوٹرائزڈ کر لیا جائے گا۔ کمپیوٹرائزیشن کے عمل سے جہاں ٹیکس کی وصولی شفاف انداز سے ممکن ہو سکے گی وہاں جائیداد مالکان کو گھر بیٹھے پراپرٹی ٹیکس ویب سائٹ کے ذریعے ان کے ذمہ واجب الادا ٹیکس اور ان کی جائیداد سے متعلق دیگر معلومات حاصل کرنے کی سہولت فراہم ہو جائے گی۔ تمباکو ترقیاتی سیس کی کھلی منڈی میں وصولی کو بھی نجی شعبے کے حوالے کیا گیا ہے۔ عوام کی خواہش اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبہ سرحد میں شخصی نمبرات کا اجراء کیا گیا جس کو کافی پذیرائی حاصل ہوئی اور اب تک اس مد میں 2 کروڑ روپے کی اضافی وصولی ہوئی ہے۔

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے جون 2006 میں 3233 کلوگرام چرس، 30 کلوگرام ہیروئن اور 5.700 کلوگرام افیون قبضہ میں لی ہے۔ اسی طرح 171 غیر قانونی گاڑیاں قبضہ میں لے کر حکومت کو کروڑوں کا فائدہ پہنچایا گیا محکمہ میں خالی آسامیوں کو پُر کیا گیا اور کارکردگی کی بنیاد پر جزا اور سزا کا اصول اپنایا گیا۔

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ضلعی افسران کیلئے 27 جیپوں کی منظوری دی گئی ہے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی کارکردگی کو وائرلیس نظام سے مربوط کر دیا گیا جس کی وجہ سے ضلعی دفاتر اور ریکوری سٹاف کے درمیان رابطے میں بہتری پیدا ہوئی۔ ابتدائی طور پر یہ نظام پشاور، چارسدہ، نوشہرہ، مردان اور صوابی کے اضلاع میں رائج کیا گیا ہے جسے بعدازاں تمام اضلاع تک توسیع دی جائے گی۔

ورکس اینڈ سروسز

شاہرات ، بلڈنگز کی تعمیر ، فراہمی ونکاسی آب اور دیگر سول کاموں کی ذمہ داری ورکس اینڈ سروسز شعبے پر ہے۔ جولائی 2002 تا 2007 کے عرصے میں محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے تحت کئی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے اور کچھ منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

شاہراہیں

شاہراہیں ترقیاتی منصوبوں میں اہم مقام رکھتی ہیں۔ ان کی مثال جسم کے وریدوں کی مانند ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر موجودہ حکومت نے اس سیکٹر کو خصوصی توجہ دی ہے جس کے تحت مالی سال 03-2002 کے دوران 31 منصوبے، مالی سال 04-2003 کے دوران 249 منصوبے، مالی سال 05-2004 میں کل 274 منصوبے، مالی سال 06-2005 میں کل 203 منصوبے، مالی سال 07-2006 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شعبہ شاہرات میں کل 176 منصوبے شامل کیے گئے ہیں۔ جن کیلئے بالترتیب 54 کروڑ 21 لاکھ 96 ہزار روپے، ایک ارب 23 لاکھ روپے، ایک ارب 96 کروڑ 76 لاکھ، دو ارب 23 کروڑ 96 لاکھ، 3 ارب 21 کروڑ 18 لاکھ روپے رکھے گئے تھے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے منصوبوں کے علاوہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے 12 کروڑ 46 لاکھ روپے کے 53 منصوبوں میں سے 34 منصوبے Non-ADP اور سپیشل پیکج پروگرام کے تحت مالی سال 05-2004 میں مکمل کئے تھے۔

تعمیرات ومکانات

تعمیرات ومکانات کے شعبے میں صوبائی حکومت نے مالی سال 03-2002 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کل 22 منصوبے، مالی سال 04-2003 میں کل 56 منصوبے، مالی سال 05-2004 میں کل 57 منصوبے، مالی سال 06-2005 میں کل 64 منصوبے، مالی سال 07-2006 میں شعبہ تعمیرات ومکانات میں کل 63 منصوبے شامل کئے گئے جن کیلئے بالترتیب 7 کروڑ 88 لاکھ 63 ہزار روپے، 20 کروڑ 85 لاکھ

49ہزار، 19 کروڑ 51لاکھ 54ہزار روپے، 37 کروڑ 74لاکھ 44ہزار روپے فراہم کئے گئے۔اس کے علاوہ Non-ADP کے تحت تقریباً 8 کروڑ 80لاکھ روپے کے 7 منصوبے بھی پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے۔

فراہمی ونکاسی آب

پینے کا صاف پانی اور نکاسی آب انسانی زندگی کا اہم جز ہے۔صوبائی حکومت نے فراہمی ونکاسی آب پر اپنی خصوصی توجہ مرکوز رکھی۔صوبائی حکومت نے اس سیکٹر کیلئے مالی سال 2002-03 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کل 7 منصوبے، مالی سال 2003-04 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کل 90 منصوبے، مالی سال 2004-05 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کل 94 منصوبے، مالی سال 2005-06 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کل 77 منصوبے اور رواں مالی سال 2006-07 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کل 64 منصوبے شامل کئے۔ جن پر مجموعی لاگت تقریباً 94 کروڑ 80لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ اس دوران 2003-04 کے منصوبوں کے علاوہ 2 کروڑ 73لاکھ 24ہزار روپے کے خرچ سے 21 منصوبوں میں سے 3 منصوبے اور 2004-05 کے منصوبوں کے علاوہ 3 کروڑ 84لاکھ 38ہزار روپے مالیت کے 22 منصوبوں میں سے 13 منصوبے اسی طرح 2005-06 میں 11 کروڑ 37لاکھ 97ہزار روپے مالیت کے 29 منصوبوں میں سے 26 منصوبے Non-ADP اور سپیشل پیکج کے تحت بھی مکمل کئے گئے۔

فرنٹیئر ہائی ویز اتھارٹی

اس وقت 2066 کلومیٹر کی شاہرات اور سڑکیں ایف ایچ اے کی زیرنگرانی ہیں۔ایف ایچ اے نے ان منصوبوں کو بھی عملی جامہ پہنایا جو حکومت نے خاص طور پر اتھارٹی کے حوالے کئے۔ان میں سے اکثر منصوبے بروقت مکمل کرلئے گئے ایسے منصوبوں میں پایہ تکمیل تک پہنچنے والے منصوبے ٹوپی۔اُتلہ روڈ کی بہتری وتوسیع ،گڑھی حبیب اللہ۔ برارکوٹ کی ازسرنوتعمیر، ادینہ لاہور پُل کی تعمیر، درانی بنوں لنک روڈ، بنوں۔تاجی کلے روڈ کی تعمیر وکشادگی ،چونگی چوک سے خلیفہ گل نواز ہسپتال تک سڑک کی تعمیر،کوہاٹ۔خوشحال گڑھ روڈ کی

تعمیر، لکی درہ تنگ سے پنجاب باڈر، بنوں شہر اور علاقہ سورانی کے درمیان دریائے کُرم پر کچکوٹ اسد خان پر نئے آر۔سی۔سی پُل کی تعمیر، خزانہ بائی پاس پر پل کی تعمیر، نظام بازار سے سٹیھی کلہ۔ باتھ چوک تک سڑک کی تعمیر، دریائے گمبیلہ پر لکی کے مقام پر پُل کی تعمیر، دریائے کرم پر آر۔سی۔سی پل کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔ صوبائی حکومت نے اتھارٹی کی مجموعی کارکردگی کے پیش نظر چکیاتن براول روڈ کی تعمیر، امیر ی کلہ تخت نصرتی درہ تنگ روڈ، لکی سے انڈس ہائی وے تک روڈ کی تعمیر، مایار اسماء روڈ، غوریوالہ شمسی خیل روڈ کے تعمیر بھی اتھارٹی کے سپرد کیئے ہیں جن پر کام تیزی سے جاری ہے۔

اسی طرح صوبہ کے طول وعرض میں واقع صوبائی شاہرات کی سالانہ دیکھ بھال اور ان شاہرات کو ہمہ وقت ٹریفک کے استعمال کے قابل رکھنے کے لئے دیکھ بھال کی مختلف سکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں۔ ایف ایچ اے کے تحت ایسی شاہراؤں میں 194 کلومیٹر طویل پشاور، چارسدہ، مردان، صوابی، ٹوپی، غازی، سری کوٹ، پنیاں، ہری پور، حطار، ٹیکسلا روڈ، 17 کلومیٹر ناگمان، شبقدر، پیر قلعہ روڈ، 172 کلومیٹر چترال۔ مستوج ۔شندور روڈ، 80 کلومیٹر چکدرہ۔ شموزئی۔ کبل۔ کانجو۔ مٹہ۔ باغ ڈھیری روڈ، 169 کلومیٹر تیمر گرہ، منڈا، خار، نواگئی، غلنئی، پیر قلعہ، پشاور روڈ، 97 کلومیٹر منڈا، ثمر باغ، شاہی، چکیاتن روڈ، 117 کلومیٹر مقصود، لورہ، گھوڑا گلی، باڑیاں، نتھیاگلی، ایبٹ آباد روڈ، 123 کلومیٹر صوابی، جہانگیرہ، خیر آباد، نظام پور، کوہاٹ، خوشحال گڑھ روڈ۔ 236 کلومیٹر خوشحال گڑھ، کوہاٹ، ہنگو، ٹل، پاڑہ چنار روڈ، 335 کلومیٹر ٹل، میر علی، ایشا، رزمک، جنڈولہ، خرگی، ٹانک، ڈی آئی خان، دریاخان روڈ، 73 کلومیٹر نوشہرہ، چارسدہ، عمر زئی، ہری چند، شیر گڑھ روڈ، 103 کلومیٹر شھباز گڑھی، رستم، امبیلا، ڈگر، کڑاکڑ،، بری کوٹ روڈ، 154 کلومیٹر تاجہ زئی، لکی، درہ تنگ، چشمہ، ڈی آئی خان روڈ، 36 کلومیٹر انڈس ہائی وے تا بنوں شہر، 160 کلومیٹر مانسہرہ۔ دربن۔ چھپر۔ ہری پور روڈ شامل ہیں۔

فرنٹیئر ہائی ویزا تھارٹی کے سالانہ ترقیاتی پرگرام برائے سال 06-2005ء میں 28 عدد جاری

منصوبے شامل کیۓ گئے تھے، جن کے لیئے صوبائی حکومت نے 45 کروڑ 62لاکھ 64ہزار روپے جاری کردیئے ہیں۔ ان منصوبوں میں 4 سکیمیں مکمل ہوگئی ہیں۔ جب کہ گزشتہ سال کیلیۓ صوبائی حکومت نے ایک ارب 12 کروڑ 66لاکھ 21ہزار روپے مختص شدہ رقم کے حساب سے جاری کیۓ۔ ان سکیموں میں 9 سکیموں کی تکمیل ہوچکی ہے۔ جب کہ جاری سکیموں میں 18 کلومیٹر روڈ انڈس ہائی وے تا گمبیلا پل براستہ منجیوالا، پہاڑخیل۔ تاجی کلی سے سرائے نورنگ تک روڈ کو دورویہ کرنا۔ امیر ی کلہ سے پنجاب بارڈر تک براستہ تخت نصرتی (35 کلومیٹر) روڈ کی تعمیر۔ پشاور سے ناگمان تک سڑک کی دوبارہ آبادکاری۔ 14.5 کلومیٹر ناگمان چارسدہ روڈ کو دورویہ کرنا۔ ٹوپی بائی پاس کی فیزی بیلٹی سٹڈی وتعمیر۔ مینگورہ بائی پاس روڈ سوات کی تعمیر۔ خوازہ خیلہ۔ سوات روڈ کی بحالی، چکیاتن سے براول (15 کلومیٹر) روڈ کی تعمیر۔ مایار سے آسمار تک روڈ کی تعمیر، فیزی بیلٹی سٹڈی وڈیزاین۔ سری کوٹ غازی روڈ کی توسیع وکشادگی۔ نئ سڑکوں کی تعمیر اورنگرانی۔ مختلف سڑکوں کی فیزی بیلٹی سٹڈی وڈیزائن شامل ہیں۔ یہ سکیمیں 3ارب 11 کروڑ 15لاکھ 75ہزار کی مجموعی لاگت سے مکمل ہوں گی۔

FHA کے قابضین کے خلاف کاروائی یقینی بنانے اور ناجائز تعمیرات کی انہدامی دستے کیلیۓ منظوری دی گئی ہے جس پر اتھارٹی اپنے طور پر ایف سی یا پولیس کے ذریعے عمل درآمد کرائے گی۔ عملے کی کمی کی وجہ سے صوبہ کے وسیع وعریض علاقے میں پھیلے ہوئی شاہرات کی احسن طریقے سے دیکھ بھال اورنگرانی کے کاموں کا متاثر ہونا فطری اوریقینی بات ہے۔ اس لئے ان تعمیراتی اور دیکھ بھال کے کاموں کی موثر نگرانی اورتجاوزات کی بروقت نشاندہی اوراس کے باقاعدہ تدارک اور لیبارٹری کی استعداد بڑھانے کے لئے ایف۔ ایچ۔ اے کو اضافی عملہ رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں سرکاری زمینوں کی نشاندھی، ان کی حد براری اوراپنے تحویل میں لینے کیلیۓ ایف۔ ایچ۔ اے کوایک قانون گواور دو پٹواریوں کی خدمات حاصل کرنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔

آبپاشی

صوبہ سرحد کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت پر ہے صوبہ سرحد میں دریائی اور سطحی پانی نہری انفراسٹرکچر کے نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہوتا رہا ہے یا صوبے کی اس دولت سے دوسرے صوبے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ایم ایم اے حکومت نے پانی کے ان وسائل کو بروئے کار لانے کیلیئے چھوٹے ڈیموں کی منصوبہ بندی کی۔گومل زام اور چشمہ لفٹ کینال کی فزیبلٹی تیار کروا کر عملی اقدام اٹھایا۔نثار میمن کی سربراہی میں آبی وسائل کے بارے میں پارلیمانی کمیٹی کے ممبران کو جنوبی اضلاع میں چھوٹے ڈیموں کی سائٹس کا دورہ کروایا گیا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے معشوق علی خان نے بھی صوبائی حکومت کی اس منصوبہ بندی سے اتفاق کی ان منصوبوں کے گراؤنڈ پر آنے سے صوبہ سرحد نہ صرف گندم میں خود کفیل ہوسکتا ہے بلکہ اپنی ضرورت سے زیادہ گندم پیدا کر کے ہمسایہ ملک افغانستان اور اور صوبوں کو دینے کے قابل ہوسکتا ہے ان منصوبوں سے صوبہ سرحد کی تقریباً ساڑھے چھ لاکھ بنجر اراضی قابل کاشت ہوگی۔منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین نے ان کاوشوں میں حکومت سرحد کی بھرپور حوصلہ افزائی کی ہے۔

پانی کے شعبہ میں خاطر خواہ ترقی نہ ہونے کے باعث صوبہ میں گندم کی موجودہ قلت کا تخمینہ 17 لاکھ 60 ہزار ٹن لگایا گیا ہے جو کہ 2010 میں بڑھ کر 20 لاکھ 70 ہزار ٹن تک پہنچ جائے گا۔علاوہ ازیں یہاں کی معاشی حالت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ ملکی سطح پر 33 فیصد کے مقابلے میں صوبہ سرحد میں غربت کی شرح 34 فیصد ہے اس سنگین صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت کی طرف سے گزشتہ چار سالوں کے دوران نہری نظام کی بہتری، نئے انہار و چھوٹے ڈیموں کی تعمیر اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے سلسلے میں کی جانے والی کاوشیں قابل ستائش ہیں جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر ایک لاکھ 37 ہزار 3 سو ایکڑ نئی اراضی زیر کاشت لائی گی جبکہ 5 لاکھ 44 ہزار 300 ایکڑ کو آبپاشی کی بہتر سہولتیں میسر کی گئیں۔اسکے علاوہ



صوبائی وزیر تعلیم مولانا فضل علی حقانی ضلع صوابی میں رورل ہیلتھ سنٹر مرغز کا افتتاح کر رہے ہیں۔



صوبائی وزیر آبپاشی حافظ اختر علی ضلع مردان میں شموزئی روڈ کا افتتاح کر رہے ہیں۔



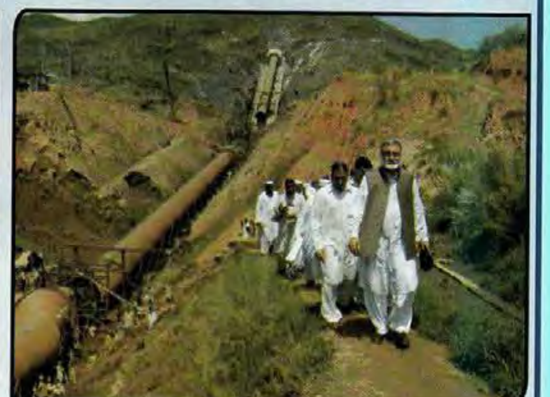
صوبائی وزیر تعلیم مولانا فضل علی حقانی ضلع صوابی میں پرائمری سکول کا افتتاح کر رہے ہیں۔



وزیر اعلیٰ سرحد کے معاون خصوصی شمس الرحمٰن ششی گورنمنٹ گرلز کالج چارسدہ میں پوسٹ گریجویٹ بلاک کا افتتاح کر رہے ہیں۔



صوبائی وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی حسین احمد کانجو ٹریفک ہیڈ کوارٹر گلبہار پشاور میں کمپیوٹرائزڈ ڈرائیونگ لائسنس نظام کا افتتاح کر رہے ہیں۔



وزیر اعلیٰ سرحد اکرم خان درانی ملاکنڈ تھری ہائیڈل پاور منصوبے کے تعمیراتی کام کا جائزہ لے رہے ہیں۔



صوبائی وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ آصف اقبال داؤدزئی پجگی مندرخیل روڈ پر تعمیراتی کام کا افتتاح کر رہے ہیں۔



صوبائی وزیر اوقاف امان اللہ حقانی پشاور میں پلوسئی تا ورسک روڈ کا افتتاح کر رہے ہیں۔



صوبائی وزیر زکوۃ وعشر حافظ حشمت خان ورسک روڈ باڑہ چوک کا افتتاح کر رہے ہیں۔

موجودہ نہری نظام کی مرمت و دیکھ بھال اور ادارہ جاتی اصلاحات کو بھی ترجیح دی گئی ہے تاکہ زرعی شعبہ میں بہتری لائی جاسکے۔

سالانہ مرمت و دیکھ بھال

موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے سے پہلے سالانہ مرمت اور دیکھ بھال کی مد میں 16 کروڑ 60لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جو 07-2006 میں بڑھ کر 30 کروڑ روپے کردیئے گئے اس اضافے سے انہار کی بھل صفائی اور دوسرے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے میں کافی مدد ملی ہے۔ادارہ جاتی اصلاحات کے تحت قانون سازی کی گئی جسکی رو سے محکمہ انہار کو ایک خودمختار ادارہ میں تبدیل ہونے کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ دریائے سوات کی انہار کیلئے اب تک علاقائی آبی مجلس اور 103 کسان تنظیموں کا قیام عمل میں لایا گیا چھ عدد کسان تنظیموں کو انہار کے انتظامی امور سونپے گئے۔قومی نکاسی آب کے پروگرام میں ایک معاشرتی شعبہ کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ زمینداروں کو کسان تنظیمیں بنانے پر مائل کیا جاسکے علاوہ ازیں آبپاشی و نکاسی کی منصوبہ بندی اور اس پر عملدرآمد کو نچلی سطح تک منتقل کرنے کیلئے ادارہ جاتی اصلاحات متعارف کروائی گئیں۔

صوبائی ترقیاتی پروگرام

موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے سے پہلے مالی سال میں پانی کے شعبے میں صوبائی ترقیاتی پروگرام کا کل حجم ساڑھے چوبیس کروڑ روپے تھا جو رواں مالی سال کے دوران 82 کروڑ 40لاکھ روپے تک بڑھایا گیا۔اس اضافے سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں پانی کے شعبہ کو انتہائی ترجیح و توجہ حاصل رہی ہے۔صوبائی ترقیاتی پروگرام کے تحت جاری منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔گزشتہ چار سالوں مین 61 منصوبے مکمل کئے گئے۔ جاری منصوبوں کی تعداد 65 ہے جبکہ زیرآبپاشی نیا رقبہ 23ہزار 161 ایکڑ ہے اسی طرح 54ہزار 913 ایکڑ رقبے پر نظام آبپاشی میں بہتری لائی گئی سال رواں کے دوران 40 جاری اور 25 نئے منصوبوں پر کام جاری ہے جن میں سے رواں مالی سال کے اختتام تک 25 منصوبے مکمل کرلئے جائیں گے۔

ایم ایم اے حکومت سے قبل وفاقی ترقیاتی پروگرام نہ ہونے کے برابر تھا تاہم موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد وفاقی حکومت اور پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین کے بھرپور تعاون سے کئی بڑے منصوبے وفاقی ترقیاتی

پروگرام(PSDP) میں شامل کئے گئے۔ 74ارب 62 کروڑ 60لاکھ روپے کی تخمینہ لاگت سے گومل زام ڈیم، چشمہ رائیٹ بینک، فرسٹ لفٹ کینال، صوبہ سرحد میں نہروں کی پختگی، بیزئی اریگیشن سکیم، صوبہ سرحد میں 20عدد چھوٹے ڈیموں کی تعمیر، ٹانک زام ڈیم کیلئے جائزہ رپورٹ کی تیاری، باران ڈیم کا تفصیلی ڈیزائن، صوبہ سرحد میں آبپاشی کے نظام کی بحالی، صوبہ سرحد میں چھوٹے ڈیموں کیلئے جائزہ رپورٹوں کی تیاری کے میگا پراجیکٹس پر کام شروع ہوا جن کیلئے اس سال 7ارب 75 کروڑ 10لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ان منصوبوں سے گیارہ لاکھ 86 ہزار 800 ایکڑ نیا رقبہ سیراب ہوگا جبکہ 6لاکھ 16 ہزار 272ایکڑ موجودہ رقبہ کی بہتری کے علاوہ 200میگاواٹ سے زیادہ بجلی بھی پیدا ہوگی۔

سیلاب سے بچاؤ کے منصوبے

صوبہ سرحد کے جغرافیائی محل وقوع اور ارضیاتی ساخت کے پیش نظر ہر سال شمالی و مغربی علاقہ جات میں برف پگھلنے کی وجہ سے جون، جولائی اور اگست کے مہینوں میں اکثر سیلاب آتے ہیں 2005 کے شدید سیلاب میں قیمتی انسانی جانوں کو ضیاع کے علاوہ سرکاری و نجی املاک کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ ان نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم ایم اے حکومت نے 21ارب 75 کروڑ روپے کی لاگت سے سیلاب سے بچاؤ کا ایک دس سالہ جامع منصوبہ مرتب کرنے کے بعد مالی وسائل کی فراہمی کیلئے وفاقی حکومت کو بھجوایا۔ اس منصوبے پر عمل درآمد سے تقریباً 80ہزار 400ایکڑ اراضی سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو جائے گی جبکہ 44ہزار 300 خاندان اور 580 دوسری سرکاری املاک کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچایا جاسکے گا۔ اسکے علاوہ سیلاب کی پیشگی اطلاع دینے والے نظام کی تنصیب کو بھی منصوبہ میں شامل کیا گیا ہے۔ ایم ایم اے حکومت کے دور میں 76 کروڑ 60لاکھ روپے کی لاگت سے سیلاب سے بچاؤ کے 191 منصوبے مکمل کئے گئے ہیں۔ جن کی مدد سے ایک لاکھ 20 ہزار ایکڑ اراضی اور ساڑھے تین ہزار خاندانوں کو سیلاب کے خطرات سے بچایا گیا ہے۔

سمال ڈیمز آرگنائزیشن کا قیام اور اسکی کارکردگی

صوبہ سرحد کے بارانی علاقوں میں خشک سالی کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے ایک ایسے لائحہ عمل کی ضرورت تھی جس کو عملی جامہ پہنانے سے یہ مسئلہ ممکنہ حد تک مستقل بنیادوں پر حل کیا جاسکے۔ چونکہ بارانی علاقوں میں آنے والا سیلابی پانی ہر سال ضائع ہو جاتا تھا اور نقصانات کا باعث بھی بنتا تھا اس کیلئے ایم ایم اے حکومت کی کوششوں سے سمال ڈیمز آگنائزیشن کو فعال بنایا گیا تاکہ صوبہ بھر میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کیلئے موزوں جگہوں کی نشاندہی کر کے عملی کام کا آغاز کیا جاسکے۔ موجودہ

حکومت کی کاوشوں سے سمال ڈیمز آرگنائزیشن نے گزشتہ چار سالہ دور میں سات چھوٹے ڈیمز مکمل کئے گئے جن میں چندہ فتح خان، گنڈیالی، معاون کنڈر کوہاٹ، چنغوزا اور شرقی کرک، نریاب ہنگو اور ازاخیل ڈیم پشاور شامل ہیں۔ان ڈیموں سے مجموعی طور پر 20 ہزار 800 ایکڑ اراضی کو زیر کاشت لایا گیا۔اسکے مقابلے میں قیام پاکستان کے بعد سے 55 سالہ دور میں چھوٹے ڈیموں کی تعداد صرف 4 تھی۔مزید چھوٹے ڈیموں کی تعمیر پر مرحلہ وار عملی کام کا جلد آغاز کیا جارہا ہے۔منصوبہ بندی کے مطابق 2010 تک 20 عدد چھوٹے ڈیم تعمیر کئے جائیں گے جس سے مزید ایک لاکھ 80 ہزار ایکڑ نئی اراضی کو زیر آبپاشی لایا جاسکے گا علاوہ ازیں صوبے کے مختلف اضلاع میں 70 چھوٹے ڈیموں کیلئے مقامات کی نشاندہی کرلی گئی ہے جس پر عنقریب ترجیحی بنیادوں پر پیش رفت کی جائے گی۔ضلع ڈی آئی خان میں ٹانک زام، درابن زام، شیخ حیدر زام اور چودھوان زام ڈیم، ضلع بنوں میں 27 کروڑ 70 لاکھ روپے کی لاگت سے ڈیرا ٹو پروگرام کے تحت برگفتو ڈیم کی تعمیر کا کام شروع کردیا گیا۔

قومی نکاسی آب

قومی نکاسی آب کے پروگرام کا منصوبہ عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور جاپان بینک کی مالی معاونت سے شروع کیا گیا تھا۔اس منصوبہ کے بنیادی مقاصد میں سیم وتھور کی روک تھام، موثر اوا اینڈ ایم کے آبپاشی ونکاسی آب کے نظام کا فروغ، ادارہ جاتی اصلاحات، پیڈا، علاقائی آبی ادارہ اور کسان تنظیموں کی تشکیل سے صوبائی محکمہ آبپاشی کی تکنیکی استعداد کو بہتر کرنا شامل تھا۔یہ منصوبہ گزشتہ چند سالوں سے نہایت سست روی کا شکار تھا اور اسکی کارکردگی صرف پانچ فیصد تھی جسکی وجہ سے ایشیائی ترقیاتی بینک نے اس کو ایک بیمار منصوبہ قرار دیا تھا۔لیکن ایم ایم اے حکومت کی انتھک کوششوں سے اس کی کارکردگی میں بدرجہا بہتری لائی گئی اور اب یہ منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل سے گزر رہا ہے اور اس کے تحت صوبہ بھر میں 95 کلومیٹر چھوٹی انہار پر بہتری کا کام مکمل کرلیا گیا ہے جبکہ باقی 95 کلومیٹر پر کام جاری ہے، 131 ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور 1504 کلومیٹر اعرابوں کی بہتری شامل ہے اس منصوبے کی تکمیل سے نہ صرف 16,000 ایکڑ زیادہ رقبہ زیر آبپاشی ہوگا بلکہ 29,600 ایکڑ موجودہ رقبہ میں بہتری آئے گی اس طرح 60 ہزار ایکڑ رقبے کو سیم وتھور سے تحفظ حاصل ہوگا۔

ڈیرا(DERA) پروگرام

ایم ایم اے حکومت کے دور میں ڈیرہ پروگرام پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا جس کے تحت ایک ارب 7 کروڑ 83 لاکھ 30 ہزار روپے کی لاگت سے 264 منصوبے مکمل کئے گئے۔اس پروگرام میں 94 ٹیوب ویل، 158 چھوٹی انہار، 8 عدد سیلابی پانی کے ونڈارے اور 4 چھوٹے ڈیم شامل تھے۔جن کی تکمیل سے 55400 ایکڑ اراضی زیر آبپاشی لائی گئی جبکہ 2 لاکھ 8 ہزار 7 سو ایکڑ اراضی کو بہتر آبپاشی کے وسائل مہیا کئے گئے۔

صوبہ سرحد کی ہنگامی آبادکاری کا منصوبہ (NERP)

2005 کے دوران صوبہ سرحد میں سیلاب کی شدید تباہ کاریوں کے ازالہ کیلئے عالمی بینک کی مالی معاونت سے یہ پروگرام شروع کیا گیا جس کے تحت 34 کروڑ 48 لاکھ 40 ہزار روپے کی لاگت سے سیلاب سے بچاؤ کے منصوبوں کے علاوہ سرکاری وعوامی انہار کی تعمیر و بحالی اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر کام کا آغاز کیا گیا۔اس پروگرام کے تحت صوابی، پشاور، نوشہرہ، مردان، کوہاٹ، کرک، بنوں، ٹانک، ڈی آئی خان، دیرلوئر، دیراپر، چترال، سوات، بونیر اور ایبٹ آباد کے اضلاع میں 52 ذیلی منصوبے سال رواں کے دوران مکمل کر لئے جائیں گے۔

پن بجلی

صوبہ سرحد میں آبی توانائی کی قومی استعداد کے 70 فیصد مواقع موجود ہے جس کو استعمال کرکے کافی زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے تاہم محدود وسائل کی وجہ سے حکومت خاطرخواہ تعداد میں منصوبے نہ بنا سکی 2001 میں پاور پالیسی بننے کے بعد شائڈو (SHYDO) نے آبی توانائی کے مختلف منصوبوں کیلئے مطالعاتی جائزہ مکمل کرنے کے بعد انہیں واپڈا کے حوالے کیا۔صوبائی پاور پالیسی کے تحت صوبہ میں 20 میگاواٹ تک جبکہ وفاقی پاور پالیسی کے تحت 50 میگاواٹ تک بجلی کی پیداوار کے منصوبے بنانے کی گنجائش تھی۔سرحد حکومت کی کوششوں سے مارچ 2006 میں ایک سرمایہ کاری کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ماہرین کی تجاویز اور آرا کی روشنی میں صوبائی پاور پالیسی کو سرمایہ کار دوست بنایا گیا جس میں سرمایہ کاروں کو بہت سی مراعات دی گئیں۔ پن بجلی کے اہم منصوبے جو صوبائی حکومت کے وسائل سے زیر تعمیر ہیں ان میں ملاکنڈ-III پن بجلی گھر جس کی استعداد 81 میگاواٹ ہے مکمل ہوگیا ہے جس سے صوبے کو ایک سے ڈیڑھ ارب روپے تک کا منافع حاصل ہوگا۔علاوہ ازیں ضلع صوابی میں 18 میگاواٹ کی گنجائش کا پیہور پن بجلی گھر بھی اگلے سال مکمل ہوجائے گا۔نیز

1.875 میگاواٹ کے استعداد کا حامل چترال میں شیشی پن بجلی گھر اور 1.4 میگاواٹ کے حامل ریشون بجلی گھر پر کام جاری ہے۔صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام 07-2006 کے تحت پانچ جاری اور سات نئے منصوبوں کیلئے 33 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں سے رواں مالی سال کے اختتام تک ایک منصوبہ مکمل کیا جائے گا۔شائیڈو نے اب تک سات ہائیڈل اسٹیشنوں کی نج کاری مکمل کر لی ہے۔

آبپاشی کے شعبہ میں طویل المعیاد منصوبہ بندی:

صوبائی حکومت نے پانی کے شعبہ میں طویل المعیاد جامع منصوبہ بندی بھی کی ہے جس کا کل تخمینہ لاگت 1515 ارب روپے ہے اور اس میں 84 عدد منصوبے شامل ہیں۔ان طویل المعیاد ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل سے 9لاکھ ایکڑ نیا رقبہ زیر آبپاش لایا جائے گا۔5لاکھ ایکڑ موجودہ رقبہ کو بہتر آبپاشی کی سہولیات میسر ہوں گی۔108 میگاواٹ بجلی بھی پیدا ہوگی۔بجلی کے شعبہ میں طویل المیعاد منصوبہ بندی کے تحت ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے درال خوڑ، رونالیہ خوڑ، مچئی پن بجلی گھروں کی تجویز تیار کی گئی ہے جن سے مجموعی طور پر 50.7 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی۔

قانون سازی

صوبائی حکومت کی کوششوں سے مارچ 2006 کو ایک سرمایہ کاری کانفرنس منعقد کی گئی جس میں ماہرین کی تجاویز و آراء کی روشنی میں صوبائی پاور پالیسی کو سرمایہ کاری دوست بنایا گیا جس کے تحت سرمایہ کاروں کو بہت سی مراعات دی گئیں۔

پیڈا ایکٹ 1997:

صوبہ سرحد کے پیڈا ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت قانون سازی کی گئی جس کی رو سے محکمہ انہار کو ایک خودمختار ادارے میں تبدیل ہونے کا عمل شروع ہوا۔اس کے علاوہ دریائے سوات کی انہار کیلئے علاقائی آبی ادارہ (AWB) اور 103 کسان تنظیموں (FOs) کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔انتظامی مجلس (BOM) کا اعلانیہ جاری کیا گیا جس کے باقاعدہ اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ آبپاشی کے متعلق روزمرہ مسائل کی نشاندہی کر کے ان کو حل کیا جائے۔علاوہ ازیں چھ عدد کسان تنظیموں کو متعلقہ انہار کے انتظامی امور بھی سونپے گئے ہیں۔

آبیانہ کی شرح کا انجماد

ایم ایم اے کی حکومت سے پہلے ورلڈ بینک کے معاہدے کے تحت تقریباً ہر سال آبیانہ کی شرح میں 25 فیصد اضافہ

کیا جاتا تھا جس سے صوبہ سرحد میں آبیانہ کی شرح صوبہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان سے بالترتیب 252 فیصد، 242 فیصد اور 215 فیصد زیادہ ہوگئی مگر موجودہ حکومت نے اس کو تین سال کیلئے منجمد کر دیا جس سے زمینداروں کو مزید مالی بوجھ سے چھٹکارا مل گیا۔ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے مختلف اضلاع میں عوام سے خطاب کے دوران محکمہ آبپاشی سے متعلق مختلف ہدایات جاری کیں جن میں سے 5 ارب 46 کروڑ 7 لاکھ 53 ہزار روپے کی لاگت سے 77 ہدایات پر مکمل عمل درآمد کیا گیا جب کہ 30 ہدایات پر کام ہنوز جاری ہے جن پر لاگت کا تخمینہ 4 ارب 7 کروڑ 22 لاکھ 33 ہزار روپے بنتا ہے۔

کرپشن کے خاتمے کے ضمن میں پلاننگ اینڈ مانیٹرنگ سیل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً منصوبوں کی جانچ پڑتال کر کے منصوبوں پر کام کا معیار بروقت تکمیل اور اضافی اخراجات میں کمی کو ممکنہ حد تک یقینی بناتا ہے۔ نیز ماہانہ اجلاسوں میں منصوبوں کی رفتار اور اخراجات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عملی کام میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

آبپاشی کے وسائل و مطلوبہ ڈھانچہ کے فقدان کی وجہ سے صوبہ سرحد معاہدہ آب 1991 کے مختص شدہ پانی کو مکمل طور پر استعمال کرنے کی استعداد نہیں رکھتا اور ہر سال تقریباً 10 لاکھ ایکڑ فٹ فالتو پانی دوسرے صوبے استعمال کرتے ہیں۔ حکومت نے صوبے کے اس پانی کا معاوضہ حاصل کرنے کی بات اعلیٰ سطح پر اٹھا رکھی ہے۔ محکمہ نے چشمہ رائٹ بینک کینال کی پہلی لفٹ کے منصوبہ کو وفاقی ترقیاتی پروگرام میں شامل کرا لیا گیا ہے جس کی تعمیر سے صوبہ 0.78 ملین ایکڑ فٹ پانی استعمال کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ کرم تنگی ڈیم کے ڈیزائن میں نقائص کی نشاندہی کر کے واپڈا کو منصوبہ کے ڈیزائن پر نظر ثانی کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی کاوشوں سے گومل زام ڈیم پر ایف ڈبلیو او عنقریب دوبارہ کام شروع کر دے گا۔ منڈا ڈیم کے ڈیزائن میں ذخیرہ آب کو کم کر دیا گیا تھا۔ موجودہ حکومت کے مطالبے پر وفاقی حکومت نے اس کی گنجائش 10 لاکھ ایکڑ فٹ سے بڑھا کر 13 لاکھ ایکڑ فٹ رکھنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جس سے 740 میگاواٹ بجلی پیدا ہو سکے گی۔

سال 03-2002 اور 08-2007 کے درمیان مکمل شدہ سکیموں کا تقابلی جائزہ۔

نمبر شمار	ترقیاتی پروگرام کی نوعیت	03-2002 میں تعداد	08-2007 میں تعداد
1۔	اے ڈی پی	331	1342
2۔	ٹیوب ویل	634	333
3۔	کینال پٹرول روڈ	4 ہزار کلومیٹر	250 کلومیٹر کی بہتری اور 47 کلومیٹر کے تحت نئے روڈز بنائے گئے۔
4۔	چھوٹے ڈیمز		
الف	تعمیرات	7 عدد	7 عدد مکمل 6 عدد زیر تعمیر
ب	فیزیبلٹی سٹڈی	3 عدد	25 عدد
ج	پری فیزیبلٹی سٹڈی	3 عدد	50 عدد
د	تفصیلی ڈیزائننگ		3 عدد
5۔	این ڈی پی	4 فیصد پیش رفت	5 8 فیصد پیش رفت کل لاگت ایک ارب 84 کروڑ 10 لاکھ
6۔	ڈیرہ پروگرام		ایک ارب 7 کروڑ 83 لاکھ 30 ہزار روپے کی لاگت سے 264 منصوبے مکمل کئے گئے۔
7۔	نرپ		34 کروڑ 48 لاکھ 40 ہزار روپے کی لاگت سے 52 منصوبے مکمل کئے گئے۔

پی ایس ڈی پی 08-2007 میں جاری منصوبے

نمبر شمار	منصوبہ کا نام	مختص شدہ رقم (ملین روپے میں)	تخمینہ لاگت (ملین روپے میں)
1-	لائننگ آف اریگیشن چینل ان این ڈبلیو ایف پی	750.00	2535.00
2-	ریہبلٹیشن آف اریگیشن چینل ان این ڈبلیو ایف پی	750.00	7484.9
3-	صوبہ سرحد میں 20 عدد سمال ڈیمز کی تعمیر	870.00	3600.00
4-	بائزئی اریگیشن سکیم	100.00	1599.8
5-	فیزیبلٹی سٹڈی آف سمال ڈیمز ان این ڈبلیو ایف پی	30.00	97.00
6-	تیچن ٹوات اریگیشن سکیم کی تعمیر ضلع چترال	100.00	286

نئے منصوبے (ملین روپے میں)

نمبر شمار	منصوبہ کا نام	مختص شدہ رقم	تخمینہ لاگت
1-	صنم، پلئی اور کندل ڈیمز کی تعمیر	10.00	481.64
2-	فیزیبلٹی سٹڈی برائے باران ڈیم	8.00	8.00
3-	ری ماڈلنگ آف ورسا [illegible] ال	100.00	30.00
4-	باران ڈیم کی تعمیر	45.00	480.00
5-	ڈائیورژن ویئر کی تعمیر برائے کابل ریور کینال	45.00	500.00

321.00	41.00	چشمہ رائیٹ بینک کینال سٹیج۔تھری کے اضافی کام	6۔
20.00	10.00	پیہور کینال کیلئے فیز یبلٹی سٹڈی	7۔

مذکورہ بالا منصوبوں کے علاوہ صوبہ سرحد میں جو بڑے منصوبے واپڈا کے زیرنگرانی تعمیر ہو رہے ہیں۔

مختص شدہ رقم (ملین روپے میں)	منصوبہ کا نام	نمبر شمار
12829	گومل زام ڈیم پراجکیٹ	1۔
17205	کرم تنگی ڈیم	2۔
25399	چشمہ رائٹ بینک کینال (فرسٹ لفٹ) پراجیکٹ ڈی آئی خان)	3۔
55433	میزان:۔	

امن وامان

صوبائی حکومت نے برسر اقتدار آنے کے بعد سب سے زیادہ توجہ امن وامان کی دگرگوں صورتحال کو سنوارنے کو دی اور اس غرض سے ایسے عملی اور تاریخی اقدامات کئے جس کے باعث صوبے کا امن وامان پورے ملک میں مثالی قرار پایا۔ یہاں تک کہ بین الاقوامی سطح پر امداد دینے والے عالمی اداروں نے بھی صوبہ سرحد میں امن وامان اور سرمایہ کاری دوست فضاء کو سراہا۔ پولیس کی کم نفری کے باوجود یہ نتائج یقیناً ایم ایم اے حکومت کے کارناموں کی فہرست میں شامل ہیں۔ محض 33 ہزار پولیس نفری کے ذریعے پورے صوبے کے امن کو کنٹرول کرنا سرحد حکومت کی جامع حکمت عملی اور موثر اقدامات کی آئینہ دار ہے حالانکہ 30 ہزار نفری صرف کراچی میں مامور ہے۔ موجودہ حکومت کے دور میں جہاں پولیس فورس میں اضافہ کیا گیا وہاں خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر پولیس میں نئی بھرتیوں کو یقینی بنایا گیا۔ شہداء پیکج پولیس کے شعبے میں تاریخی اہمیت کا حامل رہا جس کے تحت مجموعی طور پر فرائض کی ادائیگی کے دوران جاں بحق ہونے والے پولیس جوان کے لواحقین اس کی مدت ملازمت سے قطع نظر شہید کی 60 سال عمر تک مکمل تنخواہ الاؤنسز سمیت حاصل کر رہے ہیں۔ شہید اہلکار کے بچوں میں سے کسی ایک کو یا اس کے خونی رشتوں میں سے کسی ایک کو پولیس کی ملازمت کے ساتھ ساتھ شہید کے دیگر بچوں کی فلاح و بہبود، تعلیم اور رہائش کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ اس پیکج کے تحت پولیس کے کئی شہداء کے بیٹوں کو براہ راست بحیثیت اے ایس آئی فورس میں شامل کیا گیا ہے۔ شہید پولیس اہلکار کے لواحقین کو پانچ لاکھ روپے نقد معاوضے کے علاوہ ریگی میں ایک پلاٹ بھی مختص کیا گیا ہے۔ اس مقصد کیلئے 300 کنال اراضی پولیس کالونی کیلئے رکھی گئی ہے۔ گزشتہ چار برسوں کے دوران پولیس کے ترقیاتی منصوبوں میں بلڈنگ، ہاؤسنگ، پولیس ریفارمز سپیشل پروگرام اور انصاف تک رسائی پروگرام کے تحت 2 ارب 95 کروڑ 90 لاکھ 53 ہزار کی تخمیناً لاگت سے بلڈنگ اور ہاؤسنگ کے 40، پولیس ریفارمز سپیشل پروگرام کے 83، انصاف تک رسائی پروگرام کے 2، علاقائی ترقی کے 9 اور شہری ترقی کا ایک منصوبہ شامل ہے۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام برائے پولیس ریفارم کے تحت 06-2005 میں پانچ کروڑ روپے جاری کئے گئے ہیں۔

جیل خانہ جات

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 07-2006 میں جیل خانہ جات کی 14 سکیموں پر کام جاری ہے جن میں

کئی ایک مکمل ہو چکی ہیں اور کئی ایک پر کام جاری ہے۔ان میں 10 کروڑ 16 لاکھ 18 ہزار روپے کی تخمیناً لاگت سے سب جیل ٹانک، 2 کروڑ روپے کی لاگت سے سنٹرل جیل ڈی آئی خان، 12 کروڑ 43 لاکھ 18 ہزار روپے کی لاگت سے ڈسٹرکٹ جیل لکی مروت، تقریباً 4 کروڑ روپے کی لاگت سے بنوں جیل کی پرانی زمین پر قاضی فضل قادر شہید پارک کی تعمیر، ایک کروڑ روپے کی لاگت سے ڈسٹرکٹ جیل چارسدہ کی تعمیر، ایک کروڑ روپے کی لاگت سے ڈسٹرکٹ جیل صوابی کی تعمیر، ایک کروڑ روپے کی لاگت سے نئی ڈسٹرکٹ جیل مردان کی تعمیر، دو کروڑ روپے کی لاگت سے ڈسٹرکٹ جیل ملاکنڈ کی تعمیر، ایک کروڑ روپے کی لاگت سے ڈسٹرکٹ جیل شانگلہ کی تعمیر، ایک کروڑ 43 لاکھ روپے کی لاگت سے سب جیل دیر لوئر (فیز-1) کی تعمیر، دو کروڑ روپے کی لاگت سے ضلع بنوں میں سنٹرل جیل کی تعمیر (اپ گریڈیشن)، 10 کروڑ 16 لاکھ روپے کی لاگت سے پشاور اور بنوں میں بورسٹل انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر، 50 کروڑ 13 لاکھ روپے کی لاگت سے مطالعہ جوازئیت اور سنٹرل جیل پشاور کی تعمیر نو، 2 کروڑ 76 لاکھ روپے کی لاگت سے صوبہ سرحد کی موجودہ جیلوں کی بہتری (فیز-II) شامل ہیں۔

تعمیراتی پروگرام

وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے موجودہ سنٹرل جیل پشاور کی دوبارہ تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔سنٹرل جیل ہری پور میں خواتین قیدیوں کے لئے علیحدہ سیکشن بنا دیا گیا ہے۔زیر تعمیر منصوبوں میں ڈسٹرکٹ جیل بنوں کو اپ گریڈ کر کے سنٹرل جیل قرار دیا گیا، سنٹرل جیل بنوں کی تعمیر کا دوسرا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور قیدیوں کو مورخہ 30-12-2004 کو نئے جیل میں شفٹ کیا گیا ہے جب کہ جیل کے تیسرے مرحلے، جس میں رہائشی سہولیات وغیرہ شامل ہیں پر کام جاری ہے، صوبائی کابینہ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے ہر سنٹرل جیل میں پانچ پانچ کمرے بمع غسل خانے اور باورچی خانے تعمیر کئے جائیں گے جن میں ایسے قیدی جن کی مدات اسیری پانچ سال سے زائد ہو کو اپنی بیویوں اور پانچ سال سے کم عمر بچوں سے تین دن ملنے کی سہولت میسر ہو گی۔مجاز اتھارٹی نے محکمہ تعمیرات کے ارسال کردہ تخمینہ کی منظوری دی ہوئی ہے جس کے تحت سنٹرل جیل پشاور کیلئے 45 لاکھ، سنٹرل جیل ہری پور کیلئے 28 لاکھ، سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خان کیلئے 29 لاکھ اور سنٹرل جیل بنوں کیلئے 20 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔بنوں اور ہری پور جیل میں کام مکمل ہو چکا ہے اور اس کو باقاعدہ طور پر چالو بھی کر دیا ہے جب کہ پشاور جیل اور ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں کام جاری ہے۔محکمہ جیل خانہ جات کے مندرجہ ذیل سکیموں کی

منظوری دی گئی ہے۔ان سکیموں کے لئے انصاف تک رسائی کے پروگرام کی مد سے رقم مہیا کی جائے گی جس کے تحت ایک کروڑ 32 لاکھ روپے کی لاگت سے کلوز سرکٹ کیمرے، میٹل ڈیٹکٹرز، فیکس مشین اور موٹر کار کی خریداری، ایک کروڑ 21 لاکھ روپے کی لاگت سے ہری پور جیل میں بورسٹل انسٹی ٹیوٹ کا قیام، 15 لاکھ روپے کی لاگت سے ہری پور جیل میں سیورج سسٹم کی بہتری، 23 لاکھ روپے کی لاگت سے صوابی جیل میں دو اضافی بیرکوں کی تعمیر، ایک کروڑ 23 لاکھ روپے کی لاگت سے صوبہ سرحد کی چار جیلوں پشاور، بنوں، ڈی آئی خان اور ہری پور میں پانچ کمروں بمع غسل خانے و باورچی خانہ کی تعمیر شامل ہیں۔ دیگر تعمیراتی منصوبوں میں کیپیسٹی بلڈنگ جیل خانہ جات، سب جیل چارسدہ میں بیرکوں کی تعمیر و مرمت اور سب جیل مانسہرہ کیلئے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کی سکیم شامل ہیں جن پر لاگت کا اندازہ بالترتیب چھ کروڑ 64 لاکھ روپے، 73 لاکھ اور 28 لاکھ روپے ہے۔ علاوہ ازیں جیل خانہ جات کو جدید طریقے سے منسلک کرنے کیلئے پریزنز مینجمنٹ اینڈ انفارمیشن سسٹم کی منظوری دی جا چکی ہے جس پر ایک کروڑ 26 لاکھ روپے خرچ ہوں گے ۔ صوبہ سرحد کی مختلف جیلوں میں اپنی مدد آپ کے تحت کئے گئے کاموں میں سنٹرل جیل پشاور میں مرد قیدیوں کیلئے 30 بستروں اور خواتین قیدیوں کیلئے 10 بستروں کے ہسپتال، بچوں کے احاطہ کی مکمل مرمت، ملاقات والے کمرے کی تزئین و آرائش، بجلی کی نئی فیٹنگ، دو عدد پانی کے کولرز، مردانہ اور زنانہ انتظارگاہیں، باتھ رومز، لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور لائن آفیسر کیلئے نئے دفتر اور 150 قیدیوں کیلئے نئی رہائشی بیرک کی تعمیر شامل ہے۔اسی طرح ڈسٹرکٹ جیل سوات میں بجلی، پانی اور صفائی کے نظام کی درستگی، انتظارگاہ کی مکمل مرمت اور 25-KV کے نئے ٹرانسفارمر کی تنصیب، سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خان میں 25-KV کے دو ٹرانسفارمروں اور بجلی کے نئے 28 میٹروں کی تنصیب شامل ہے۔

قیدیوں کی فلاح و بہبود کے اقدامات

موجودہ حکومت کے دور میں قیدیوں کی فلاح و بہبود کیلئے 20 لاکھ روپے کے خرچ سے صوبہ سرحد کی تمام جیلوں میں 707 لیٹرینز اور باتھ رومز میں ٹائلز لگانا، صوبے کے جیلوں میں زمانہ قدیم سے مروج ہاتھوں سے آٹا گوندھنے کی جگہ حکومت نے چار لاکھ روپے کی لاگت سے سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلوں میں آٹا گوندھنے کی مشینوں کی فراہمی، سنٹرل جیل ہری پور میں جیل وارڈن کے ٹریننگ سنٹر کا دوبارہ اجراء، قیدیوں کی فلاح و بہبود کیلئے قیدیوں پر مشتمل کمیٹیوں کی تشکیل اور سنٹرل جیل ڈیرہ میں کمبل سازی کے کارخانے کا اجراء قابل ذکر ہے۔ ترقیاتی کاموں کے علاوہ جیل قوانین

میں قیدیوں کی فلاح و بہبود کیلئے تقریباً 62 ترامیم بھی کی گئی ہیں۔

مذہبی امور کے فروغ کیلئے اقدامات

صوبہ سرحد کی تمام جیلوں میں دینی تعلیم کیلئے اسلامیات کے اساتذہ کی تقرری کی گئی اور نئے قوانین کے مطابق قیدیوں کی سزا میں تخفیف کی حد بڑھا کر دوگنا کر دی گئی جس کے تحت دو سال تک قیدیوں کیلئے معافی میں چار ماہ، دو سال سے زیادہ چھ سال سے کم قیدیوں کیلئے چھ ماہ، چھ سال سے دس سال تک قیدیوں کیلئے اٹھارہ ماہ اور دس سال سے زائد قیدیوں کیلئے دو سال چھوٹ دی جا رہی ہے۔

جیل خانہ جات میں متعدد آسامیاں اپ گریڈ کی گئیں جن کے مطابق آئی جی کی آسامی کو 19 سے گریڈ 20، اے آئی جی اور چاروں سنٹرل جیلوں کے سپرنٹنڈنٹ کی آسامیوں کو 18 سے 19، پانچ ضلعی جیلوں کے سپرنٹنڈنٹ کے آسامیوں کو 17 سے 18، پانچ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیلوں کی آسامیوں کو 16 سے 17، پانچ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیلوں کی آسامیوں کو 14 سے گریڈ 16 کرنے کی منظوری دی گئی علاوہ ازیں گریڈ 17 کے ایک میڈیکل آفیسر، گریڈ پانچ کی 105 وارڈ سٹاف اور گریڈ اے کی ایک آسامی منظور کی گئی۔

وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی ہدایات کے نتیجے میں معرض وجود میں آنے والے ترقیاتی منصوبوں میں ڈی آئی خان جیل کی زمین پر پبلک پارک کا قیام، صوابی جیل کیلئے 27 لاکھ روپے کی گرانٹ کی فراہمی، ہنگو کے قریب بابر میلہ میں سب جیل کا قیام، جوڈیشل جیل ٹل، سب جیل ٹانک کی تعمیر، سب جیل لکی میں نکاسی آب کی تعمیر، قاضی فضل قادر شہید پارک کی تعمیر نمایاں ہیں۔

شہری دفاع

زمانہ امن، جنگ، تخریبی کارروائیوں، زلزلہ، بادوباراں، آندھی، طوفان، سیلاب اور آتشزدگی کے سانحات میں شہری دفاع کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں۔ قدرتی آفات کے دوران خوف و ہراس کی روک تھام، ہوائی حملے کی پیشگی اطلاع، بلیک آؤٹ، پناہ گاہوں اور خندقوں کی فراہمی، عوام اور انتظامیہ کے درمیان رابطہ، آگ پر قابو پانے کی تربیت، سرکاری ملازمین، طلباء، صنعتی کارکنوں اور فائر بریگیڈ کے عملے کو تربیت دینا، فوج سمیت دیگر اہم اداروں سے مربوط رابطہ، امن وامان کے قیام کیلئے انتظامیہ کی مدد سے عوام کو جنگی ہتھیاروں کے بارے میں آگاہی، ہر قسم کے اقدامات سے عہدہ برآہ

ہونے کیلئے تربیت اور تشہیر کے ذریعے شہری دفاع کی افادیت کو اجاگر کرنا اسکے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔

گزشتہ چار سال کے دوران شہری دفاع کے تحت 8 ہزار 481 عام افراد 14431 طلباء، 4379 سرکاری ملازمین، 6428 رضا کاروں اور 2376 پولیس جوانوں، 2284 صنعتی کارکنوں کو تربیت دی گئی، 3122 رضا کار بھرتی کرنے کے علاوہ 451 چھوٹے بڑے مظاہروں کا اہتمام کیا گیا۔ سول ڈیفنس کرائسز مینجمنٹ سنٹر پشاور میں پولیس کے 784 جوانوں کو تربیت دی گئی تین سول ڈیفنس افسران کو حادثات سے نمٹنے کیلئے پشاور میں یونیورسٹی میں جدید تربیت دی گئی۔ شہری دفاع کی 15 روزہ تربیت کے اختتام پر ایک تقریب شل ڈپو سپلائی لائن بنوں صدر اور دوسری تقریب یونین کونسل ممش خیل بنوں میں منعقد کی گئیں۔ نیز گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں بھی تقسیم اسناد کی تقریب ہوئی۔

زلزلے سے متاثرہ اضلاع میں امدادی سرگرمیاں

زلزلہ سے متاثرہ علاقوں ایبٹ آباد، مانسہرہ، بالاکوٹ اور بٹگرام میں شہری دفاع کے 325 رضا کاروں نے تقریباً چھ ماہ تک امدادی سرگرمی میں حصہ لیا جس کے دوران 552 افراد کو ملبے سے نکالا گیا، 424 افراد کو طبی امداد دی گئی، 353 لاشوں کو ملبے سے نکالنے کے علاوہ 501 زخمی افراد کو ہسپتال تک پہنچایا گیا۔ شہری دفاع کے رضا کاروں نے کوریا کی میڈیکل ٹیم کے ساتھ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں 25 دن خدمات انجام دیں شہری دفاع کے افسران نے متاثرہ علاقوں میں خیمیں، کمبل، اشیاء خوردنی اور ادویات تقسیم کرنے کی بذات خود نگرانی کی۔ بالاکوٹ میں ہیلی پیڈ تک زخمیوں کو لے جانے میں شہری دفاع کے رضا کاروں نے اہم کردار ادا کیا۔ شہری دفاع کی ایمبولینس اور دیگر مشینری بھی مصروف کار رہی۔ موجودہ حکومت کی ہدایت پر ڈائریکٹر شہری دفاع کی زیر قیادت کرائسز مینجمنٹ سنٹر قائم کیا گیا پشاور اور گردونواح میں آگ بجھانے اور دیگر امدادی سرگرمیوں میں یہ سنٹر ہمہ وقت متحرک رہتا ہے۔ شہری دفاع عشرہ محرم اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کے مواقع پر انتظامیہ کی معاونت میں بھی پیش پیش رہا۔ پولیو کے خاتمے کی مہمات اور انسداد منشیات کی تربیت کیلئے بھی شہری دفاع کے رضا کار مختلف این جی اوز کے ساتھ معاونت میں مصروف ہیں۔ سیکٹر آپریشن سنٹر، وارننگ آپریشن سنٹر اور مراکز مشترکہ اطلاعات پر مشتمل جدید ترین مواصلاتی نظام شہری دفاع کے تحت کام کر رہا ہے شہری دفاع کی کارکردگی اور استعداد میں اضافے کیلئے اپ گریڈیشن اور اَپر دیر، چارسدہ، صوابی، ہری پور، بٹ گرام، کوہستان، شانگلہ، بونیر، لکی مروت، ٹانک، ملاکنڈ اور کرک میں شہری دفاع کے دفاتر قائم کئے جائیں گے۔

پراسیکیوشن

پولیس آرڈر 2002 کے بعد محکمہ پولیس اور محکمہ قانون سے پراسیکیوشن برانچ الگ کردی گئی عام آدمی کی جلداز جلد انصاف کے حصول تک رسائی کیلئے آزاد پراسیکیوشن نے صوبائی اور ضلعی سطح پر کام شروع کرر کھا ہے۔ پراسیکیوشن سروس ایکٹ 2005 صوبائی اسمبلی نے پاس کر دیا ہے علاوہ ازیں آزاد پراسیکیوشن کیلئے باقاعدہ قواعد وضوابط بنائے گئے ہیں۔

نظامت اصلاح قیدیان

موجودہ حکومت نے مجرموں اور قیدیوں کی اصلاح اور بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے 2005 میں آزاد نظامت قائم کی تاکہ جرائم میں کمی لاکر پرامن معاشرے کی تشکیل ہوسکے۔ نیز جیلوں پر بوجھ کم ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت کو مالی بچت بھی ہو۔ حکومت نے اس نظامت میں 8 نئی آسامیاں بھی پیدا کی ہیں۔

اسٹیبلیشمنٹ

انتظامی/سروس ریفارمز اور پالیسیاں

کنٹریکٹ کی جگہ مستقل تقرری

این ڈبلیو ایف پی سرونٹس (ترمیمی) ایکٹ 2005 کے ذریعے سول سرونٹس ایکٹ 1973ء کے سیکشن-19 میں ترمیم کی گئی جس کے تحت ایک ایسا ملازم جو اس ایکٹ کے اجراء تک یکم جولائی 2001 یا اس کے بعد کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوا ہو مذکورہ ایکٹ کے اجراء کی تاریخ سے اس کی تقرری مستقل بنیاد پر تصور ہوگی اور وہ پنشن اور گریجویٹی کے حقدار ہوں گے۔ ایسے سرکاری ملازم پنشن اور گریجویٹی کی جگہ پراویڈنٹ فنڈ میں اپنی جمع شدہ رقم کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے مقررہ طریقہ کار کے تحت اس فنڈ میں جمع کی گئی رقم کے حصول کے بھی حق دار ہوں گے۔

تعیناتی / تبادلے کی پالیسی میں ترمیم

تعیناتی اور تبادلے کی پالیسی 2003ء میں ترمیم کے ذریعے یہ فیصلہ کیا گیا کہ باہمی تبادلے کے انتظامات متعلقہ ملازمین باہمی رضامندی سے کئے جائیں گے تاہم یہ انتظامی اسامیوں پر لاگو نہیں ہوگا۔ متعلقہ قوانین کے تحت ڈی سی اوز اور ڈی پی اوز جو ریٹائرمنٹ کے قریب ہوں انہیں ان کے پیدائشی اضلاع میں تعینات کیا جائے گا تاہم یہ تعیناتی انتظامی اسامی کی بجائے مساوی پے سکیل پر ہوگی۔ صوبہ سرحد حکومت کے رولز آف بزنس مجریہ 1985 کو تبادلوں اور تعیناتی کے احکامات جاری کرتے وقت مدنظر رکھا جائے گا۔

مرحوم سرکاری ملازمین کے بچوں کی تعیناتی

موجودہ حکومت نے مرحوم سرکاری ملازمین کے خاندان کو ریلیف دینے کے لئے ان کے بچوں کی تعیناتی پر عائد پابندی ختم کردی۔ اس سے فوت ہونے والے سرکاری ملازمین کے خاندانوں کی تشفی ہوگی۔

سرکاری محکموں میں شفاف انداز سے تعیناتی

انتظامی محکموں کو اس امر کا پابند بنایا گیا کہ وہ ڈیپارٹمنٹ سیلکشن کمیٹی کے ممبران میں آسامی کیلئے متعلقہ سروس رولز کی کاپی، اشتہار کی کاپی، خالی آسامیوں کی تعداد، زونل ایلوکیشن کے حساب سے آسامیوں کی تقسیم، امیدواروں کی تعلیم اور



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی پشاور میں مولانا مفتی محمود فلائی اوور کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی اقوام متحدہ کے خصوصی سفیر ڈاکٹر نفیس صادق کو فرنٹیئر ہاؤس پشاور میں شیلڈ پیش کر رہے ہیں





وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی، ضلع ناظم پشاور حاجی غلام علی، ممبر قومی اسمبلی شبیر احمد خان، صوبائی وزیر حافظ اختر علی، ایم پی اے ڈاکٹر ذاکر شاہ اور ٹاؤن ون کے ناظم حاجی شوکت علی کابل ریور کنال کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں





جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمٰن اور وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی تحفظ دینی مدارس کنونشن سے خطاب کر رہے ہیں





وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی، وزیر اطلاعات آصف اقبال داؤدزئی اور ضلع ناظم حاجی غلام علی میر خلیل الرحمٰن میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار سے خطاب کر رہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی پولیس کے افسروں اور جوانوں کو نمایاں کارکردگی کے اعتراف میں شیلڈ دے رہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی کھلابٹ میں واٹر سپلائی سسٹم کا افتتاح کر رہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی پانچویں کارڈیالوجی اپ ڈیٹ کے موقع پر سٹیج پر تشریف فرما ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی، صوبائی وزیر تعلیم مولانا فضل علی حقانی اور تنظیم للسائل والمحروم کے ڈائریکٹر عبداللہ کا سکالرشپس وصول کرنے والے نادار طلباء وطالبات کیساتھ گروپ فوٹو

تجربہ وغیرہ اوراس بارے میں خالصتاً میرٹ پرتعیناتی کی تفصیل، دیگر معلومات مثلاً ڈومیسائل، عمر وغیرہ اور معذور افراد اور خاتون امیدواروں کیلئے مختص شدہ کوٹے پر مشتمل ورکنگ پیپر بروقت تقسیم کریں گے۔

محکمانہ انکوائری رپورٹ کو بروقت مکمل کرنا

نوکری سے ہٹائے جانے کے آرڈیننس کے تحت انکوائری رپورٹ کی تیاری کیلئے 25 دن کا عرصہ مقرر کیا گیا۔ انکوائری رپورٹوں کو بروقت مکمل کرنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔ بصورت دیگر ذمہ دار افسران یعنی انکوائری آفیسر اور انکوائری کمیٹی کے خلاف تادیبی کاروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

وابستگی کی تصدیق

مروجہ قوانین کے تحت سرکاری ملازمین کی وابستگی دوسال کے عرصے تک برقرار رہے گی جو مزید ایک سال تک سفارش کرنے کی صورت میں قابل توسیع ہوگی۔ متعلقہ محکمہ کو رولز پر کاربند ہونے کیلئے تازہ ہدایات جاری کی گئیں تاکہ پیچیدگیوں سے بچا جاسکے۔ ہر سرکاری ملازم کو عمومی چینل کے ذریعے سال کے اختتام پر 30 جون پر اپنی آمدنی، اثاثوں اور اخراجات کا گوشوارہ پیش کرنے کا پابند بنایا گیا۔ ملازمت کے حصول کے لئے امیدوار کی طرف سے سادہ کاغذ پر تعلیم و تجربہ پر مشتمل درخواست انٹرویو کے وقت اصل دستاویزات اور انتخاب کے بعد اپنی ڈگریوں اور اسناد کی تصدیق شدہ کاپیوں کی فراہمی پر مشتمل طریقہ کار اختیار کیا گیا۔

اسلامی اقدار کے اقدامات

صوبائی خزانہ میں ہر سال ایک کروڑ روپے کے خسارے کے باوجود صوبہ سرحد میں شراب پر پابندی عائد کی گئی۔ تمام سرکاری محکموں میں ایک بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک نماز کے وقفہ کے دوران سرکاری آفسران اور اہلکاران کو نماز باجماعت ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ جیلوں میں قیدیوں کو مذہبی تعلیم دی گئی اور اس مقصد کیلئے جیلوں میں دینیات کے اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ جن قیدیوں نے امتحان پاس کیا انہیں قوانین کے تحت خصوصی معافی دی گئی۔ سال 2006ء کے دوران انسداد رشوت ستانی کے 174 کیسز زیر التوا تھے۔ جب کہ سال 2006 کے دوران مزید 86 کیس درج کئے گئے۔ سال 2007ء کے دوران صوبے میں انسداد رشوت ستانی کے کل نمٹائے جانے والے مقدمات کی تعداد 260 رہی۔ دسمبر 2006 سے 184 کیسز زیر التوا تھے جب کہ مذکورہ سال کے دوران کل 76 کیسوں کو نمٹایا گیا۔ اس کے علاوہ

31 دسمبر 2006ء میں 268 ضمانت کی درخواستوں کو بھی نمٹایا گیا۔ ضمانت پر رہائی کے بعد مفرور ملزموں کی ضمانتوں اور دیگر ملازمین سے 7 لاکھ 47 ہزار اور 3 سو 72 روپے وصول کئے گئے اور حکومت کے خزانے میں جمع کرائے گئے۔ پشاور ڈویژن میں زیر التواء مقدمات کی تعداد 32، ہزارہ ڈویژن میں 41، ملاکنڈ ڈویژن میں 39، مردان ڈویژن میں 44، کوہاٹ ڈویژن میں 08، ڈی آئی خان ڈویژن میں 11 اور بنوں ڈویژن میں 9 تھی۔

پبلک سروس کمیشن

پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو ایک قانونی ادارہ ہونے کی حیثیت سے گریڈ-11 اور اس سے بالا پوسٹوں پر صوبائی محکموں میں موزوں امیدواروں کی ابتدائی تعیناتی کا کام تفویض کیا گیا جس میں ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹیں شامل نہیں۔ صوبائی حکومت سرکاری محکموں میں تعیناتی کے عمل میں میرٹ کی پالیسی کو بڑی اہمیت دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کمیشن کے ممبران کو ملازمتی تحفظ دیا گیا ہے۔ ان کے لئے پرکشش تنخواہوں اور مراعات کو یقینی بنایا گیا ہے اور ادارے کے تقدس کو یقینی بنانے کے لئے ممبروں کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تاکہ وہ بغیر کسی خوف وخطر اور بیرونی دباؤ اور اثر ورسوخ کے موزوں امیدواروں کا انتخاب کرسکیں۔

بی پی ایس 11 سے 15 تک کی پوسٹوں پر امیدواروں کے انتخاب کا اختیار فیڈرل پبلک سروس کمیشن اور بعض دیگر صوبائی پبلک سروس کمیشنوں سے واپس لے لیا گیا ہے اور موجودہ صوبائی حکومت کا طرہ امتیاز ہے کہ گریڈ 11 تا 15 کی پوسٹوں پر اب بھی تعیناتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی ہوتی ہے جس سے میرٹ کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کا ادارے پر اعتماد بھی بحال ہوا ہے۔ صوبائی حکومت ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹوں کو بھی کمیشن کے دائرہ اختیار میں لانے پر غور کر رہی ہے۔ حکومت کا یہ فیصلہ تقرریوں میں خالصتاً میرٹ کی بالادستی کو برقرار رکھنے کا آئینہ دار ہے۔ 2006 میں 944 پوسٹوں پر تعیناتی کے لئے انٹرویو کئے گئے جن میں سے 711 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ پبلک سروس کمیشن کو مختلف محکموں کی جانب سے 670 نئی پوسٹوں کے لئے ریکوزیشن موصول ہوئی ہے جن کے لئے 42 ہزار 229 امیدواروں کی درخواستیں وصول ہوچکی ہیں۔

سرپلس پول

سرپلس پول کے ملازمین کی کل تعداد 9 ہزار 946 تھی جن میں سے 9 ہزار 101 سرپلس ملازمین کی کھپت ہوچکی

ہے جب کہ مختلف درجوں کے صرف 785 ملازمین کی کھپت ابھی باقی ہے۔ پالیسی کے مطابق سرپلس ملازمین کی کھپت اپنے ڈومیسائل والے اضلاع میں مساوی یا نچلے گریڈ میں تنخواہ کے تحفظ کے ساتھ نیم خودمختار/ خودمختار اداروں جہاں پر ملازمت قابل پنشن ہو، میں کی جاتی ہے۔ ہائر ایجوکیشن ریگولیٹری اتھارٹی، فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن، کوہاٹ یونیورسٹی، ہزارہ یونیورسٹی، صوبائی ہاوسنگ اتھارٹی، سرحدٹورازم کارپوریشن جیسے خودمختار اداروں کے لئے قواعد تشکیل دیئے گئے۔ تمام امور NCGR کے ساتھ مربوط ہیں۔

بیرونی ممالک کو ڈیپوٹیشن پالیسی کے تحت تین برس تک ملازمت کے حامل باقاعدہ سرکاری ملازمین اہل ہیں۔ ڈیپوٹیشن صرف غیرملکی حکومتوں، اقوام متحدہ کے اداروں، پاکستان میں ترقیاتی کاموں میں مصروف غیرملکی امدادی اداروں مثلاً عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک، آئی ڈی جی، یوایس ایڈ، ڈی ایف آئی ڈی بی، جی ٹی زیڈ، جے آئی سی اے، اے کے فاونڈیشن کی آسامیوں پر ہی کی جاسکتی ہے۔ دوسرے ممالک میں آسامیوں کی تشہیر بیوروآف امیگریشن اورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن یافوجی فاؤنڈیشن کے ذریعے اخبارات اور پرنٹ میڈیا میں کرائی جاتی ہے۔

تقرریوں/ تبادلوں کی پالیسی کی منظوری صوبائی کابینہ نے 2003ء میں دی۔ محکمہ صحت کے لئے ماہ مارچ اور دیگر محکموں کے لئے ماہ جولائی، تقرریوں/ تبادلوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ بی پی ایس 19 اور بالا میں افسران کی تقرریوں اور تبادلوں پر کوئی پابندی نہیں۔ دیگر مہینوں میں تقرریوں اور تبادلوں پر پابندی ہے تاہم دیگر محکموں میں تقرریاں/ تبادلے اگر ناگزیر ہوں تو وزیراعلیٰ سرحد کی منظوری سے کئے جاتے ہیں۔ انچارج وزیر کو ترقی، ریٹائرمنٹ اور آسامیوں کی تخلیق، طویل رخصت سے واپسی، انضباطی کاروائی سے استثنیٰ، سرپلس عملے کو کھپانے کے کیسوں میں نرمی کا اختیار حاصل ہے۔ بندوبستی اضلاع کے لئے ایک سال، فاٹا کے لئے 2 سال، کوہستان ضلع کے لئے ڈیڑھ سال کی مدت تقرری مقرر کی گئی ہے۔ تنخواہ سکیل -17 کے لئے تبادلہ/ تقرری کیلئے چیف سیکرٹری، تنخواہ سکیل 18 یا اس سے اوپر کے لئے گورنر سرحد کی منظوری لازمی ہے۔ ڈی سی اوز ڈی پی اوز اپنے ڈومیسائل والے ضلع میں تعینات کیا جائے گا۔ عوامی مفاد میں خاوند/ بیوی کو ایک ہی سٹیشن پر تعینات کیا جائے گا۔ غیرشادہ شدہ خواتین ملازمین کو اپنے والدین کی رہائش گاہ کے قریب تعینات کیا جائے گا۔ ریٹائرمنٹ کے قریب پہنچنے والے سرکاری افسران کو اپنے ڈومیسائل والے ضلع میں تعینات کیا جائے گا۔ انتظامی آسامیوں کے علاوہ دیگر آسامیوں پر باہمی تبادلے ملازمین کی رضامندی سے ہوں گے۔ بی ایس -18 اور بالا کے تمام

صوبائی افسران کی ترقی کے کیسز، بی ایس-19 اور بالا کے فنی اور پیشہ ورانہ درجات سمیت تمام صوبائی افسران کی اگلے اعلیٰ سکیل کیلئے مووااور کیسز صوبائی سلیکشن بورڈ کے تحت کئے جاتے ہیں۔ چار سال کے دوران ان کی تعداد2 ہزار 387 ہے۔

سال رواں میں محکمانہ پروموشن کمیٹی کی جانب سے کئے گئے کیسوں کی کل تعداد 367 ہے جن میں بی پی ایس-16 کی 84، بی ایس-15 کی 136، اسسٹنٹس بی ایس-11 کی 36، سینئر کلرک بی-07 کی 84 اور جونئیر کلرک بی-05 کی 27 پوسٹیں شامل تھیں۔ بیرونی ملک ڈیپوٹیشن کے کیسز کی کل تعداد اٹھارہ جن میں فنی تعلیم کی ایک، اعلیٰ تعلیم کی-9، سکولز اور خواندگی کی 8 پوسٹیں شامل تھیں۔

2006 کے دوران وزیراعلیٰ کی تقریباً نو ہزار ہدایات جاری کی گئیں۔ ان ہدایات میں سے بیشتر کا تعلق سماجی شعبوں، تعلیم، صحت، امداد باہمی، آبنوشی، سوئی گیس، بجلی اور سڑکوں سے ہے۔ متعدد مدارس کو مالی معاونت اور گرانٹ این ایڈ، بم دھماکوں اور قدرتی آفات کے نتیجے میں جاں بحق یا زخمی ہونے والے افراد کے لواحقین کے لئے مالی امداد سے متعلق کئی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ وزیراعلیٰ کی ہدایت کے تحت صوبہ سرحد کی ترقی کے خصوصی پیکیج کا آغاز سالانہ ترقیاتی پروگرام کی سکیموں کے تحت ہو چکا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ارکان صوبائی اسمبلی کی منتخب کردہ مختلف سکیموں کے لئے فنڈز کا اجراء ہو چکا ہے۔ اسی طرح 2006 کے دوران مالی مشکلات کے باوجود عوام کی سماجی زندگی کی بہتری کے لئے حکومتی کاوشیں جاری ہیں۔ سال 2006 میں وزیراعلیٰ کی ہدایات پر عمل درآمد کو تیز کرنے کے لئے متعلقہ محکموں کو ہدایات دی گئیں۔

انتظامیہ

صوبائی بنولنٹ فنڈ بورڈ

صوبائی بنولنٹ فنڈ بورڈ نے موجودہ حکومت کے دور میں سرکاری ملازمین اوران کے لواحقین کی مالی معاونت اور بہبود کی مد میں کئی ایک فیصلے کئے گئے۔

ماہانہ مالی امداد

سرکاری ملازمین کی دوران سروس وفات یابعداز ریٹائرڈمنٹ 15 سال کی مدت میں وفات پانے کی صورت میں ان کی بیواؤں اورلواحقین کواور دوران سروس میڈیکل بورڈ پرریٹائرڈ ہونے کی صورت میں سرکاری ملازمین کو پے سکیل 16 اوراوپرکو 1000 روپے ماہانہ پندرہ سال کیلئے اور پے سکیل 1 سے 15 تک 500 روپے ماہانہ پندرہ سال کیلئے دیئے جاتے ہیں۔صوبائی بنولنٹ فنڈ اور سیکرٹریٹ فنڈز سے مجموعی طور پر گزشتہ چار سال کے دوران 48 ہزار 978 ملازمین کو 27 کروڑ 82 لاکھ 4 ہزار 274 روپے تقسیم کئے گئے ہیں۔

مالی امداد برائے تجہیز وتکفین

سرکاری ملازم کی وفات بذات خود یا اسکے لواحقین میں سے کسی کے فوت ہونے کی صورت میں مبلغ -/3000 روپے مالی امداد برائے تجہیز وتکفین دی جارہی ہے۔ یہ امداد صرف سکیل 1 سے لیکر سکیل 15 تک ملازمین کیلئے مختص ہے۔ موجودہ حکومت کے دور میں اس مد کے تحت 11559 ملازمین کو 25 کروڑ 21 لاکھ روپے دیئے جاچکے ہیں۔

سالانہ تعلیمی وظائف

سرکاری ملازمین کے 50 فیصد نمبر کے حامل بچوں میں علم کے حصول کا شوق بڑھانے کیلئے سالانہ تعلیمی وظائف تقسیم کئے جاتے ہیں۔جن کے تحت جماعت اول سے جماعت دہم تک کے بچوں کو 500 روپے وظیفہ دیا جارہا ہے جوزیادہ سے زیادہ تین بچوں تک محدود ہے۔کالجز جاتے والے بچوں کیلئے 1200 روپے سالانہ، پوسٹ گریجویٹ یا پیشہ ورانہ تعلیم پانے والے بچوں کیلئے 1500 روپے سالانہ دیئے جارہے ہیں۔اس مد میں مجموعی طور پر 21 کروڑ 39 لاکھ 11 ہزار 400 روپے خرچ کئے گئے۔

میرٹ اسکالرشپ

صوبائی بنولنٹ فنڈ بورڈ نے 2003 سے میرٹ اسکالرشپ کا اجراء کیا ہے جس کا مقصد ذہین اور محنتی طالب علموں کی حوصلہ افزائی اور ان بچوں کو آگے بڑھنے کیلئے مالی امداد کی فراہمی ہے۔ سرکاری ملازمین کے بچوں میں سے وہ بچے جو بورڈ یا یونیورسٹی کے فائنل امتحانات میں Top-10 پوزیشن ہولڈرز ہوں، میٹرک -/4000 روپے ایف اے / ایف ایس سی -/8000 روپے، بی اے / بی اے سی -/10,000 روپے، ایم اے / ایم ایس سی -/12,000 روپے کے حساب سے دیئے جاتے ہیں اور اب تک 62 طلبا کو چار لاکھ 94 ہزار روپے تقسیم کئے گئے ہیں۔

ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور انکی بیواؤں کو پلاٹوں کی الاٹمنٹ

صوبائی بنولنٹ فنڈ بورڈ نے سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد سر چھپانے کیلئے ان کے آبائی علاقوں میں ڈومیسائل کی بنیاد پر پلاٹ کی الاٹمنٹ کی سکیم شروع کر رکھی ہے۔ اس سکیم کے تحت وہ سرکاری ملازمین جو سروس کے دوران وفات ہو چکے ہوں، کی بیواؤں کو مفت پلاٹس دیئے جاتے ہیں جبکہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو 60 انتہائی آسان ماہانہ اقساط پر پلاٹ دیے جاتے ہیں۔ ملک بھر میں صوبائی بنولنٹ فنڈ بورڈ صوبہ سرحد وہ واحد بہبودی ادارہ ہے جس نے محدود مالی وسائل کے باوجود حاضر سروس اور ریٹائرڈ ملازمین اور ان کے لواحقین کو دوسرے متعدد مالی فوائد کے علاوہ سکیل 17 اور اوپر کے لئے ایک کنال، سکیل 11 تا 16 دس مرلے، سکیل 1 تا 10 پانچ مرلے کے رہائشی پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا خاطر خواہ انتظام کر رکھا ہے۔ گزشتہ چار سال کے دوران مجموعی طور پر ایک کروڑ 69 لاکھ 5 ہزار روپے مالیت کے 135 پلاٹ دیئے گئے ہیں۔

بنولنٹ فنڈ حج سکیم

بنولنٹ فنڈ بورڈ نے 9 جولائی 2004 سے سرکاری ملازمین کیلئے حج سکیم کی منظوری دی جس کے تحت بنولنٹ فنڈ بورڈ ہر سال دس سرکاری ملازمین کو حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے مالی معاونت فراہم کرتا ہے۔ اس سکیم کے تحت اب تک 23 لاکھ 15 ہزار ایک سو روپے کے خرچ سے 20 ملازمین کو حج پر بھجوایا گیا ہے۔

بلاسود قرضہ سکیم

صوبائی حکومت نے سرکاری ملازمین (BS-1 to BS-5) کو سائیکل، موٹر سائیکل اور ہاؤس بلڈنگ کی مد میں

اب تک 385افراد کو 2 کروڑ 99لاکھ 84ہزار دوسو روپے مالیت کے قرضے دیئے۔ سال رواں سے بلاسود قرضہ سکیم کی سرکاری ملازمین (BS-1 to BS-15) تک توسیع کی گئی ہے۔ میرج گرانٹ اور مہلک بیماریوں کے علاج کے لئے امداد کے پروگرام بھی شروع کرر کھے ہیں جس میں اول الذکر کے لئے 10,000 روپے اور آخرالذکر کے لئے ایک ہزار روپے ماہانہ امداد دی جاتی ہے اب تک اس مد میں مجموعی طور پر 448افراد مستفید ہو چکے ہیں اور انہیں 44لاکھ روپے کی امداد دی گئی ہے۔

ویلفیئر سکیم

مندرجہ بالا بنولنٹ فنڈ سکیموں کے علاوہ صوبائی بنولنٹ فنڈ بورڈ نے ملازمین کی بہبود کیلئے ویلفیئر فنڈ سے مندرجہ ذیل سکیموں کا اجراء کیا ہے۔

1۔ میرج گرانٹ

اس سکیم کے تحت سرکاری ملازمین یا ان کے بچے یا بچی کی شادی کی صورت میں مبلغ 10,000 روپے کی مالی امداد دی جاتی ہے تا کہ وہ اپنی یا اپنے بچے یا بچی کی شادی احسن طریقے سے کر سکیں۔ اس سکیم کے تحت اب تک 2277افراد مستفید ہو چکے ہیں۔

2۔ مہلک بیماریوں کے علاج کیلئے امداد۔

اس سکیم کے تحت سرکاری ملازمین (سکیل 1 تا15) یا ان کے لواحقین جو کینسر، ہیپاٹائٹس، ایڈز اور اپلپسی وغیرہ جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہوں کو ایک ہزار روپے ماہانہ مالی امداد دی جاتی ہے۔ یہ رقم کینسر، ہیپاٹائٹس، ایڈز اور اپلپسی وغیرہ کے آؤٹ ڈور علاج کیلئے دی جارہی ہے۔ 2005-2006 کے دوران 176 افراد کو 21لاکھ 12 ہزار روپے دیئے جا چکے ہیں۔

بنولنٹ فنڈ بورڈ پراجیکٹس

بنولنٹ فنڈ بورڈ نے اپنی مالی وسائل کو تقویت دینے کیلئے مختلف سکیموں کا اجراء بھی کرر کھا ہے۔ ان سکیموں کے اجراء میں یہ بات مد نظر رکھی گئی ہے کہ جہاں بورڈ کی مالی پوزیشن مستحکم ہو رہی ہے وہاں ملازمین اور

حکومت صوبہ سرحد کو بھی بہت سے فوائد حاصل ہوں۔ پچھلے چار سالوں میں شروع کی جانے والی سکیموں کی تفصیل یہ ہے؛

1۔ بنولنٹ پبلک سکول اینڈ کالج برائے خواتین 1۔طارق روڈ پشاور کینٹ

سرکاری ملازمین کی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع دینے کی خاطر کینٹ ریلوے اسٹیشن کے مدمقابل 10 کنال پر محیط سائٹ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ درسگاہ بچیوں کو ایک بہترین تعلیمی ماحول مہیا کرے گی اور سرکاری ملازمین جو کہ مہنگے پرائیویٹ اداروں کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ اس درسگاہ سے مستفید ہوں گے۔ بنولنٹ پبلک سکول اینڈ کالج برائے خواتین 1 طارق روڈ پشاور کینٹ محل وقوع کے لحاظ سے شہر اور صدر کے سنگم پر واقع ہے اور اس ادارے کے قیام سے سرکاری ملازمین کی مشکلات کافی حد تک کم ہو جائیں گی اور ان کی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں درپیش مسائل کا خاتمہ ہو گا۔

2۔ بنولنٹ سی این جی فلنگ اسٹیشن

حکومت صوبہ سرحد کی ہدایات کے مطابق بنولنٹ فنڈ بورڈ ایک سی این جی اسٹیشن کا قیام عمل میں لا رہی ہے جہاں سے سرکاری اور پرائیویٹ گاڑیوں کو سی این جی کٹس اور سی این جی کی فراہمی بہتر اور آسان شرائط پر کی جائے گی۔ اس فلنگ اسٹیشن کیلئے جگہ موجودہ بنولنٹ اسٹیشن کے ساتھ حاصل کی گئی ہے جس پر تعمیراتی کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور عنقریب اس سی این جی اسٹیشن سے خدمات کی ترسیل شروع ہو جائے گی۔ اس پراجیکٹ سے جہاں ایک طرف حکومت کی پالیسی کے مطابق آلودگی کم کرنے میں مدد ملے گی وہاں پیٹرول کی مد میں حکومت کے خرچے میں بھی کمی ہو گی۔ اس سکیم سے حاصل شدہ آمدن ملازمین کی بہبود پر خرچ ہو گی۔

3۔ ڈبگری گارڈن میں رہائشی فلیٹس اور کمرشل بلڈنگ کی تعمیر

جناب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اکرم خان درانی نے ڈبگری گارڈن میں واقع 10 کنال کا خالی پلاٹ بنولنٹ فنڈ بورڈ کو تفویض کیا ہے۔ اس رقبہ پر کثیر المنزل عمارت کی تعمیر اور اس سلسلے میں ضروری انتظامات ایک اعلیٰ سطح کمیٹی کے حوالے کی گئی ہے۔ اس سکیم سے حاصل شدہ آمدنی 40% حکومت اور 60% بنولنٹ فنڈ بورڈ کو ملے گی۔

4۔ 30 تا 40 کمروں پر مشتمل میڈیکل بلاک کی تعمیر

سرکاری ملازمین کی سہولت کی خاطر پشاور کے کسی ایک بڑے سرکاری ہسپتال میں ایک میڈیکل بلاک جو کہ 30-40 کمروں پر مشتمل ہو، تعمیر کیا جائے گا۔ جس میں بیمار سرکاری ملازمین یا ان کے لواحقین داخل ہوسکیں گے اور یہ بلاک ایل آر ایچ میں موجود ایف سی بلاک کی طرز پر تعمیر کیا جائیگا۔ اس سے ملازمین کو اپنے اہل وعیال کے علاج کیلئے ایک اچھی سہولت میسر آئے گی اور وہ اپنی مریضوں کی تیمارداری بہتر طور پر کرسکیں گے۔ اس سلسلے میں محکمہ صحت کو پلاٹ تفویض کرنے کیلئے درخواست کی گئی ہے۔

صوبائی بلڈنگ مینٹی نینس سیل۔

سرکاری رہائش وغیر رہائشی عمارات کی دیکھ بھال، خصوصی مرمت اور تزئین وآرائش کو بہتر طور پر چلانے کیلئے ایک علیحدہ سیل پی بی ایم سی (پراونشل بلڈنگ مینٹی نینس سیل) قائم کیا گیا ہے جس کے تحت پہلے ہی سال پرانی عمارات کی مسماری اور نیلامی، مرمتی کاموں کے علاوہ پی بی ایم سی کو پرانی خستہ حال عمارات کو گرانے اور ان کی نیلامی، سال 2002-2003 کے دوران سول حکومت کی بحالی پر مختلف دفاتر کے تزئین وآرائش بشمول وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ، وزیراعلیٰ ہاؤس، صوبائی اسمبلی کی عمارت، ایم پی اے ہاسٹل، وزراء کے دفاتر اور رہائش گاہیں جو پشاور اور صوبے کے دوسرے شہروں مثلاً ایبٹ آباد، نتھیا گلی وغیرہ میں واقع ہیں کا کام بھی سونپا گیا جو کامیابی سے مکمل ہو چکا ہے۔ ایم پی اے ہاسٹل جو تقریباً 2 سال سے زیادہ عرصے تک نیب کے زیر استعمال رہنے کے بعد خالی کرایا گیا تھا کو مکمل طور پر دوبارہ ہاسٹل میں تبدیل کیا گیا جس میں بلاک اے اور بلاک بی کو مکمل طور پر دوبارہ مزئین کیا گیا۔ البتہ بلاک سی اور بلاک ڈی کو جزوی طور پر مرمت کیا گیا۔ فرنیچر، کارپٹ، ٹی وی، فریج وغیرہ کی سہولیات مہیا کی گئیں۔ صوبائی اسمبلی کی عمارت جو پہلے صرف 90 نشستوں پر مشتمل تھی اور اس میں توسیع کا کام بھی شروع ہو چکا تھا، کو موجودہ ایم پی ایز صاحبان کے لئے 120 نشستوں تک بڑھا دیا گیا اور مکمل طور پر تمام سہولیات مہیا کی گئی۔ صوبائی وزراء صاحبان کے دفاتر اور رہائش گاہیں بھی مکمل طور پر از سرنو تعمیر کی گئیں ۔ وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی رہائش گاہ اور سیکرٹریٹ کو 3 سال سے بند رہنے کے بعد دوبارہ تزئین وآرائش کرکے بحال کیا گیا۔ اسی طرح نتھیا گلی اور ایبٹ آباد میں واقع تمام سرکاری عمارات بحال کی گئیں گورنر ہاؤس کے سامنے چوک کی کشادگی اور دو رویہ سڑک، گورنر ہاؤس نتھیا گلی میں بھی مختلف نوعیت کے کام، فرنٹیئر ہاؤس اسلام آباد میں گورنر بلاک، وزیراعلیٰ بلاک اور

دیگر کمروں کی خصوصی مرمت اور تزئین و آرائش مکمل کی گئی۔حکومت نے بنوں، ایبٹ آباد اور سوات کے سابقہ کمشنر ہاؤسز کو فرنٹیئر ریسٹ ہاؤس میں تبدیل کرنے کے احکامات جاری کئے۔کمشنر ہاؤس ایبٹ آباد کی پرانی عمارت کو گورنر اور وزیر اعلیٰ کے لئے تیار کیا گیا۔ تاہم 8 اکتوبر 2005 کے زلزلے سے تمام عمارات اور خصوصاً گورنر بلاک کو کافی نقصان پہنچا۔گورنر بلاک اور وزیر اعلیٰ کے لئے نئی رہائش گاہوں کی تعمیر پر پیش رفت جاری ہے۔کمشنر ہاؤس بنوں کا نیا حصہ جو کہ نسبتاً اچھی حالت میں تھا کو مزید سامان مہیا کر کے صوبے کی اہم شخصیات اور مہمانوں کے لئے تیار کیا گیا جب کہ پرانے حصے نکسن ہاؤس کی تزئین و آرائش بھی کی جائے گی۔

سال 04-2003 کے دوران زیادہ تر توجہ کم تنخواہ دار طبقے کی رہائشی عمارتوں پر دی گئی جن میں کوہاٹ روڈ پر واقع سول کوارٹرز، سول کالونی نمبر 1 اور 2، گلشن رحمان کالونی اور دوسری رہائشی کالونیاں شامل ہیں۔سول کوارٹرز میں ایک عدد نیا ٹیوب ویل اور ریلوے کوارٹرز کی طرف سے نئی دیوار بھی تعمیر کی گئی جو غیر ضروری لوگوں کی آمد و رفت روکنے کے لئے سول کوارٹرز کے مکینوں کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا۔ ورسک روڈ پر واقع کالونی میں مرمت کے کام کے علاوہ ایک نیا ٹیوب ویل نصب کیا گیا جو مکینوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرتا ہے۔پشاور ہائی کورٹ کی عمارات کے علاوہ ڈویژنل سرکٹ بینچ ایبٹ آباد اور جوڈیشل لاجز ایبٹ آباد اور نتھیا گلی اور ججز کی سرکاری و غیر سرکاری رہائش گاہوں میں بھی مرمت و خصوصی تزئین و آرائش کا کام مکمل کیا گیا۔سال 04-2003 کے دوران وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی خصوصی ہدایت پر ضروریات کو مدنظر رکھ کر ایم پی اے ہاسٹل کو سامان مہیا کیا گیا جس میں اور کاموں کے علاوہ ایک نیا ڈیجیٹل ٹیلی فون ایکسچینج بھی شامل ہے۔شاہی مہمان خانہ میں نیا فرنیچر، کارپٹ کی جگہ فرش، سنگ مرمر کی ٹائلز، الیکٹرانک سامان، باتھ روم کی از سر نو مرمت اور تزئین و آرائش، پرانے ایئر کنڈیشنرز کی جگہ سپلٹ یونٹ کی تنصیب، سڑک کی بہتری، استقبالیہ کی تعمیر، مسجد کی بحالی اور دیگر کام مکمل کئے گئے۔سول سیکرٹریٹ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی عمارت میں پہلے سے منظور شدہ ماسٹر پلان کے مطابق انفرادی طور پر محکمہ خزانہ کے لئے کانفرنس روم مہیا کیا گیا جس کی مکمل طور پر تزئین و آرائش کر دی گئی اس میں فرنیچر ساؤنڈ سسٹم وغیرہ مہیا کیا گیا ہے۔چیف سیکرٹری صوبہ سرحد کے دفتر سے ملحقہ کانفرنس روم کی مکمل طور پر تزئین و آرائش کی گئی ہے اور اس میں فرنیچر ساؤنڈ سسٹم وغیرہ مہیا کیا گیا ہے۔

میڈیا سنٹر

سال 2003-04 کے دوران Attached Department complex میں واقع محکمہ اطلاعات کے ڈائریکٹوریٹ کے اندر وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی خصوصی ہدایت پر ایک میڈیا سنٹر قائم کیا گیا جس میں مختلف نوعیت کے کانفرنس، سیمینار کے انعقاد کے علاوہ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو حکومتی کارکردگی سے باخبر رکھنے کے لئے مختلف اوقات میں اجلاس بلائے جاتے ہیں۔ اس سنٹر کے ساتھ ساتھ باہر والی سڑک کو بھی خصوصی مرمت کر کے بحال کیا گیا ہے۔ سال 2004-05 کے دوران میڈیا سنٹر کے ساتھ ساتھ وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی خصوصی ہدایت پر نیوز روم اور فلم پروڈکشن ہاؤس قائم کیا گیا۔ سول سیکرٹریٹ کے اندر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کی پرانی گولڈن جوبلی بلڈنگ کو پہلے سے منظور شدہ پلان کے مطابق سیکرٹریٹ کے نئے تعمیر شدہ حصے سے مشابہت دے کر مزید بہتر بنا دیا گیا۔ سیکرٹریٹ کو مزید خوبصورت بنانے کیلئے سیکرٹریٹ کے اندر سبزہ زار، سیکرٹریٹ کی مسجد اور بورڈ آف ریونیو کی مسجد کو مزید بہتر بنا دیا گیا ہے۔ تمام گورنمنٹ ہاوسز نتھیا گلی اور تمام سرکاری ہاؤسز کے لئے تقریباً 35 لاکھ روپے کی لاگت سے ضروری، خصوصی مرمت اور تزئین وآرائش کا کام مکمل کیا گیا۔ فرنٹیئر ہاؤس اسلام آباد میں دو نئے بلاک S-I کی تزئین وآرائش اور اس کو ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ کیا گیا جب کہ S-II بلاک کی تزئین وآرائش جاری ہے۔ وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی رہائش گاہ اور سیکرٹریٹ میں معمول کی نوعیت کے علاوہ ایک عدد نیا ٹیوب ویل تعمیر کیا گیا جو وزیراعلیٰ ہاؤس اور سیکرٹریٹ کے علاوہ فورٹ روڈ اور صاحبزادہ عبدالقیوم روڈ پر واقع وزراء صاحبان کے بنگلوں اور دیگر اہم شخصیات کے بنگلوں کو بھی پانی فراہم کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ ہاؤس سے ملحقہ انیکسی جو مہمانوں کے لئے تعمیر کرائی گئی ہے، فروری کی شدید بارشوں کی وجہ سے کافی متاثر ہوئی تھی۔ انیکسی کو مکمل طور پر دوبارہ بحال کرایا گیا۔ سپیکر ہاؤس میں کارپٹ کی جگہ ماربل کا فرش ڈالا گیا۔

سال 2005-06 کے دوران پی بی ایم سی کو خاصا فنڈ مہیا کیا گیا جو زیادہ تر رہائشی کالونیوں کے لئے تھا اور اس رہائشی کالونیوں میں کافی حد تک کام کئے گئے۔ خصوصاً گنر لین میں سڑکوں، سیوریج لائن، ڈرینج لائن کی بحالی اور مرمت کا کام، اندرونی بجلی کا کام ازسرنو کیا گیا۔ سول کوارٹرز میں کوہاٹ روڈ کے ساتھ تقریباً 160 فٹ دیوار کی تعمیر، سیوریج لائن کی بحالی اور پانی کے لئے پائپ بچھانا، خیبر کالونی میں نیا ٹیوب ویل اور واٹر سسٹم کی بحالی اور تجدید، معمول کی نوعیت کے کاموں کے علاوہ چھتوں کی مرمت کو بھی مکمل کیا گیا۔ سیکرٹریٹ میں پی اینڈ ڈی بلاک کے ساتھ سڑک کی بحالی، فٹ پاتھ کی تعمیر،

H.T لائن کی تبدیلی، 200 کے وی اے جنریٹر کی سپلائی اور دیگر کام جو مختلف بلاکس میں مکمل کئے گئے ہیں۔ چیف منسٹر ہاؤس اور سیکرٹریٹ میں اضافی کمروں کی تعمیر اور گاڑیوں کیلئے کارشیڈ کی تعمیر بھی مکمل کر لی گئی۔ پشاور ہائی کورٹ بلڈنگ میں فرش پر ٹائلز کی تنصیب، جوڈیشل لاج ایبٹ آباد میں 4 عدد سپلٹ اے سی اور 30 کے وی اے جنریٹر کی تنصیب، جوڈیشل لاج ڈیرہ اسماعیل خان میں خصوصی مرمت، تزئین و آرائش، 6 عدد سپلٹ ای سی اور 30 کے وی اے جنریٹر کا کام مکمل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ججز صاحبان کے بنگلوں کا کام اور آرائش و تزئین کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔

ایم پی اے ہاسٹل

ایم پی اے ہاسٹل کے باہر کی طرف سے مکمل رنگ و روغن، کار پارکنگ کی جگہ پر ٹائلز کی تنصیب، داخلی سڑک کی کارپٹنگ، بیرونی چار دیواری کی اونچائی اور بہتری، مسجد کی بہتری، ڈرائیورز کے لئے کمروں کی تعمیر، باورچی خانوں کی از سر نو مرمت اور بہتری، مختلف قسم کے سامان کی فراہمی اور دیگر کام شامل ہیں۔ صوبائی اسمبلی میں معمولی نوعیت کے کام سرانجام دیئے گئے۔ وزراء اور دیگر اہم شخصیات کے بنگلوں اور دفاتر کی مرمت، خصوصی مرمت اور دیگر کام، فرنٹیئر ہاؤس اسلام آباد میں پرانے بلاک میں 20 عدد کمروں کی از سر نو تجدید اور اس میں سہولیات کی فراہمی بشمول فرش پر ماربل کی ٹائلز کی تنصیب اور باتھ روم کی تزئین و آرائش کا کام بھی مکمل کیا گیا۔ فرنٹیئر ہاؤس ایبٹ آباد میں دیگر کاموں کے علاوہ کمرہ نمبر 8 اور 9 میں باتھ رومز کی تعمیر اور دیگر سہولیات کی فراہمی جس میں 8 عدد ٹی وی سیٹس بھی شامل ہیں، فرنٹیئر ہاؤس ایبٹ آباد میں پانی کی سپلائی کو مسلسل رکھنے کے لئے ایک عدد ٹرانسفارمر بھی فراہم کیا گیا۔ فرنٹیئر ریسٹ ہاؤس ایبٹ آباد، وزیر اعلیٰ کی انیکسی میں کانفرنس روم کا قیام، ٹیلی فون ایکسچینج کی فراہمی، فیکس اور ایک عدد ٹی وی اور دوسرا سامان فراہم کیا گیا ہے۔ نتھیا گلی میں واقع سرکاری عمارات کی بحالی اور مرمت جس میں ضروری سامان بھی شامل ہے کو بھی مکمل کیا گیا۔ کبل، بنوں، سیدو شریف اور کالام میں فرنٹیئر ہاؤس مکمل طور پر بحال کئے گئے اور ان میں تمام ضروری سامان بمعہ فرنیچر، کراکری وغیرہ مہیا کئے گئے۔ پی پی ایم سی کے دیگر کاموں میں ایم پی اے ہاسٹل کے سامنے سی این جی پمپ کی تعمیر جو بنولنٹ فنڈ کے توسط سے جاری ہے، بنولنٹ پبلک سکول کوہاٹ روڈ میں ہال اور اضافی کمروں کی تعمیر، بنولنٹ فنڈ بلڈنگ میں مرمت اور دیگر کام بشمول مسجد، ناساپہ پایاں میں PHA سے رہائشی سکیم کی خریداری، زلزلہ زدگان کے لئے اسلامک یونیورسٹی جلوزئی کی عمارت کی بحالی اور دیگر صوبائی محکمہ جات کے مختلف نوعیت کے کام شامل ہیں۔

نئی کالونیوں کی تعمیر

موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی صوبائی ملازمین کی رہائشی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی رہائشی کالونیوں کی تعمیر کا فیصلہ کیا جس کے تحت سول کوارٹرز کی جگہ نئی کالونی اور حیات آباد میں جہاں کہیں خالی پلاٹ ہیں ان پر سرکاری ملازمین کے لئے اضافی رہائش گاہیں جن کی سخت ضرورت ہے تعمیر کی جائیں گی۔ اس کام پر کافی پیش رفت ہو چکی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سکیم کو سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 07-2006 میں شامل کیا گیا ہے اس کے تحت 3 مرلہ کے 349، 5 مرلہ کے 235، 7 مرلہ کے 54 اور 10 مرلہ کے 165 مکان تعمیر ہوں گے۔ جہاں تک ملکیت کی بنیاد پر افسروں اور اہلکاروں کو گھر مہیا کرنے کا تعلق ہے تو ہر ضلع میں 100 ایکٹر اراضی پر خود ملکیتی بنیاد پر مکانات بنائے جائیں گے۔ لہٰذا اس سکیم پر عملدرآمد کیلئے محکمہ ورکس اور سروسز کو ہدایات دے دی گئی ہیں۔

پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی جو وفاقی وزارت برائے ہاؤسنگ اور ورکس کے تحت کام کر رہی ہے کا پشاور میں چارسدہ روڈ پر خزانہ شوگر ملز کے قریب ناساپہ پایان میں ایک رہائشی منصوبہ ہے جو 216 رہائشی اپارٹمنٹس پر مشتمل ہے۔ صوبائی حکومت نے اس کالونی کو خریدنے کے لئے کابینہ کی کمیٹی تشکیل دی جس کی سفارشات کی روشنی میں منظوری کے بعد PHA کو کل 12 کروڑ 37 لاکھ 54 ہزار روپے کے مقابلے میں اقساط کی شکل میں 10 کروڑ 53 لاکھ 77 ہزار روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔

قانون، پارلیمانی اموروانسانی حقوق

ایم ایم اے حکومت نے عوام کے ساتھ کئے گئے انتخابی وعدے کی تکمیل کیلئے قانون سازی میں نمایاں پیش رفت کی۔ نفاذ اسلام اور اسلامی اقدار کے فروغ کیلئے مؤثر اور عملی اقدامات کئے گئے۔ اسلامی قوانین کی تدوین اور ان کے نفاذ کے لیے کئے گئے اقدامات میں شرعی بل کی تدوین اور مقنّنہ سے اس کی منظوری، حسبہ بل کی تدوین وتشکیل اور صوبائی اسمبلی سے منظوری، سپریم کورٹ میں حسبہ بل سے متعلق صدارتی ریفرنس کی پیروی، وفاقی حکومت کو حسبہ بل کی بابت تفصیلی معلومات مہیا کرنا اور اعتراضات کے جوابات دینا، حسبہ بل کی بابت رائے عامہ کی ہمواری کیلئے تگ ودو، بینک آف خیبر میں بلاسود بینکاری کیلئے مسودہ قانون کی تیاری، پاٹا عدالتی اصلاحی کمیشن کی تشکیل اور کارگزاری میں فعال کردار، نظام صلوٰۃ کے نفاذ کیلئے انتظامی احکامات کا اجراء اور ان کے نفاذ کی نگرانی شامل ہیں۔

مسودہ ہائے قوانین کے بارے میں ورکشاپس/سیمینار

ادارہ حسبہ کے قیام کے سلسلے میں عوام الناس کی آگاہی کیلئے پشاور، کراچی، لاھور اور کوئٹہ میں سیمیناروں کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں بین الاقوامی شہرت یافتہ علماء اور مندوبین نے شرکت کی۔ قسامت، امتناع طلاق مغلظہ، خواتین پر تشدد کی روک تھام، وراثت اور ملکیت جائیداد میں تحفظ حقوق نسواں، امتناع نکاح نابالغاں، امتناع نکاح سورہ سمیت اہم قانونی و معاشرتی امور پر رائے عامہ کو ہموار کرنے کیلئے چار روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ''انسانی حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں'' کے موضوع پر قومی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ موجودہ حکومت کے دور میں تقریباً 1100 معاملات میں سرکاری محکمہ جات کو قانونی مشاورت فراہم کی گئی ہے۔ صوبائی قوانین کی تدوین، طباعت واشاعت آخری بار 1989 میں ہوئی تھی۔ جس کے بعد اس اہم شعبہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ ایم ایم اے حکومت نے اب صوبائی قوانین کی تدوین طباعت و اشاعت کے متعلقہ سیکشن کو فعال کردیا ہے۔

قانون سازی کے حوالے سے موجودہ حکومت کے چار سالہ دور میں بے تحاشہ کام ہوا ہے اور اس دوران 150 ایکٹ کی منظوری دی گئی جن میں نارتھ ویسٹ فرنٹیر پراونس (ترمیم شدہ) ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیر پراونس شرعی نظام عدل ایکٹ (ترمیم شدہ) 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیر پراونس شرعی نظام عدل (ترمیم شدہ) ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیر پراونس شہری منقولہ پراپرٹی ٹیکس ایکٹ مجریہ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیر پراونس سرحد اسمبلی (ممبران کی تنخواہوں

اورالاؤنسز) (ترمیم شدہ) ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس کوڈ آف سول پروسیجر ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس سول کورٹس (ترمیم شدہ) ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ (ترمیم شدہ) ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس سپورٹس فاؤنڈیشن ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس پبلک سروس کمیشن (ترمیم شدہ) ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن (ترمیم شدہ) ایکٹ 2003، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس میڈیکل ریلیف (انڈومنٹ فنڈ) ایکٹ 2004، بینک آف خیبر (ترمیم شدہ) ایکٹ 2004، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس ہائر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ انڈومنٹ فنڈ ایکٹ 2004، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس صارفین کے تحفظ ایکٹ 2005، فرنٹیئر ویمن یونیورسٹی ایکٹ 2005، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس سول سرونٹس (ترمیم شدہ) ایکٹ 2005، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس لوکل گورنمنٹ (ترمیم شدہ) ایکٹ 2005، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس ہاؤسنگ اتھارٹی ایکٹ 2005، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ایکٹ 2005، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس زرعی ریسرچ کا نظام ایکٹ 2005، نارتھ ویسٹ فرنٹیئر پراونس اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی (ترمیم شدہ) ایکٹ 2006، پتنگ بازی پر پابندی (ترمیم شدہ) ایکٹ 2006، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں (ترمیم شدہ) ایکٹ 2001، فاریسٹ ترقیاتی کارپوریشن (ترمیم شدہ) ایکٹ 2006، صوبائی موٹر وہیکل (ترمیم شدہ) ایکٹ 2006، سرحد ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ ایکٹ 2006، این ڈبلیو ایف پی بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن (ترمیم شدہ) ایکٹ 2006، خیبر میڈیکل یونیورسٹی صوبہ سرحد سمیت کئی قوانین شامل ہیں۔

پاٹا عدالتی اصلاحی کمیشن

شریعت ایکٹ سال 2003 کی دفعہ 14 کے تحت صوبے کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات کیلئے عدالتی اصلاحی کمیشن قائم کیا گیا اب تک کمیشن کے متعدد اجلاس منعقد کئے گئے۔ جن میں شرعی نظام عدل ریگولیشن کا جائزہ لیکر اس میں اصلاحات کیلئے اقدامات تجویز کئے گئے ہیں۔ جبکہ قانون شہادت اور ضابطہ دیوانی کو اسلامی احکامات کی روشنی میں از سرنو مدون کیا گیا ہے اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ضابطہ فوجداری کی اصلاح اور تدوین کے کام کی تکمیل کے بعد کمیشن اپنی مکمل رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش کریگا نیز قانون قسامت، قانون امتناع طلاق مغلظہ، قانون برائے انسداد تشدد خواتین، قانون امتناع نکاح سورہ، مفلس کی طرف سے ادائیگی دیت کا قانون، قانون تحفظ حقوق نسواں بحوالہ وراثت وملکیت

جائیداد کے مسودات تیار کئے گئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان میں سے قانون برائے انسداد تشدد خواتین اور قانون امتناع نکاح سورہ کے مسودوں کو پارلیمنٹ نے تعزیرات پاکستان کی دفعات ,229311 ,302 ,305 ,310 ,310A اور 338E میں ترمیم کر کے شامل کرلیا ہے۔ جبکہ باقی مسودہ جات ابھی زیرغور ہیں۔

صوبائی قوانین کا اردو زبان میں ترجمہ

ملکی آئین کے تحت پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے خصوصاً وزیراعلیٰ کی ذاتی دلچسپی پر اردو کو فروغ دینے کیلئے تمام دفتری خط و کتابت کو اردو میں کرنے کے احکامات جاری کئے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے تمام صوبائی قوانین کو اردو میں ترجمہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تا کہ اس سے ایک طرف اردو زبان کو فروغ حاصل ہو اور دوسری جانب عوام الناس قانونی معاملات میں اپنے حقوق سے با آسانی آگاہ ہوسکیں۔ انصاف تک رسائی کے پروگرام کے تحت شعبہ تدوین اردو کے قیام کے علاوہ شعبہ تدوین مسودہ جات کے استعداد میں اضافہ کے اقدامات کئے گئے۔

تعاون برائے تحفظ انسانی حقوق

صوبہ میں انسانی حقوق کے سلسلے میں فعال کردار ادا کرنے والی تمام غیرسرکاری تنظیموں سے براہ راست رابطہ قائم کیا گیا اور اس سلسلے میں پہلی مرتبہ حکومت کی ہدایت پر ان کے سربراہان کو مدعو کر کے کئی اجلاس منعقد کئے گئے اور ان کی خصوصی توجہ اس امر کی جانب سے مبذول کروائی گئی کہ صوبہ میں کسی بھی جگہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو فوری طور پر حکومت کے نوٹس میں لائی جائے تا کہ اس کی تلافی کیلئے ہر ممکن قانونی اقدام اٹھائے جاسکیں۔

ضلعی قانونی اختیاراتی کمیٹیوں کا قیام

انصاف تک رسائی کے ترقیاتی فنڈ کے تحت صوبہ سرحد کے تمام اضلاع میں قانونی اختیاراتی کمیٹیوں کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا۔ جس کے پہلے مرحلہ میں یہ کمیٹیاں صوبہ سرحد کے چار اضلاع، بنوں، چارسدہ، لوئر دیر، اور ہری پور میں قائم کی گئیں۔ جن کا انتظام و انصرام پاکستان لاء اینڈ جسٹس کمیشن کے پاس ہے۔ ان کمیٹیوں کے ذریعے عوام میں قانون سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے مختلف اقدامات کئے جائیں گے اور بعد میں ان کمیٹیوں کا دائرہ کار صوبہ کے تمام اضلاع تک پھیلایا جائیگا۔

مستقبل کی اصلاحات میں شرعی ایکٹ 2003 کی روشنی میں تمام صوبائی قوانین کا جائزہ لینا اور غیر اسلامی شقوں کی نشاندہی کر کے مناسب ترامیم تجویز کرنا، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں نئے مسودہ جات کی تیاری اور محکمہ قانون میں تحقیق کے کام کو پروان چڑھانے کیلئے ایک ''شعبہ تحقیق'' کا قیام زیر غور ہے یہ شعبہ قانونی ماہرین کی نگرانی میں کام کرے گا اور صوبائی قوانین کے نفاذ کے حوالے سے سفارشات وقتاً فوقتاً مقننّہ کو دے گا تا کہ قوانین کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

سرکاری مفادات کے آئینی اور عدالتی تحفظ کیلئے ایڈووکیٹ جنرل کے شعبہ کی استعدادکار بڑھانے کا منصوبہ منظور کیا جا چکا ہے جس پر عمل درآمد شروع کیا جا رہا ہے۔ ضلعی سطح پر عوام میں ان کے قانونی حقوق کی بابت شعور اجاگر کرنے کیلئے کمیٹیوں کا قیام زیر غور ہے۔ یہ کمیٹیاں انصاف تک رسائی کے ترقیاتی فنڈ کے تحت بنائی جا رہی ہیں اور ضلع قاضی اس کا سربراہ ہوگا۔ صوبائی سطح پر ناداروں، خواتین اور بچوں کو قانونی امداد فراہم کرنے کیلئے ایک ''لیگل ایڈ سیل'' کا قیام زیر غور ہے جو تمام عدالتوں میں غرباء، بیواؤں اور یتیموں کے حقوق کے تحفظ کیلئے قانونی امداد فراہم کریگا۔ انسانی حقوق کے حوالے سے صوبائی سطح پر ''شکایات سیل'' کے قیام کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ جہاں ایسے تمام واقعات کے اعداد و شمار اکٹھے کیئے جائیں گے۔ جن میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہو ان اعداد و شمار کی روشنی میں نہ صرف متعلقہ محکمہ جات کو مناسب کارروائی کی سفارش کی جائیگی۔ بلکہ اس طرح کے واقعات کے سدباب کیلئے قانونی لائحہ عمل کی تیاری پر بھی غور ہوگا۔ صوبائی سطح پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے سدباب کیلئے کوشاں غیر سرکاری تنظیموں کی کوششوں کو مربوط کرنے کیلئے ایک کمیٹی کی تشکیل زیر غور ہے۔ جس میں غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندے شامل ہوں گے اور جو شکایات سیل کی معاونت کریں گے۔

صنعت وحرفت، معدنی ترقی، محنت وفنی تعلیم

صوبہ سرحد میں گرانقدر قیمتی وسائل اور خام مال کی دستیابی کے باوجود صنعت کاری کے لئے سنجیدہ کوششیں نہیں کی گئیں۔ گدون جیسی صنعتی بستیوں کی مراعات اور سہولتوں سے ذاتی مفادات حاصل کئے گئے اور بعد میں یہ مراعات واپس لے کر اس بستی کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا اور یہاں سے قیمتی مشینری کو ملک کے دوسرے صوبوں میں منتقل کر کے صوبہ سرحد کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی کی گئی۔ جس کے نتیجے میں بے روزگاری کے مسئلے نے بڑھتے ہوئے عفریت کی شکل اختیار کر لی۔ غربت، بے روزگاری اور ناخواندگی نے مل کر صوبے کو پسماندگی کی اتھاہ تاریکیوں میں دھکیل دیا۔ ایم ایم اے حکومت نے ہائیڈل پاور، معدنیات، سیاحت، قیمتی پتھروں کے وسائل کی تلاش اور انہیں صوبائی معیشت کے استحکام کے لئے بروئے کار لانے کی غرض سے صوبے کی تاریخ میں پہلی بار پرکشش مراعات اور سہولتوں کی حامل صنعتی پالیسی متعارف کرائی۔ ایک بین الاقوامی سرمایہ کاری کانفرنس منعقد کی گئی جس میں کثیر تعداد میں ملکی اور غیر ملکی، قومی اور مقامی سرمایہ کار شریک ہوئے۔ کانفرنس کی ہر سطح پر پزیرائی کی گئی۔

صنعت، تجارت وفروغ سرمایہ کاری

ایم ایم اے کی حکومت کے ساڑھے چار سالہ دور میں صوبہ بھر میں 8 ارب 72 کروڑ 90 لاکھ روپے سے زیادہ کی ریکارڈ سرمایہ کاری کی گئی۔ 182 نئے کارخانے قائم ہوئے جن میں عوام کو 13 ہزار 9 سو آٹھ روزگار کے مواقع میسر آئے۔ یہ سرمایہ کاری سرحد ترقیاتی ادارہ کی زیر کنٹرول صنعتی بستیوں میں کی گئی۔

انڈسٹریل اسٹیٹ جلوزئی

یہ منصوبہ 10 کروڑ 10 لاکھ روپے کی لاگت سے قائم کیا جا رہا ہے۔ پراجیکٹ کیلئے 1258 ایکڑ اراضی حاصل کی گئی ہے اور ترقیاتی کام جاری ہے۔ جس میں 208 صنعتی پلاٹس کی منصوبہ بندی کی گئی ہے جن میں ادویات فرنیچر، سٹیل، ماربل، انجینئرنگ وغیرہ کے کارخانے شامل ہیں۔ اس میں چار ارب روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے اور تقریباً دس ہزار لوگوں کو روزگار کے مواقع مہیا ہوں گے۔

نوشہرہ انڈسٹریل اسٹیٹ

صوبے میں صنعتی ترقی کے پیش نظر نوشہرہ صنعتی بستی میں 185 ایکٹر اراضی پر توسیع ہو رہی ہے۔صوبائی حکومت نے زمین کے حصول کے لئے چار کروڑ 70 لاکھ روپے جاری کر دیئے ہیں۔

ماربل سٹی

صنعتی بستی نوشہرہ میں 185 ایکٹر زمین میں سے ایک معاہدہ کے تحت ماربل سٹی کے قیام کے لئے 100 ایکٹر زمین PASDEC کو دی جائے گی۔

انڈسٹریل/اکنامک زون بنوں کا قیام

539 ملین روپے کی لاگت سے 400 ایکٹر اراضی پر ایک صنعتی اور معاشی زون بنوں میں قائم کیا جا رہا ہے اس زون میں صوبائی حکومت کا حصہ 28 کروڑ 70 لاکھ روپے ہے۔400 ایکٹر زمین کی خریداری کے لئے صوبائی حکومت نے 4 کروڑ 35 لاکھ روپے کی ادائیگی کر دی ہے۔ یہ زون غلام خان (پاکستان) اور خوست (افغانستان) کو ملانے والی نئی شاہراہوں کی تعمیر کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے اور گوادر بندرگاہ سے اشیاء کی نقل وحمل اور ویئر ہاؤس کی سہولت پہنچائے گا۔ PDWP نے اس کی منظوری دے دی ہے۔اس طرح صدیوں سے ترقی کی دوڑ میں پیچھے اور پسماندہ رہ جانے والے یہ علاقے بین الاقوامی تجارتی گزرگاہ کا روپ دھار لیں گے اور پائیدار ترقی کا ایک مستقل باب کھل جائے گا۔

موجودہ حکومت کے دور میں قائم شدہ صنعتی بستیوں کی تعداد	6
کارخانوں میں اضافہ	354
سرمایہ کاری میں اضافہ	8 ارب 98 کروڑ 80 لاکھ روپے
ورکرز کی تعداد میں اضافہ	17700

خاص منصوبوں میں اضافہ۔ ماربل سٹی۔ انڈسٹریل سٹیٹ اکنامک زون بنوں۔ تین صنعتی بستیوں میں نئے فیز کا اضافہ

ڈھکی کھجور پروسسنگ پلانٹ ڈی آئی خان

صوبائی حکومت کے تعاون سے PHEDB کی شراکت سے ڈی آئی خان میں 2 کروڑ روپے کی لاگت سے ڈھکی کھجور پروسسنگ پلانٹ بنایا جا رہا ہے۔ پلانٹ کے لئے زمین صوبائی حکومت کی ایکویٹی تصور ہوگی اور یہ کارخانہ دسمبر 2007 تک مکمل ہو جائے گا۔ حکومت کے مستقبل کے پروگراموں میں 18 کروڑ 92 لاکھ 67 ہزار روپے کی لاگت سے انڈسٹریل اسٹیٹ حطار فیز۔7 کی توسیع، چار کروڑ روپے کے خرچ سے انڈسٹریل اسٹیٹ جلوزئی میں توسیع، 24 کروڑ 50 لاکھ روپے سے انڈسٹریل اسٹیٹ جلوزئی کو بجلی اور سوئی گیس کی فراہمی، چار کروڑ 50 لاکھ روپے سے گمبٹ (کوہاٹ) انڈسٹریل اسٹیٹ اور 30 کروڑ روپے کی لاگت سے صوابی میں کیپٹن کرنل شیر خان انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام شامل ہے۔ اس کے علاوہ صنعتی بستیوں میں انفراسٹرکچر اور سہولیات کی ترقی، ایکسپورٹ ٹریڈ سنٹر اور زرعی ایکسپورٹ پروسسنگ زون کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

صوبائی صنعتی پالیسی کے اہم نکات میں صوبہ سرحد میں صنعتی بستیوں میں قائم ہونے والے نئے کارخانوں کو پراپرٹی ٹیکس سے پانچ سال تک کی چھوٹ، لیبر لاء پر از خود عمل درآمد کی صورت میں لیبر انسپکشن سے چھوٹ، انڈسٹریل فیسیلیٹیشن کونسل اور کمیٹی کا قیام، نئی صنعتوں کو بجلی کے مصرف میں پچیس فیصد رعایت، کارخانوں کیلئے ایجوکیشن سیس کا خاتمہ، ای ایس ایس آئی کنٹریبیوشن کیلئے نئی پالیسی بنانا، ملاکنڈ ہائیڈل پاور پراجیکٹ۔III سے ملاکنڈ صنعتی بستی کو سستی بجلی فراہم کرنا شامل ہیں۔ موجودہ حکومت نے سرمایہ کاری کی روہ میں حائل مشکلات اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے سرمایہ کاروں اور صنعت کاروں کی مشاورت سے عملی اور ٹھوس اقدامات کئے جن میں انوسٹمنٹ فیسیلیٹیشن کونسل کا قیام، انوسٹمنٹ فیسیلیٹیشن کمیٹی کا قیام، انوسٹمنٹ فیسیلیٹیشن سنٹر، انڈسٹریل اسٹیٹس منیجمنٹ کمیٹیوں کا قیام قابل ذکر ہے۔

مزدوروں کی فلاح و بہبود۔

ایم ایم اے حکومت کے دور میں صوبہ بھر میں بے مثال صنعتی امن رہا۔ اس کے علاوہ صنعتی کارکنان کے حقوق کی پاسداری، نوعمری اور جبری مشقت کے خاتمہ کے لئے تندہی سے کام کیا گیا۔ کارکنوں کے حالات کار اور اوقات کار کی بہتری کی مد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کی گئی اور مختلف لیبر قوانین کے تحت 31 ہزار 8 سو 82 چالان کئے گئے اور چار سالوں کے دوران 27 ہزار 7 سو 35 مقدمات کا فیصلہ کیا گیا اور 40 لاکھ 16 ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ گزشتہ چار

سالوں کے دوران کارکنان کے معاوضے کے قانون کے مطابق 292 مقدمات کا فیصلہ ہوا جب کہ تقریباً 42 لاکھ روپے معاوضے کی رقم ادا کی گئی۔ اسی مدت کے دوران ادائیگی اجرت کے قانون کے تحت 674 مقدمات کا فیصلہ کیا گیا اور تقریباً 3 کروڑ روپے کارکنوں کو اجرت ادا کی گئی ہے۔ محکمہ محنت کے شعبہ اوزان و پیمائش کی استعداد کار میں اضافہ کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ 60 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کیا گیا جس کے تحت صارفین کے حقوق کے تحفظ میں مدد مل سکے گی۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت حکومت نوعمری کی مشقت سے پاک معاشرہ کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے جس کے لئے ترقیاتی منصوبہ تقریباً 11 لاکھ روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا ہے۔

دینی مدارس اور فرموں کی رجسٹریشن

موجودہ حکومت کے پرزور اصرار پر وفاقی حکومت نے دینی مدارس کی رجسٹریشن پر دس سالہ پابندی کا خاتمہ کیا اور مدارس کی رجسٹریشن کے طریقہ کار کو فیس ختم کر کے سہل بنایا گیا جس کے نتیجے میں اب تک ایک ہزار 357 نئے مدارس رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ گزشتہ چار سالوں میں چار ہزار 520 فرموں کی رجسٹریشن کی گئی ہے۔

ورکرز چلڈرن ایجوکیشن بورڈ

موجودہ حکومت کے گزشتہ چار سالوں میں مزدوروں کے چار ہزار 258 بچوں کو پرائمری سطح پر مفت تعلیم فراہم کی گئی۔ اسی طرح اس عرصے میں مزدوروں کے 38 ہزار 140 بچوں کو مختلف شرح کے حساب سے ایک کروڑ 74 لاکھ 88 ہزار روپے مالیت کے تعلیمی وظائف بھی دیئے گئے۔ ان منصوبوں کا مقصد کارکنوں کے بچوں کو تعلیم کے بنیادی حق سے مستفید کرنا ہے۔

سماجی تحفظ

موجودہ صوبائی حکومت کے دور میں محکمہ سماجی تحفظ کے تحت ورکرز ویلفیئر بورڈ صوبہ سرحد نے انڈسٹریل اسٹیٹ گدون میں 25 بستروں پر مشتمل سوشل سیکورٹی ہسپتال، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوہاٹ روڈ پشاور میں سوشل سیکورٹی پولی کلینک کی تعمیر اور جمرود روڈ، کوہاٹ روڈ، کوہاٹ، مردان، کھلابٹ ٹاؤن شپ ہری پور، امان گڑھ نوشہرہ، تخت بائی، سیدو شریف سوات، ڈیرہ اسماعیل خان، حطار فیز۔I اور چارسدہ میں سوشل سیکورٹی میڈی کیئر سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ فلاحی حکومت کے ناطے موجودہ حکومت نے گزشتہ چار سال کے دوران صنعتی کارکنوں کے دل کے 41 آپریشنز اور انجیو پلاسٹی،

ہیپاٹائٹس۔سی کے 208 مریضوں کے علاج معالجے کے اخراجات بھی برداشت کیے۔

ورکرز ویلفیئر بورڈ

صوبائی حکومت نے 50 بستروں پر مشتمل ایک کڈنی سنٹر 30 کروڑ 30 لاکھ روپے کی لاگت سے قائم کر دیا ہے جو عنقریب کام شروع کر دے گا۔ علاوہ ازیں مزدوروں کے علاج معالجے کیلئے گدون میں 25 بستروں پر مشتمل ہسپتال اور صوبہ بھر کی باقی مختلف جگہوں پر 8 کروڑ 15 لاکھ روپے کے خرچ سے 12 میڈی کیئر سنٹرز، مردان میں 6 کروڑ 52 لاکھ 39 ہزار روپے کی لاگت سے 140 کوارٹروں پر مشتمل کالونی، 21 کروڑ 71 لاکھ روپے کی لاگت سے کوہاٹ، مردان، حطار، صوابی اور تخت بائی میں گرائمر سکولوں کا قیام، 62 لاکھ روپے سے ورکروں کی سماجی و معاشرتی تقریبات کیلئے پشاور میں کمیونٹی سنٹر، 3 کروڑ 27 لاکھ روپے سے 4 سکولوں کے اساتذہ کے لئے فیملی کوارٹرز کی تعمیر، سرائے نورنگ اور پشاور میں قائم ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں کی اپ گریڈیشن بھی قابل ذکر ہے۔ انشاء اللہ کارکنوں کے سکولوں کو پوسٹ گریجویٹ سطح تک لے جایا جائے گا۔ صوبہ سرحد میں تین مختلف مقامات میں لیبر سٹی کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جن میں مجموعی طور پر 9 ہزار فیملی فلیٹس کے علاوہ 6 ورکنگ فوکس گرائمر سکول، 3 میڈی کیئر سنٹرز اور 3 مساجد کی تعمیر شامل ہے۔ اس منصوبے کیلئے 57 کروڑ روپے کی لاگت سے زمین خریدی جا رہی ہے۔ مزدوروں کے لئے گدون، حکیم آباد، تخت بائی، حطار ہری پور میں 2 ارب 30 کروڑ 58 لاکھ روپے سے 2365 فیملی فلیٹس بنائے جا رہے ہیں۔ نیز مائن ورکرز کو انڈسٹریل ورکرز کے مساوی درجہ دے کر انہیں ان تمام سہولیات کے لئے حقدار بنا دیا گیا ہے۔ گزشتہ چار سالوں میں کل 7567 صنعتی کارکنوں میں 21 کروڑ 32 لاکھ روپے کی جہیز گرانٹ، 599 مرحوم صنعتی کارکنوں کے ورثاء میں 10 کروڑ 14 لاکھ روپے بطور فوتگی گرانٹ اور 5191 صنعتی کارکنوں کے بچوں کیلئے 7 کروڑ روپے ویلفیئر سکالرشپ کی مدات میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

نظامت فنی تعلیم وافرادی قوت

آج کے جدید دور میں ترقی یافتہ اقوام کی صفوں میں شامل ہونے کے لئے کوالٹی ایجوکیشن کے علاوہ پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم بھی ناگزیر ہے۔ موجودہ حکومت کے قیام سے پہلے صوبہ سرحد میں نظامت فنی تعلیم وافرادی قوت کے تحت سرکاری اداروں کی تعداد 51 تھی جب کہ ان اداروں کی تعداد 78 تک پہنچ گئی ہے جن میں 6 گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، 13 گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ، 39 گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل سنٹر، 18 کامرس کالجز/کالج آف مینجمنٹ سائنسز،

ایک ایڈوانس ٹیکنکل ٹریننگ سنٹر، ٹیچرز ٹریننگ کالج حیات آباد شامل ہیں۔ ڈبل شفٹ اور تین ماہ اور چھ ماہ کے شارٹ کورسسز کے اجراء کے نتیجے میں فنی تعلیم اور افرادی قوت کے تربیت یافتگان کی تعداد چار سال میں 14 ہزار سے بڑھ کر 50 ہزار سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ تمام کامرس کالجوں کو کالج آف مینجمنٹ سائنسز کا درجہ دیا گیا جس کی وجہ سے DBA، BBA اور بعض کالجوں میں M.Com لیول تک کلاسوں کا اجراء کیا گیا جس سے کالجوں میں طلباء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ 2002 میں سرحد میں صرف ایک کالج آف ٹیکنالوجی تھا اور اب چھ ہیں اور مزید تین کا درجہ بھی بڑھایا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں مارکیٹ کی ضرورت کے مطابق شارٹ کورسز کا اجراء کیا گیا ہے اور وزارت مذہبی امور کے سکالرشپ کے تحت 3 ماہ کے شارٹ کورسسز میں ٹریننگ دی جا رہی ہے جس سے طلباء کی تعداد میں 13 ہزار طلباء وطالبات کا سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومت فنی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ چار برسوں میں ترقیاتی فنڈز چار کروڑ 88 لاکھ 25 ہزار روپے سے بڑھ کر 24 کروڑ 20 لاکھ روپے ہو چکے ہیں۔ صوبائی حکومت نے درج ذیل پی سی ون جس کی رقم 5 ارب 13 کروڑ 98 لاکھ روپے بنتی ہے مرکزی حکومت (CDWP) کو منظوری کیلئے بھیجے ہیں ان کے تحت تین سالوں میں 5 ارب 13 کروڑ 98 لاکھ روپے کی لاگت سے خواتین کے 58 اور مردوں کے 50 گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل سنٹرز، مردوں کے 8 اور خواتین کے 5 گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جائیں گے۔ خواتین کی مالی خوشحالی کے لئے صوبہ بھر میں 15 ووکیشنل اینڈ ٹریننگ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ دوزنانہ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کام کر رہے ہیں۔ عنقریب ایبٹ آباد میں بھی پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کام شروع کر دے گا۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے مالی تعاون سے کارکن بچوں کے لئے ضلع پشاور، نوشہرہ، دیر بالا اور سوات میں 5 سکل ٹریننگ اکیڈمیاں قائم کی گئی ہیں۔

متاثرین زلزلہ کو ہنر سکھانے کے لئے بٹگرام (کوزہ بانڈہ) اور مانسہرہ (خاکی) میں 4 سکل ڈویلپمنٹ سنٹرز کے قیام پر کام جاری ہے۔ عوامی جمہوریہ چین کی مدد سے 16 کروڑ 13 لاکھ 42 ہزار روپے کی لاگت سے ملک میں پہلا ایڈوانس ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر بنایا گیا ہے جس میں طلباء کو پانچ ٹریڈز یعنی انڈسٹریل الیکٹریشن، ایڈوانس ویلڈنگ، کمپیوٹر (ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر) فریج اینڈ ایئر کنڈیشننگ اور ٹیلی کمیونی کیشن کی اعلیٰ تربیت دی جاتی ہے۔ اس ادارہ سے اعلیٰ فنی ماہرین تیار ہوں گے جو کہ اندرون ملک تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ 90 کروڑ 51 لاکھ

9 ہزار روپے پر مشتمل ایشین ڈویلپمنٹ بینک کی مالی اعانت سے ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ سسٹم کی اصلاح اور تنظیم نو کی جا رہی ہے۔

فنی تعلیم

ادارہ	2002	2007	اضافہ	منصوبہ بندی
ادارے	51	78	27	84 نئے ادارے منظور ہو چکے ہیں۔
طلباء کی تعداد	14800	50300	35500	
کالج آف ٹیکنالوجی	1	9	8	2
کالج آف مینجمنٹ سائنسز	0	18	18	4
ایڈوانس ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر	0	1	1	1
ٹیکنیکل ٹیچر ٹریننگ کالج	0	1	1	1

نئ کلاسوں کا اجراء ایم کام ایم بی اے بی ٹیک آنرز

نئ ٹریڈز کا اجراء ٹیلی کمیونیکیشن میکاٹرانک فوڈ ٹیکنالوجی

کمپیوٹر انجینئرنگ مائننگ ٹیکنالوجی

ترقیاتی فنڈ 4 کروڑ 90 لاکھ 24 کروڑ 20 لاکھ 19 کروڑ 30 لاکھ

معدنی ترقی

صوبے میں موجود معدنی دولت سے استفادے کے لئے پرانے قانون کی جگہ صوبہ سرحد مائننگ کنسیشن رولز 2005 اور سمال سکیل جیم سٹون پالیسی کے تحت پانچ ایکٹرز مین پر مشتمل 60 عدد پٹہ جات کا اجراء عمل میں لایا گیا۔ گجر کلی ضلع شانگلہ اور شموزئی ضلع سوات میں طویل عرصے سے بند زمرد کی کانوں کو 5 کروڑ 35 لاکھ روپے کے عوض نیلام کیا گیا ہے۔ 40 ہزار مربع کلومیٹر کی ایکسپلوریشن مکمل ہو چکی ہے۔ چترال میں گرم چشمہ، کافرستان اور دروش میں قیمتی پتھروں کی نئی دریافت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ماربل اور گرینائٹ کے تقریباً 3 ملین ٹن ذخائر کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ صوبہ سرحد سرمایہ

کاری کانفرنس کے نتیجے میں مختلف بین الاقوامی کمپنیوں نے ضلع چترال میں تحقیقاتی لائسنسوں کیلئے دلچسپی ظاہر کی۔ایک آسٹریلوی کمپنی نے کام شروع کر دیا ہے۔پچھلے چار سالوں میں ماربل کے 260 اور گرینائٹ کے 60 عدد پٹہ جات جاری کئے گئے ہیں۔موجودہ حکومت کے دور میں پہلی مرتبہ ضلع نوشہرہ میں مائن ریسکیو،سیفٹی اینڈ ٹریننگ سینٹر کے قیام کا آغاز ہوا جس میں کان کنوں کو پیشہ ورانہ تربیت دی جائے گی۔نجکاری کے بعد ایکسائز ڈیوٹی کے محصولات میں 28 فیصد اضافہ ہوا ہے۔نیز مالکانہ حقوق کی ادائیگی میں پیچیدگیوں کو دور کرنے کیلئے مختلف عدالتوں میں معدنیات کے متعلق مقدمات نمٹانے کیلئے مائننگ مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں۔موجودہ حکومت کے چار سالہ دور میں رائلٹی کی مد میں 89 کروڑ 49 لاکھ 75 ہزار 327 روپے اور ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں 7 کروڑ 74 لاکھ 80 ہزار 916 روپے کی رقم وصول کی گئی۔

مستقبل کی منصوبہ بندی میں تقریباً 21 کروڑ روپے کی مالیت سے سوات اور شانگلہ کے اضلاع میں شموزئی اور الپوری کی پٹی میں زمرد کی تلاش، چترال میں نیم قیمتی اور قیمتی پتھروں کی تلاش،صوبہ بھر میں سنگ مرمر اور گرینائٹ کے ذخائر کا ارضیاتی سروے،سیٹلائٹ نقشہ جات سے کمپیوٹر کے ذریعے معدنیات کی تلاش،ہزارہ ڈویژن،کوہستان اور ملاکنڈ ڈویژن کے اضلاع میں سونے،تانبہ اور ملحقہ دھاتوں کی تلاش، جغرافیائی اطلاعاتی نظام معدنیات،قیمتی پتھروں کے نکاس اور تلاش کے تربیتی پروگرام،قیمتی پتھروں کی درجہ بندی،ٹیسٹنگ اور مائن ریسکیو،سیفٹی اینڈ ٹریننگ سنٹر کے منصوبے شامل ہیں۔

- 5 سالوں میں رائلٹی 12 کروڑ 20 لاکھ روپے سے بڑھ کر 18 کروڑ روپے ہوئی۔
- 5 سالوں میں ایکسائز ڈیوٹی 21 لاکھ روپے سے بڑھ کر ڈھائی کروڑ روپے ہوئی۔
- 40 ہزار مربع کلومیٹر کی ایکسپلوریشن۔
- زمرد کی تین بڑی کانوں کی نیلامی سے کروڑوں روپے سرکاری خزانے میں آئے۔
- رسالپور میں ماربل سٹی کا قیام۔
- معدنیات کے امدادی اور سیفٹی سنٹر کا قیام۔
- معدنیات کے ذخائر کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا۔
- زمرد اور دیگر قیمتی پتھروں کی کانٹ چھانٹ اور پالش کے اداروں سے صوبے اور متعلقہ لوگوں کی آمدنی سے

20 سے 50 فیصد اضافہ ہوگا۔

چھوٹی صنعتوں کا قیام

چھوٹی صنعتیں کسی بھی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں صوبہ سرحد کی چھوٹی صنعتوں کے ترقیاتی ادارے کو خطیر فنڈز کے ذریعے متحرک اور فعال بنایا گیا ہے اس کے سالانہ ترقیاتی حجم کو 2002 کے مقابلے میں دوگنا کر کے چار کروڑ 20 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے۔سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت موجودہ حکومت کے دور میں 2 صنعتی بستیاں قائم کی گئیں، 224 صنعتی پلاٹ الاٹ کئے گئے، 172 کارخانے مکمل ہوئے، 15 کروڑ 89 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی گئی جس کے تحت نتیجے میں روزگار کے 1762 مواقع پیدا ہوئے۔خواتین سمیت 8716 افراد کو دستکاری، ٹیلرنگ، ڈیزائنگ، کڑھائی وولن وپٹی بافی، قالین بافی، فرنیچر ٹیکنالوجی، لیدر گڈز ٹیکنالوجی، آٹو انجینئرنگ، ویلڈنگ، کمپیوٹر سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر کی تربیت دی گئی علاوہ ازیں 12 تربیتی ادارے قائم کئے گئے جبکہ مستقبل کے منصوبوں میں 17 کروڑ 6 لاکھ روپے کی مجموعی لاگت سے پشاور میں سمال انڈسٹریل سٹیٹ، مردان میں ماربل ہینڈی کرافٹ ٹریننگ سنٹر، پشاور میں کارپٹ سنٹی، ہری پور میں آٹو انجینئرنگ ٹریننگ سنٹر، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ چارسدہ، بٹ خیلہ میں لکڑی کا کارخانہ، شبقدر اور کوہاٹ میں ریڈی میڈ گارمنٹس ٹریننگ سنٹرز برائے خواتین اور پشاور میں لیدر گڈز ٹریننگ سنٹر قائم کئے جائیں گے۔سمال انڈسٹریز ڈویلپمنٹ بورڈ کے قیام کا بنیادی مقصد صوبے میں چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کو ترقی دینا ہے اس مقصد کیلئے صوبے کی مختلف جگہوں پر تربیتی ادارے قائم کئے گئے ہیں جن میں نوجوان مرد و زن کو مختلف ہنر میں تربیت دی جارہی ہے 23 کروڑ چار لاکھ روپے کی مجموعی لاگت سے بنوں میں لیدر گڈز سنٹر فیز- III اور فیز- IV، آٹو انجینئرنگ سنٹر، پشاور میں پاک ہالینڈ میٹل پراجیکٹ، مردان میں زرعی لائٹ انجینئرنگ پروگرام پشاور، کرک، نوشہرہ، بنوں اور بٹگرام میں ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر برائے خواتین، بنوں میں ہینڈی کرافٹس ٹریننگ سنٹر برائے خواتین، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ مردان فیز- III میں لکڑی کا کارخانہ اور بٹگرام اور اَپر دیر میں لکڑی کے کارخانے کے قیام پر کام جاری ہے۔

بہبود آبادی

جولائی 2001 میں ایک صدارتی حکم نامے کے ذریعے بہبود آبادی کا پروگرام صوبائی تحویل میں دیا گیا اس کی مالی پالیسی اور تربیت کے اُمور مرکز کے پاس ہیں اور باقی اُمور صوبائی محکموں کی ذمہ داری میں دیئے گئے۔ صوبہ سرحد میں بہبود آبادی کے پانچ سالہ پروگرام کے اغراض ومقاصد میں آبادی میں اضافے کی شرح کو 2.19 سے 1.84 فیصد تک کم کرنا اور شرح زرخیزی کو 4.35 سے 3.50 فیصد تک گھٹانا شامل ہے۔ بہبود آبادی کی خدمات کی بہم رسانی کیلئے صوبے کے خدماتی مراکز میں جن میں تولیدی صحت کے مراکز 27، موبائل سروس یونٹ کے 33، فلاحی مرکز 408 اور 468 میل موبلائیزر سرگرم عمل ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ صحت وغیر سرکاری تنظیموں کے خدماتی مراکز کو بھی بہبود آبادی کی سہولیات پہنچائی جارہی ہیں۔ موجودہ پانچ سالہ منصوبے کے تحت تولیدی صحت کے مراکز کی تعداد کو 14 سے 17، موبائل سروس یونٹ کو 19 سے 30، فلاحی مراکز کی تعداد کو 370 سے 422 اور مرد کارکنان کی تعداد کو 342 سے 618 تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے پی سی۔ ون کے مطابق گیارہ تولیدی صحت مراکز، چار موبائل سروس یونٹس اور 200 میل موبلائزر کا اضافہ کیا جائے گا۔ اور اضافی پی سی۔ ون کے تحت تنگی چارسدہ، تحصیل بالاکوٹ ضلع مانسہرہ، تحصیل لاہور ضلع صوابی، سول ہسپتال ضلع شانگلہ اور تحصیل درگئی ضلع ملاکنڈ تولیدی مراکز صحت قائم ہوں گے۔

امدادی سرگرمیاں

امدادی سرگرمیوں میں ابلاغی سرگرمیوں کے تحت ورکشاپ وسیمینار منعقد کرنا اور ترغیبی خدمات خصوصاً علماء کرام کے لئے اضلاع اور صوبائی سطح پر ورکشاپ اور سیمینار کے انعقاد شامل ہیں۔ صوبائی سطح پر علماء کرام کے لئے تین سیمنار بھی کئے گئے۔ مانیٹرنگ کے شعبے میں بہتر سہولیات کی بہم رسانی کے لئے صوبائی، ضلعی اور تحصیل سطح پر خدماتی مراکز کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں خصوصاً علماء کرام، منتخب نمائندہ گان اور غیر سرکاری تنظیموں کے اہلکاروں کی تربیت کا اہتمام وقتاً بوقتاً کیا جارہا ہے۔ ادویات کی ترسیل اور تقسیم کے لئے ایک جامع اور موثر نظام موجود ہے جسکے تحت مقررہ طریقہ کار کے مطابق ترسیل وتقسیم کیا جارہی ہے۔ اطلاعاتی نظام کو مربوط بنانے کیلئے محکمہ کی مختلف سطح پر اطلاعات کی ترسیل کے لئے باقاعدہ نظام وضع کیا گیا ہے۔ تاکہ بروقت اطلاعات ایک سطح سے دوسری سطح تک پہنچ سکیں اس سسٹم پر باقاعدگی سے عملدرآمد جاری ہے۔ موجودہ پانچ سالہ منصوبے کیلئے 2 ارب 22 کروڑ 33 لاکھ 78 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے پی سی۔ون کی مالیت 19 کروڑ 21 لاکھ 91 ہزار روپے ہے۔ اور ایک اضافی پی سی۔ون برائے تحصیل کی سطح پر تولیدی صحت مراکز کے پی سی ون کی مالیت 8 کروڑ 81 لاکھ 89 ہزار روپے ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت اس سال محکمہ کی کارکردگی میں 9.32 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

مالی سال 06-2005 کے دوران وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی ذاتی دلچسپی اور توجہ کی بدولت محکمہ میں مزید پانچ تولیدی مراکز صحت، چوبیس فلاحی مراکز اور تیرہ موبائل سروس یونٹس کا قیام عمل میں لایا گیا اور مختلف گریڈ میں پانچ سو چھ افراد کو بھرتی کر کے روزگار فراہم کیا گیا۔ خصوصی طور پر محکمہ بہبود آبادی کے لئے بھرتی پر پابندی میں نرمی کی رعایت کر دی گئی۔ محکمہ نے متحرک خدماتی مراکز (موبائل سروس یونٹ) کے لئے 28 عدد ایمبولنس گاڑیوں کی خریداری اور قدرتی حادثات میں بھی فلاحی خریداری کے اختیارات ضلعی دفاتر کو تفویض کیے گئے ہیں تاکہ ضلعی دفاتر اپنی ضروریات کے لئے بلاتعطل بجٹ سے استفادہ کر سکیں۔ پاپولیشن کونسل کے قیام کی بھی منظوری دے دی گئی جو صوبے کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ کیونکہ اس کے مشوروں اور رہنمائی سے محکمہ کی کارکردگی مزید بہتر ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے پاپولیشن ہاؤس کے قیام کی منظوری بھی دے رکھی ہے جس سے محکمہ کو امتیازی شناخت ملے گی۔

صوبہ سرحد اور ملک کی دیگر آبادی کے تناسب کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 15 کروڑ 34 لاکھ اور صوبہ سرحد کی آبادی 2 کروڑ ایک لاکھ ہے جبکہ ملک بھر میں آبادی کی شرح اضافہ 1.9 فیصد اور سرحد کی 2.19 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ پاکستان میں آبادی دوگنی ہونے کی مدت 36.8 سال اور ہمارے صوبے میں 31.9 سال ہے۔ اسکے مقابلے میں کل شرح زرخیزی پاکستان میں 4.0 اور سرحد میں 4.35 بنتی ہے۔

تحصیل کی سطح پر بہبود آبادی کے دفاتر 18 کی تعداد میں پہلے سے موجود ہیں جبکہ 13 مزید زیر غور ہیں اس طرح مذکورہ مدت کے دوران 31 دفتر قائم کئے جائیں گے۔ فلاحی مراکز کی پہلے سے موجود تعداد 262 ہے جبکہ 160 مزید قائم کئے جائیں گے۔ موبائل سروس کے 19 یونٹس موجود ہیں ان کو 34 تک بڑھانے کے 15 نئے یونٹوں کے قیام کی تجویز ہے فی الوقت ان کی تعداد 33 ہے۔ مرد کارکنان کی تعداد 360 ہے جنہیں 1015 تک بڑھایا جائے گا۔ سال رواں میں یہ ہدف 508 کی تعداد تک حاصل کر لیا جائے گا۔ تولیدی صحت کے مراکز کیلئے 37 کی تعداد مقرر کی گئی ہے جس میں کل قائم شدہ مراکز کی تعداد 27 ہے۔ مرکزی حکومت کی منظوری کے بعد مقررہ ٹارگٹ مقررہ مدت کے دوران حاصل کر لیا جائیگا۔

متحدہ مجلس عمل کی حکومت کے دوران محکمہ بہبود آبادی کی کارکردگی میں سابقہ حکومتوں کی بہ نسبت کافی اور بہتر پیش رفت ہوئی اور محکمے کو تفویض کردہ اہداف کا حصول ممکن ہوا۔ گزشتہ چار سال کے دوران مجموعی طور پر 146 فلاحی مراکز، 14 موبائل سروس یونٹ، 13 تولیدی مراکز صحت قائم کئے گئے، دوسری جانب اسی عرصہ کے دوران 140 میل موبلائزر کو بھرتی کیا گیا جبکہ دیگر 506 افراد کو ملازمتیں فراہم کی گئیں، مختلف کیڈر کے عملے کے 198 افراد کو ترقیاں ملیں، 35 ایمبولینس گاڑیاں خریدی گئیں، صوبائی سطح پر علماء کیلئے 3 کنونشن (زنانہ ومردانہ) منعقد کئے گئے، صوبائی سطح پر پریس میڈیا ورکشاپ کے علاوہ صوبائی پاپولیشن کونسل قائم کی گئی، مذکورہ چار برسوں میں محکمے کے بنیادی سکیل نمبر 18 کے پانچ آفیسرز کو اگلے گریڈ یعنی سکیل نمبر 19 میں ترقی دی گئی، اس دوران کوہاٹ کے تولیدی مرکز کو الٹرا ساؤنڈ مشین بھی دی گئی جبکہ حیات آباد کے فیز-7 میں پاپولیشن ہاؤس کے قیام اور مزید 100 فلاحی مراکز بنانے کے منصوبوں کی منظوری دی گئی۔ اے ڈی پی۔ آر ایچ کے تحت موجودہ کارکردگی کے ضمن میں ضلع بنوں، دیر بالا اور بونیر میں ایک ایک اور لکی مروت میں دو تولیدی صحت مراکز قائم کئے گئے۔

ضلع کرک اور بٹگرام میں موبائل سروس یونٹس قائم کرنے کے علاوہ اب تک 50 میل موبلائزر تعینات کیے گئے ہیں جبکہ باقی ماندہ 30 کی تقرری بھی جلد کردی جائے گی۔ ایڈیشنل تولیدی مراکز صحت پراجیکٹ کے تحت کل 9 یونٹ قائم کئے جائیں گے اس میں سے تین پر کلاچی (ڈیرہ اسماعیل خان) تنگی (چارسدہ) اور خانپور (ہری پور) میں تعمیراتی کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ بہبود آبادی پروگرام کے تحت 13 اضافی تحصیل دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ یہ وزارت بہبود آبادی کی منظوری سے مشروط ہیں۔ علاوہ ازیں 28 نئے فلاحی مراکز کے قیام کے علاوہ 57 مرد کارکنان کی بھرتی کی جائے گی۔ اے ڈی پی۔ آر ایچ۔ منصوبے کے تحت 10 تولیدی مراکز، 2 موبائل سروس یونٹس قائم کئے جائیں گے اور 167 مرد کارکنان کے تقرر کے ساتھ ساتھ 6 تولیدی مراکز صحت قائم کئے جائیں گے اور پاپولیشن ہاؤس قائم کیا جائے گا۔

ایم ایم اے حکومت کے دوران 146 فلاحی مراکز، 14 موبائیل سروس یونٹ، 13 تولیدی مراکز صحت کے قیام کے علاوہ 140 میل موبلائزر بھرتی ہوئے اور 506 افراد پر مشتمل دیگر عملہ بھرتی ہوا، مختلف کیڈر میں 198 افراد کو ترقی دی گئی، 35 ایمبولینس قسم کی گاڑیاں خریدی گئیں، صوبائی سطح پر علماء کے لئے 3 کنونشن (زنانہ ومردانہ)، صوبائی سطح پر پریس میڈیا ورکشاپ کے علاوہ صوبائی پاپولیشن کونسل قائم کی گئی۔

اطلاعات وتعلقات عامہ

متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے جہاں زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقیاتی کاموں کے ساتھ ساتھ سادگی اور کفایت شعاری اپنانے پرزور دیا ہے وہاں اس مقصد کے پیش نظر محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ کے دفتر میں ایک ہال کو جدید سہولتوں سے آراستہ کر کے میڈیا سنٹر میں تبدیل کیا گیا ہے۔ جہاں پر نہ صرف تمام حکومتی پریس کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں بلکہ کابینہ کے اجلاس کے بعد پریس بریفنگ ، ورکشاپ اور سیمینار بھی منعقد ہورہے ہیں۔

پریس بریفنگز، پریس کانفرنسوں اور محکمہ اطلاعات کے اپنے افسران کیلئے عرصہ دراز سے ایک جدید نیوز روم کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی چنانچہ حکومت نے دور جدید کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میڈیا سنٹر کے ساتھ محکمہ اطلاعات میں ایک نیوز روم بھی قائم کر دیا۔ جہاں ایک وقت میں بیس کے قریب افسران اور صحافی حضرات جدید کمپیوٹروں کے ذریعے نہ صرف اپنے اخبارات سے فوری رابطہ کر سکتے ہیں بلکہ انٹرنیٹ پر اور ڈی ایس ایل لائن کے ذریعے اپنی خبریں اور تصاویر بھی منٹوں اور سیکنڈوں میں دنیا کے کونے کونے میں بھجوا سکتے ہیں۔

حکومت نے پرائیویٹ ٹی وی چینلز کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ اطلاعات میں جہاں ساؤنڈ پروف سٹوڈیو، ایڈیٹنگ روم قائم کیا وہاں محکمہ اطلاعات کے تمام زونل دفاتر اور مرکزی دفتر کو جدید آڈیو ویڈیو کیمروں اور ڈیجیٹل کیمروں سے بھی لیس کر دیا۔ محکمہ کو عرصہ دراز سے گاڑیوں کی شدید کمی کا سامنا تھا۔ موجودہ حکومت کا کریڈٹ ہے کہ اس نے محکمہ ہذا کو میڈیا کوریج کیلئے جدید گاڑیاں فراہم کیں۔

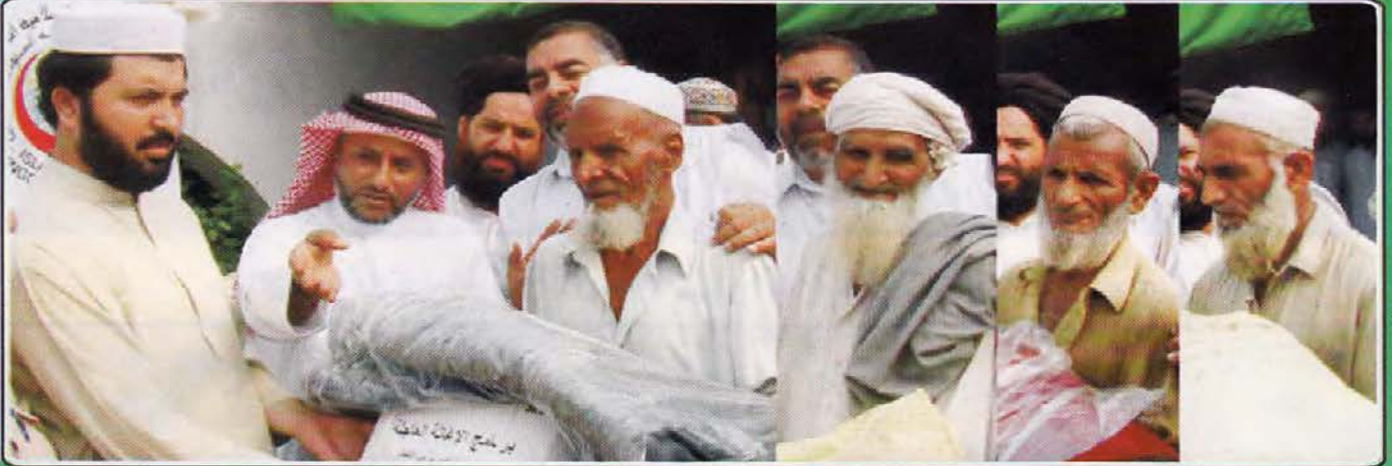
صوبائی حکومت نے میڈیا اور حکومت کے درمیان بہترین تعلقات کار رکھنے اور غریب صحافیوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ''درانی میڈیا کالونی'' کے نام سے پشاور میں کارکن صحافیوں کیلئے ایک رہائشی کالونی کا اعلان کیا ہے۔ اس منصوبے کو عملی شکل دینے کیلئے سال رواں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ دیا گیا ہے جس کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے اور صحافیوں کو الاٹمنٹ لیٹر جاری ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ایم ایم اے حکومت نے تحریر وتقریر پر مکمل آزادی دے رکھی ہے اور اطلاعات تک رسائی کے نظام کو سہل بنا دیا ہے۔



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج کھلابٹ کا افتتاح کررہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی کھلابٹ میں سیوریج اینڈ ڈرینج سسٹم کا افتتاح کررہے ہیں



صوبائی وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ آصف اقبال داؤدزئی اسلامک ریلیف آرگنائزیشن کی جانب سے پی ایف ۔۸ کے متاثرین سیلاب میں امدادی اشیاء تقسیم کررہے ہیں



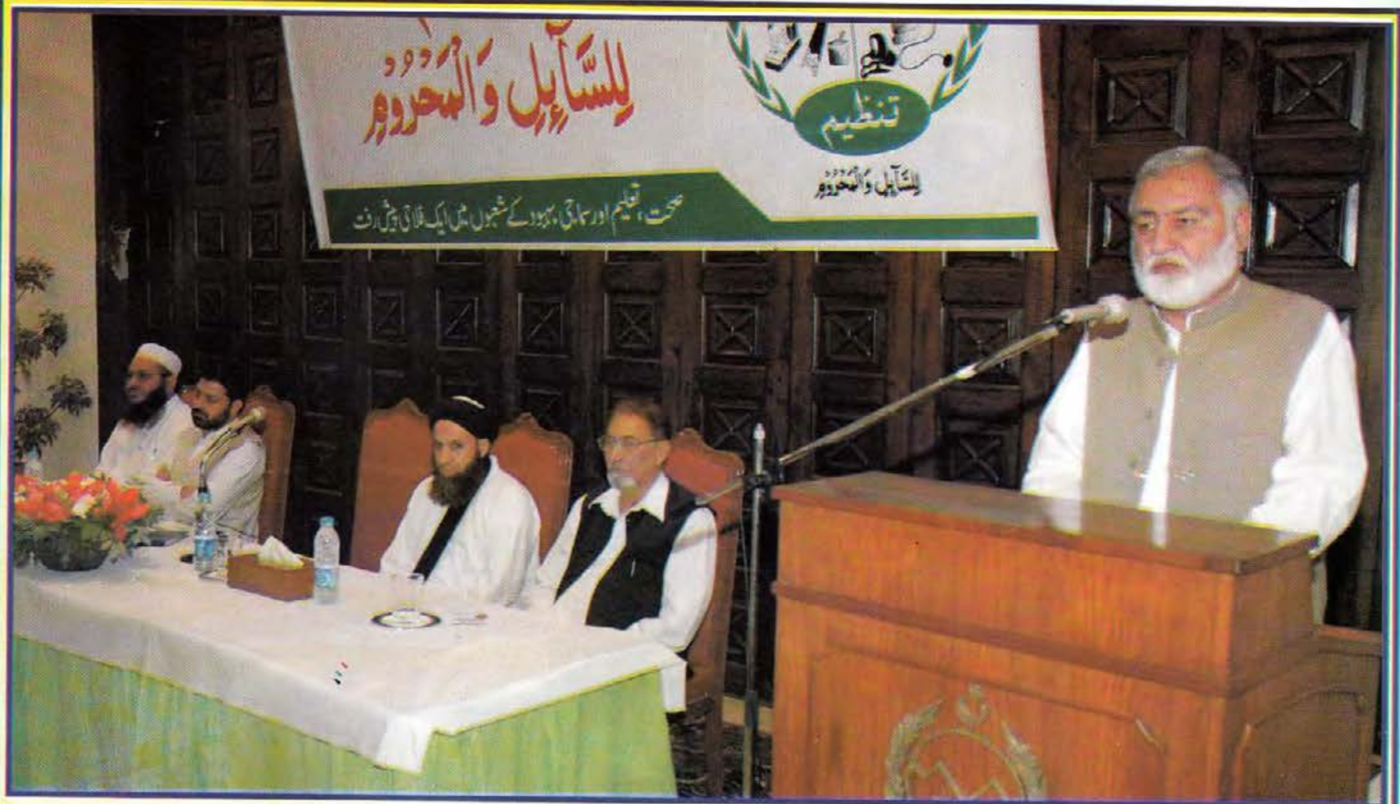
صوبائی وزیر اوقاف مولانا امان اللہ حقانی اوقاف کمپلیکس شاہی باغ پشاور میں دوسری منزل کا افتتاح کررہے ہیں



صوبائی وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ آصف اقبال داؤدزئی بخشی پل پشاور میں سائڈ وال کا افتتاح کررہے ہیں

صوبائی وزیر اطلاعات و تعلقات عامہ آصف اقبال داؤدزئی ایک عوامی اجتماع سے خطاب کررہے ہیں





وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی تنظیم للسائل والمحر وم کے زیرانتظام ایک تقریب سے خطاب کرر ہے ہیں



وزیرعلیٰ سرحد اکرم خان درانی واپڈا چیئرمین کیساتھ ہونے والی اجلاس کی صدارت کرر ہے ہیں



صوبائی وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ آصف اقبال داؤدزئی کرک میں ایک اجلاس سے خطاب کرر ہے ہیں

کھیل،ثقافت،سیاحت،آثار قدیمہ وعجائب گھر

کھیل:

گزشتہ چار برسوں سے ہر سال اس شعبے میں ضلعی،صوبائی اور قومی سطح پر جشن آزادی اور یوم پاکستان کی مناسبت سے کئی کھیل منعقد کروائے۔ایبٹ آباد کے مقام پر ہر سال باقاعدگی سے ماہ جون کے آخر میں معذور افراد کیلئے کھیلوں کا ایک میلہ منعقد کروایا جاتا ہے اسکے علاوہ متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے کئی ایک منصوبے منظور کئے جن میں سے کچھ مکمل کر دیئے گئے ہیں کچھ پر کام جاری ہے اور چند ایک پر کام فنڈز مہیا ہونے پر شروع کر دیا جائے گا۔

کھیلوں کے شعبے میں ایم ایم اے حکومت کی کامیابیوں میں ضلع پشاور میں حیات آباد میں سپورٹس کمپلیکس کی بہتری، قیوم سٹیڈیم میں جمنیزیم، پارک، وزیر باغ، بڈھ بیر، ارمڑ میانہ، چمکنی، تہکال بالا میں گراؤنڈ، شاہی باغ میں ٹینس کلب، چارسدہ میں کرکٹ گراؤنڈ، وزیر باغ میں کرکٹ پچز، باسکٹ بال کوٹ، ریگی میں کرکٹ سٹیڈیم، فٹ بال، سکواش اکیڈمیز اور طہماس خان سٹیڈیم میں فٹ بال گراؤنڈ کی بہتری کے علاوہ صوبے کے باقی تمام 23 اضلاع میں تمام کھیلوں کے گراؤنڈ تعمیر کئے گئے ہیں حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ضلعی سطح کے علاوہ مستقبل میں تحصیل سطح تک کھیلوں کی سہولیات فراہم کی جائیں۔سال رواں میں چار کروڑ روپے سے زائد رقم ان سہولتوں کی دستیابی کیلئے مختص کی گئی ہے۔بنوں، ایبٹ آباد اور پشاور میں ہاکی ٹرف بچھائے جا رہے ہیں۔جنوبی اضلاع کی پسماندگی کے پیش نظر بنوں میں جدید سہولتوں سے آراستہ سپورٹس کمپلیکس اور فضل قادر شہید میموریل پارک کی تعمیر بھی موجودہ حکومت کی کامیابی ہے۔

آثار قدیمہ/عجائب گھر:

موجودہ حکومت نے آثار قدیمہ وعجائب گھر کے شعبے میں صوبہ سرحد میں آثار قدیمہ و تاریخی عمارات کی تلاش و بحالی، آثار قدیمہ کی کھدائی، صوبہ سرحد میں نئے عجائب گھروں کے قیام و پرانے عجائب گھروں کی مرمت پر خصوصی توجہ دی ہے۔سرحد کی موجودہ حکومت مالی دشواریوں کے باوجود اس شعبہ کی ترقی کو خصوصی اہمیت دیتی ہے جس کا ثبوت اس مد میں اہم ترقیاتی منصوبوں کی منظوری اور ان کیلئے فنڈز کی بروقت فراہمی ہے۔صوبہ سرحد میں واقع موجودہ عجائب گھروں کی ترقی/پشاور عجائب گھر کی توسیع پر دو کروڑ 5 لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں اسکا مقصد پشاور عجائب گھر کے احاطہ

میں ایک نئے انتظامی بلاک ، اسلامک گیلری، بشریاتی گیلری، اضافی نوادرات کیلئے گودام اور کیفیٹریا کی تعمیر۔ منصوبے میں ایک ٹیوب ویل کی کھدائی بھی شامل ہے۔ اس منصوبے کا اگلا مرحلہ پشاور عجائب گھر کی اندرونی تزئین و آرائش اور ترقی ہے۔ گورگھٹڑی پشاور کی مرمت و بحالی کے منصوبے پر ایک کروڑ 24 لاکھ روپے سے زائد خرچ ہو چکے ہیں۔ پشاور شہر کے وسط میں واقع گورگھٹڑی ایک اہم تاریخی ورثہ ہے جہاں مسلمان، ہندو، سکھ اور انگریز دور کی تاریخ کے آثار ہیں۔ یہ ہندوزائرین کی ایک مقدس جگہ تھی جو کثیر تعداد میں یہاں آتے تھے اور اپنے بالوں کو ایک مذہبی رسم کے طور پر کاٹتے تھے۔ گورگھٹڑی کے مشرق و مغرب کی سمت واقع دو یادگاری دروازے اسلامی فنِ تعمیر کی عمدہ مثال ہیں اس عمارت کی جنوبی فصیل کے ساتھ واقع پرانے کمرے (Cells) اور درمیان میں واقع سکھ مندر قدیم تاریخ کی شاندار نشانیاں ہیں۔ علاوہ ازیں تقریباً 60 فٹ گہرائی تک مسلسل آج سے لیکر 300 قبل مسیح تک کے آثار یہاں پر دفن ہیں۔ اس منصوبے کا مقصد گورگھٹڑی کو مقامی و بیرونی سیاحوں کیلئے پرکشش بنانا اور اسکو ایک اہم قدیم یادگاری عمارت کے طور پر محفوظ کرنا ہے۔

ہنڈ کی تاریخی وسیاحتی شہر کی حیثیت سے ترقی کیلئے 3 کروڑ 36 لاکھ 11 ہزار روپے مالیت کے منصوبے پر کام جاری ہے سال رواں میں اس کیلئے 40 لاکھ روپے مختص کئے گئے جبکہ گزشتہ سال اس پر 17 کروڑ 9 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ موضع ہنڈ ضلع صوابی تقریباً ایک ہزار سال قبل مسیح میں ایک عالی شان شہر تھا یہ نویں دسویں سن عیسوی میں گندھارا کا تیسر ادارالخلافہ تھا دریائے سندھ کے دائیں جانب واقع اس جگہ پر کئی بادشاہ ،حملہ آور اور سیاح آئے اور یہاں قیام کیا جن میں سکندر اعظم اور بابر جیسے لوگ شامل تھے اس شہر کی عظمت رفتہ کی بحالی اور اسے سیاحوں کیلئے پرکشش بنانے کیلئے دریائے سندھ کے کنارے زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کیا گیا ہے اور یہاں سکندر اعظم کی ایک یادگار یونانی طرز کے ستون کی شکل میں تعمیر کی گئی۔ ہنڈ کے مقام پر عجائب گھر کی تعمیر، ہنڈ کے مقام پر کھدائی، بائی پاس روڈ کی تعمیر، ہنڈ کے مقام پر ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کیلئے اب تک ایک کروڑ 79 لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ صوبہ سرحد میں آثار قدیمہ کی ترقی کیلئے ماسٹر پلان کی تیاری کا مقصد صوبہ سرحد میں واقع آثار قدیمہ و تاریخی عمارات کی تلاش، حاصل شدہ معلومات کو مرتب کرنا، رپورٹ شائع کرنا اور تمام معلومات کو انٹرنیٹ اور ویب سائٹ پر مشتہر کرنا شامل ہے۔ چترال، کوہاٹ، بنوں اور ڈی آئی خان کے اضلاع میں آثار قدیمہ کی تلاش مکمل کر لی گئی ہے۔ قصہ خوانی بازار میں واقع تاریخی مقامات کی بحالی پر دس لاکھ

روپے مالیت کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔غنی ڈھیری ضلع چارسدہ میں پشکلاوتی عجائب گھر کا قیام جس پر ایک کروڑ 11 لاکھ روپے لاگت آئے گی۔اس منصوبے کے تحت گندھارا کے پہلے دارلخلافہ چارسدہ (پشکلاوتی) کے ثقافتی،تہذیبی،آثاریاتی وبشریاتی اشیاء کی نمائش کیلئے غنی ڈھیری میں ایک عجائب گھر بنایا جارہا ہے جس کیلئے 85 لاکھ روپے فراہم کردیئے گئے ہیں۔ایک کروڑ 44 لاکھ روپے کی لاگت سے وادی گومل (جھنڈی بابر،مارو،گنڈی عمرخان) گانگوڈھیر (عزیز ڈھیری) اور پلیئی میں آثارقدیمہ کی کھدائی کا کام جاری ہے۔اور چترال میں عجائب گھروں کے منصوبے پر مجموعی طور پر اڑھائی کروڑ روپے سے زائد کے خرچ سے نئی گیلریاں تعمیر کی جارہی ہیں۔اسلامیہ کالج کی مرمت/تحفظ پر تین کروڑ روپے لاگت آئی گی۔مردان اور بنوں میں عجائب گھر تین کروڑ 21 لاکھ روپے کی لاگت سے قائم کئے جارہے ہیں۔

نظامت کھیل برائے خواتین صوبہ سرحد پشاور

ایم ایم اے کی حکومت نے ذرائع ابلاغ کے منفی پروپیگنڈے کے برعکس خواتین کو زندگی کے تمام شعبوں میں آگے بڑھنے کے مواقع پیدا کئے ہیں جو تاریخی حیثیت رکھتے ہیں خواتین کی کھیلوں کی نظامت کا قیام ایک منفرد کارنامہ ہے جہاں ناظمہ سمیت تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔اس نظامت نے حوصلہ افزا کارکردگی دکھائی ہے اڑھائی سال کے دوران خواتین کھلاڑیوں نے بین الصوبائی اور بین الاضلاعی مقابلوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ان مقابلوں میں اتھلیٹکس، تائیکوانڈو،ٹیبل ٹینس،بیڈمنٹن،ہاکی،والی بال،کراٹے،جوڈو،کرکٹ،فٹ بال،بیس بال لان ٹینس شامل ہیں۔پشاور میں وویمن سپورٹس کمپلیکس،گراؤنڈ کی چاردیواری اور انڈور گیمز کے ہال تعمیر کرنے کی غرض سے 16 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

سیاحت:

پہاڑی سیاحتی شعبے سے وابستہ افراد کے مسائل پر چترال میں دوروزہ سیمینار کا مقصد پہاڑی سیاحتی شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کے مسائل پر غوروفکر اور ان کے حل کیلئے تجاویز اور لائحہ عمل مرتب کرنا تھا اس سیمینار میں چترال سے تعلق رکھنے والے سیاحتی شعبے کے افراد مثلاً ٹریول ایجنٹس، ٹور آپریٹرز،ٹرانسپورٹرز،این جی اوز اور سرکاری اداروں کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا تاکہ علاقے میں مستقل سیاحتی ترقی کیلئے اقدامات کئے جائیں۔

چترال کالاش کے میلوں کو عالمی سطح پر منفرد حیثیت حاصل ہے جن میں پولو کے کھیل اور کالاش کی طرز زندگی

اور ثقافت سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے بڑی تعداد میں ہر سال مقامی اور بین الاقوامی سیاح شریک ہوتے ہیں ان کے انعقاد سے نہ صرف مقامی ہوٹلوں ور ریسٹورنٹ وغیرہ کا کاروبار بڑھا بلکہ سیاحت کے شعبے سے وابستہ افراد کو روزگار فراہم ہونے میں مدد ملی ہے اللہ تعالیٰ نے صوبہ سرحد کو قدرتی حسن سے نواز رکھا ہے سیاحت کو تیزی سے فروغ دے کر صوبائی معیشت کو مستحکم کرنا موجودہ حکومت کی پالیسی رہی اور اس مقصد کیلئے عملی اقدامات کئے گئے۔شندور پولو فیسٹول، جشن چترال اور سیاحت کے بین الاقوامی دن کے موقع پر بھی سیاحوں کو ہر ممکن سہولتیں دی جاتی ہیں۔

وادی ناران میں واقع ایس ٹی سی نے اپنے بارہ کنال پلاٹ پر نجی شعبے میں سرمایہ کاری کیلئے ایک ہوٹل اور شاپنگ آرکیڈ کی تعمیر کی غرض سے نجی شعبے کو 33 سال ٹھیکے پر دینے کا معاہدہ کیا۔ پلاٹ پر ہوٹل کی تعمیر شروع کر دی گئی ہیں اور 20 کمرے مکمل کر کے سیاحوں کی سہولت کیلئے کھول دیئے ہیں اس سے سیاحوں کو مناسب ریٹس پر رہائشی سہولیات میسر آئی ہیں اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی فراہم ہوا۔کالام اور اسکے ملحقہ سیاحتی مقامات پر سیاحوں کے رش کو کم کرنے کیلئے بحرین پارک وریسٹ ہاؤس سوات کو نجی شعبے کو ٹھیکے پر دیا جائے گا تا کہ پارک کو نجی شعبے کی سرمایہ کاری سے مزید ترقی دے کر سیاحوں کی سہولت کیلئے یہاں 40 کمروں پر مشتمل ایک سیاحتی ہاسٹل تعمیر کیا جائے جس سے بحرین میں سیاحوں کو مناسب قیمت پر زیادہ سے زیادہ رہائشی سہولیات فراہم ہوں گی۔تانڈہ ڈیم کوہاٹ میں ایک ریسٹورنٹ تعمیر کیا گیا ہے جسے عرصہ 33 سال کیلئے نجی شعبے کو دیا گیا ہے اس سے مقامی سیاحت کو فروغ ملے گا اور سیاحوں کے ساتھ ساتھ علاقے کے عوام کو بھی تفریحی سہولیات مہیا ہوں گی۔

سیاحوں کو ضروری سیاحتی معلومات کی فراہمی کیلئے لنڈا کی سوات کے مقام پر ایک سیاحتی معلوماتی مرکز قائم کیا گیا ہے جسے نجی شعبے کے تعاون سے سیاحوں کی سہولت کیلئے کھول دیا گیا ہے یہ مرکز علاقے میں سرحد ٹورازم کارپوریشن کے سیاحتی مراکز و پروگرام کا نقطہ آغاز ہے مقامی لوگوں کو روزگار ملنے کے ساتھ ساتھ یہ مرکز ہوٹل بکنگ وغیرہ کی سہولت بھی فراہم کر رہا ہے۔

سیاحوں کو مختلف خوبصورت اور قابل دید مقامات سے روشناس کرانے کیلئے شندور پولو فیسٹول، پشاور شہر، ماہوڈھنڈ، جھیل سیف الملوک، یادگار خیبر پاس خیبر سٹیم سفاری، وادی کالام، وادی کمراٹ، کالاش، مالم جبہ اور وادی سوات، وادی چترال، گلیات اور وادی کاغان کے بروشرز اور پوسٹرز شائع کئے گئے ہیں۔صوبائی حکومت کی شجر کاری مہم کے سلسلے میں کنڈ

پارک میں مختلف اقسام کے ہزاروں پودوں کی شجرکاری کی گئی اس مہم کے دوران پارک میں تقریباً چھ ہزار آرائشی اور عام قسم کے پودے کاشت کئے گئے۔ جی ٹی روڈ سے کنڈ پارک کی طرف سیاحوں کی زیادہ سے زیادہ رسائی ممکن بنانے کیلئے نجی شعبے کے تعاون سے کنڈ کے مقام پر جی ٹی روڈ سے پارک کی طرف چیئر لفٹ نصب کی گئی۔

نجی شعبے کے اشتراک سے مالم جبہ، سوات کے مقام پر اسکینگ ٹریننگ و کوچنگ پروگرام کا انعقاد ایک منفرد اقدام ہے جس کو سیاحوں میں پذیرائی ملی ہے۔ صوبے کے خوبصورت ترین دو مقامات ناران اور جھیل سیف الملوک پر سیزن کے دوران خیمہ بستیاں لگائی جاتی ہیں جن میں سیاحوں کے قیام کیلئے نہایت موزوں نرخوں پر رہائشی انتظامات کئے جاتے ہیں تاکہ ان علاقوں میں ماحول دوست سیاحت کی ترقی کو فروغ دیا جائے۔ کمراٹ، ضلع دیر بالا میں پانچ کنال زمین بالمقابل فارسٹ ریسٹ ہاؤس خریدی گئی ہے۔ یہاں پر ابتدائی طور پر خیمہ بستی قائم کی گئی ہے۔ لٹرم سرم میں پانچ کنال کی زمین کے حصول کے بعد اس پر ریسٹ ہاؤس کی تعمیر اور خیمہ بستی کا قیام زیر غور ہے اور شاہی، ضلع دیر پائین میں 30 کنال زمین پر ریسٹ ہاؤس جس کیلئے فنڈز کارپوریشن فراہم کرے گی۔ شیخ بدین نزد پیزو، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں روڈ، پانی کی سپلائی اور بجلی کی فراہمی کیلئے 15 کروڑ 30 لاکھ روپے کی رقم سے تیز رفتاری سے کام جاری ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ کنڈ پارک، مہابنڈ اور شیخ بدین کیلئے مکمل منصوبے بنانے کیلئے کنسلٹنٹ تعینات کئے جائیں گے تاکہ ان مقامات کیلئے مناسب سیاحتی رغبت دینے والی سہولیات بذریعہ حکومتی گرانٹ یا نجی شعبے کے تعاون سے فراہم کی جائیں گی۔

خیر آباد کنڈ اور ڈونگا گلی میں نجی شعبے کی سرمایہ کاری سے سیاحتی کمپلیکس کے قیام پر کام جاری ہے۔ خیر آباد کنڈ اور ڈونگا گلی کے مقامات کو سیاحوں کی سہولت کیلئے اخبارات کے ذریعے نجی شعبے کی سرمایہ کاری سے عرصہ 33 سال پٹے پر دینے کیلئے مشتہر کر دیا گیا ہے جسکے جواب میں نجی شعبے کی پارٹیوں نے اپنی تجاویز بھیجی ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر دریائے سوات کے کنارے حفاظتی تدابیر کی غرض سے لنڈاکی، فضاگٹ، بحرین سوات، چکدرہ، دیر پائین، ایوب پل، مینگورہ سوات، کالام کے مقامات پر تنبیہی بورڈ نصب کئے گئے ہیں۔

محکمہ خوراک

گزشتہ چار برسوں سے عام صارفین کوسستا آٹا فراہم کرنے کیلئے وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کے احکامات پرصوبائی حکومت رمضان شریف میں رمضان پیکج کے تحت 20 کلوگرام آٹے کے تھیلے سستے نرخوں پر تقسیم کرتی آرہی ہے۔ جبکہ ضلع چترال اور کوہستان میں جہاں فلور ملز نہیں ہیں آٹے کی بجائے گندم ارزاں نرخوں پر تقسیم کی جاتی ہے۔ صوبہ سرحد کے تمام اضلاع میں ضلعی رابطہ آفیسرز کی سربراہی میں قیمتوں کی ضلعی جائزہ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ اس کے اراکین میں مقامی عوامی نمائندے، تاجران، صارفین کے نمائندے اور متعلقہ افسران شامل ہیں۔ یہ کمیٹیاں ماہانہ اجلاسوں میں مقامی سطح پر قیمتوں کا جائزہ لے رہی ہیں اور اگر ضرورت ہو تو مناسب نظر ثانی بھی کرتی ہیں۔ ضلعی سطح پر قیمتوں کی چیکینگ اور نگرانی کیلئے سرکاری افسروں کی معائنہ ٹیمیں مقرر کی گئی ہیں جو کہ بازاروں کا گشت کر کے قیمتوں پر نظر رکھتی ہیں اور ناجائز منافع خوروں، ذخیرہ اندوزوں اور اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کرتی ہیں۔ ان ٹیموں میں محکمہ صحت اور مقامی حکومت کے افسران یا ان کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ چیف سیکرٹری صوبہ سرحد کی سربراہی میں وقتاً فوقتاً قیمتوں کا جائزہ لینے کیلئے اعلیٰ سطح کے اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں جن میں انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ سرحد، صوبائی محکمہ جات داخلہ، لوکل گورنمنٹ، صنعت وحرفت اور خوراک کے سیکرٹری صاحبان اور سابقہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں کے ڈی سی اوز صاحبان بھی شرکت کرتے ہیں اور قیمتوں کا جائزہ لے کر مستقبل کیلئے حکمت عملی تیار کرتے ہیں۔

ایم ایم اے حکومت نے ضلعی رابطہ افسران نائب ضلعی افسران، ضلعی افسران مال (DOR&E) تمام ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولروں، راشنگ کنٹرولر پشاور اور تمام ٹی ایم اوز کو سپیشل پرائس مجسٹریٹ مقرر کیا ہے اور ان کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات دیئے گئے ہیں تا کہ وہ موقع پر قیمتوں سے متعلق جرائم کے مرتکب افراد کے خلاف کاروائیاں کرسکیں۔ حکومت کے اس اقدام سے مارکیٹ میں اشیائے صرف کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے میں کافی مدد ملی ہے۔ گزشتہ تقریباً 5 برسوں میں گرانفروشی، ذخیرہ اندوزی اور دیگر خلاف ورزیوں پر 95 ہزار 374 دکانداروں کے خلاف کارروائی کی گئی اور ان سے 12 لاکھ 10 ہزار 686 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ مویشیوں کی سمگلنگ کو روکنے کیلئے قبائلی علاقہ جات کی طرف جانے والے راستوں پر چیک پوسٹیں قائم ہیں جہاں متعلقہ پولیٹیکل ایجنٹ کے جاری کردہ اجازت نامے اور ایکسپورٹ پرمٹ کے بغیر مویشیوں کی افغانستان یا قبائلی علاقہ جات کو نقل وحرکت کو روکا جاتا ہے۔

بجٹ برائے مالی سال 2007-08

ایم ایم اے حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے صوبے کی تاریخ میں پہلی بار پانچ سالانہ بجٹ منظور کر کے عوامی خدمت کی ایک ایسی مثال قائم کی ہے جس کا تصور نہ ماضی میں تھا اور نہ انشاء اللہ مستقبل میں ہوگا۔ موجودہ حکومت کی چار سالہ کارکردگی کی تفصیلات کے بعد ضروری ہے کہ پانچویں سالانہ بجٹ کے اہداف کو بھی اس کتاب کا حصہ بنایا جائے۔

ایم ایم اے کی حکومت نے صوبہ کے اقتصادی، سیاسی، سماجی اور ترقیاتی حالات کو صحیح رُخ دینے کیلئے قرآنِ مجید کو صوبائی حکومت کی اقتصادی اور سماجی ترقی کا مرکز ومحور بنایا تو اللہ کی مدد بھی آ پہنچی صوبہ سرحد میں تیل اور گیس کے ذخائر نکل آئے، وسائل میں بھی اضافہ ہوا اور صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے:۔

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط

ترجمہ:۔ اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے (سورۃ الاعراف: آیت 96)

رواں مالی سال کیلئے صوبائی بجٹ کا کل حجم 84.1 ارب روپے ہے۔ جس میں جاریہ ریونیو اخراجات 61 ارب روپے اور ترقیاتی اخراجات 23.1 ارب روپے ہیں۔ موجودہ بجٹ کا روشن پہلو یہ ہے کہ ایم ایم اے حکومت کے گزشتہ چار بجٹوں کی طرح عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔

اس سال قابل تقسیم پول سے صوبہ سرحد کو 47.6 ارب روپے، جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں 5.8 ارب روپے، قدرتی گیس وخام تیل پر رائلٹی اور گیس ترقیاتی سرچارج کی مد میں 3 ارب روپے، وفاقی مالی اعانت کی مد میں 11.9 ارب روپے، پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں 6 ارب روپے اور صوبائی محاصل سے 6.2 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔ اس طرح جاری ریونیو آمدن کا کل تخمینہ 80.58 ارب روپے ہے۔ علاوہ ازیں جاری کیپٹل آمدن سے 5.4 ارب روپے، اکاؤنٹ۔II کی آمدن 6.7 ارب روپے اور ترقیاتی محاصل سے 16.3 ارب روپے وصول ہونگے۔ اس طرح کل آمدن 109 ارب روپے ہوگی۔ رواں مالی سال کے اخراجات جاریہ پر 61 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جن میں ضلعی حکومتوں کے 28.2 ارب روپے کے اخراجات جاریہ بھی شامل ہیں۔ جاری کیپٹل اخراجات کیلئے 7.2 ارب روپے اور ترقیاتی اخراجات کیلئے 39.46 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جن میں صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے 21.9 ارب روپے اور اضلاع کے سالانہ

ترقیاتی پروگرام کیلئے 1.2 ارب روپے شامل ہیں۔اس کے علاوہ اکاؤنٹ۔II کے اخراجات 6.8ارب روپے ہیں۔اس طرح کل اخراجات کا تخمینہ 114.5 ارب روپے ہے۔اکاؤنٹ۔I اور اکاونٹ۔II کا مجموعی خسارہ 5.5ارب روپے بنتا ہے۔اگر مرکزی حکومت صوبہ سرحد کو بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات ادا کر دیتی ہے تو نہ صرف یہ خسارہ باآسانی پورا ہو سکتا ہے بلکہ بقایا رقم سے خصوصی ترقیاتی پروگرام کو جلد از جلد شروع کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

فلاحی بجٹ

گزشتہ سال کے فلاحی بجٹ کا ابتدائی تخمینہ 42.2ارب روپے تھا۔اگلے مالی سال کیلئے فلاحی بجٹ 46.2ارب روپے مختص کیا گیا جو کل بجٹ کا 46 فیصد ہے اور سال گزشتہ کے مقابلے میں 4 ارب روپے (9 فیصد) زیادہ ہے۔

متحدہ مجلس عمل کی حکومت کی اولین ترجیح تعلیم ہے۔زیادہ سے زیادہ بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے گزشتہ سال 6 نئے ہائی سکول، 122 نئے پرائمری سکول اور 7 نئے گرلز کمیونٹی ماڈل سکول قائم کیے گئے۔10 مکتب سکولوں کو پرائمری سکول، 184 پرائمری سکولوں کو مڈل، 146 مڈل سکولوں کو ہائی جبکہ 25 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا گیا جبکہ 14 نئے ڈگری اور ایک نیا انٹر کالج قائم کیا گیا۔محکمہ تعلیم کے صوبائی دفاتر کیلئے اس سال 1.8 ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ سال گزشتہ کے بجٹ تخمینہ سے 99 فیصد زیادہ ہے۔سال 08-2007 کے دوران پرائمری تعلیم پر 8 کروڑ 68 لاکھ روپے، ثانوی واعلیٰ تعلیم پر 18 کروڑ 97 لاکھ روپے، کالجز کیلئے 1.4 ارب روپے جبکہ تربیت و تحقیق وغیرہ پر 14 کروڑ 26 لاکھ روپے خرچ ہونگے۔اس کے علاوہ صوبائی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے تحت تعلیم کا بجٹ ضلعی حکومتوں کو منتقل کیا جارہا ہے۔

صحت کا شعبہ فلاحی بجٹ کا دوسرا بڑا شعبہ ہے۔گزشتہ سال محکمہ صحت کا ابتدائی تخمینہ 2.5ارب روپے تھا جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں 2.6ارب روپے رہا جسکی بنیادی وجہ تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ اور محکمہ صحت میں 2,956 نئی آسامیوں کی تخلیق ہے۔خود مختاری دینے کے بعد حکومت نے صوبے کے بڑے ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کو 1.65 ارب روپے کی مالی امداد فراہم کی۔سال رواں میں بھی ان اداروں کو مجموعی طور پر 1.7 ارب روپے کی مالی اعانت دی جارہی ہے۔

گزشتہ سال حکومت نے انڈومنٹ فنڈ کیلئے 10 کروڑ روپے، ایمرجنسی ادویات کیلئے 7 کروڑ روپے، کارڈیالوجی یونٹ

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کیلئے 3 کروڑ روپے، خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے قیام کیلئے 1 کروڑ روپے، فاطمید فاؤنڈیشن کیلئے 20 لاکھ روپے، انجمن ہلال احمر سوسائٹی صوبہ سرحد کیلئے 5 لاکھ روپے، پیراپلیجک سنٹر پشاور کیلئے 90 لاکھ روپے فراہم کئے جبکہ سال 08-2007 میں انڈومنٹ فنڈ کیلئے 10 کروڑ روپے، ایمرجنسی ادویات کیلئے 10 کروڑ روپے، کارڈیالوجی یونٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کیلئے 4 کروڑ روپے، کارڈیو وسکولر یونٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کیلئے 2 کروڑ روپے خیبر میڈیکل یونیورسٹی کیلئے 5 کروڑ روپے، فاطمید فاؤنڈیشن کیلئے 20 لاکھ روپے، پیراپلیجک سنٹر پشاور کیلئے ایک کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ صحت کیلئے 1,996 نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے جس میں 1,173 صوبائی اداروں جبکہ 859 آسامیاں ضلعی اداروں میں تخلیق کی گئی ہیں۔ پہلے بنیادی صحت یونٹ کو دوائیوں کیلئے 4 سے 5 ہزار ماہانہ ملتے تھے جسے اب بڑھا کر 25 ہزار روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔

سماجی بہبود کیلئے گزشتہ سال 2 کروڑ 53 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے، جبکہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں یہ رقم بڑھ کر 6 کروڑ 60 لاکھ روپے تک پہنچ گئی۔ سماجی بہبود نے یتیموں، بیواؤں، بے سہارا خواتین اور گونگے بہرے معذور افراد اور منشیات کے عادی افراد کو معاشرہ کا کارآمد فرد بنانے کیلئے اقدامات جاری رکھے۔ جن میں انہیں تعلیم دینا، مفت عدالتی و قانونی امداد فراہم کرنا، علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کرنا، اور فنی تعلیم کے علاوہ مفت خوراک، رہائش اور تحفظ فراہم کرنا شامل ہے۔

ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے غریب مریضوں کے لواحقین کے لئے خیبر ہسپتال پشاور میں صوبہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سرکاری سرائے تعمیر کروائی جس سے مریضوں کے لگ بھگ 20 ہزار لواحقین نے بڑی عزت اور احساس تحفظ کے ساتھ استفادہ کیا۔ حکومت نے 7 سابقہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کے قریب مزید سرکاری سرائیوں کی تعمیر بھی شروع کر رکھی ہے جو انشاءاللہ اس سال مکمل ہو جائے گی۔

صوبہ سرحد میں بے روزگاری کی شرح بہت زیادہ ہے لیکن تمام تر مالی مشکلات کے باوجود ایم ایم اے حکومت نے گزشتہ سال سرکاری یونیورسٹیوں اور پوسٹ گریجویٹ کالجز اور مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے 3000 ریگولر ایم۔اے، ایم ایس سی طلباء و طالبات کو ایک سال کیلئے بلا امتیاز ایک ہزار روپے ماہانہ سوشل سیکیورٹی سپورٹ دینا شروع کی۔اس کے علاوہ ضلع کوہستان، بٹگرام اور شانگلہ کے 500 معمر شہریوں کو 500 روپے ماہانہ سوشل سیکیورٹی سپورٹ بھی دی

گئی۔حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے قلیل وسائل کے باوجود سوشل سیفٹی نیٹ سکیم کو نہ صرف جاری رکھے گی بلکہ اس سال فارغ التحصیل طلبہ وطالبات کی مالی اعانت میں 1000 روپے ماہانہ کا اضافہ بھی کررہی ہے ،اب طلبہ وطالبات کو 2000 روپے ماہانہ سوشل سیکورٹی سپورٹ ملے گی۔اس کے علاوہ 2000 خصوصی افراد کی کفالت، 6000 خصوصی افراد کو آلاتِ بحالی اور 200 خصوصی بچوں کو خصوصی سکولوں میں تعلیم وتربیت کیلئے رقوم مہیا کی جارہی ہیں۔

محکمہ زکواۃ وعشر کے تحت زکوٰۃ فنڈ سے غریب، مستحق خواتین وحضرات کو علاج معالجہ، گزارہ الاؤنس، تعلیمی وظائف، بحالی، جہیز، عید امداد اور فنی تعلیم کیلئے گزشتہ سال 47 کروڑ 4 لاکھ روپے فراہم کئے گئے جبکہ پشاور اور ایبٹ آباد کے بڑے اور چھوٹے ہسپتالوں کو زکواۃ فنڈ سے 4 کروڑ 10 لاکھ روپے کی مالی اعانت دی گئی تاکہ غریب اور مستحق مریضوں کا علاج یقینی بنایا جاسکے۔اس سال ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں، صحت کے بنیادی مراکز اور قومی سطح کے ہسپتالوں کے توسط سے بھی محکمہ زکواۃ علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرے گا۔

دینی مدارس کے طلباء معاشرے کی نظریاتی بنیادیں مستحکم کرتے ہیں۔سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی حکومت کے فیصلہ کے مطابق پانچوں وفاق ہائے مدارس کے فائنل امتحان میں اول، دوم اور سوم آنے والے ہونہار طلباء وطالبات کو بالترتیب 25، 20 اور 15 ہزار روپے کے ایوارڈز کا سلسلہ جاری رہے گا۔علاوہ ازیں دینی مدارس کی سالانہ مالی امداد دوگنا کردی گئی ہے۔جبکہ دینی مدارس کو 20 لاکھ روپے کی اضافی امداد بھی دینے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔اوقاف کی مساجد کے تحصیل اور ضلعی خطیبوں کو اُن کی آسامیوں پر مستقل کردیا گیا ہے اب یہ خطباء قانون کے مطابق پنشن اور دیگر سہولیات کے حقدار ہونگے۔

محکمہ تعمیرات وخدمات / پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ کیلئے رواں سال کے تخمینہ جات میں 96 کروڑ 42 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے صوبائی سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی مرمت اور دیکھ بھال کیلئے 60 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔جب کہ سڑکوں اور پلوں سے متعلقہ وصولیات فرنٹیئر ہائی وے اتھارٹی خود فراہم کرکے سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال پر خرچ کرے گی۔سرکاری ملازمین اور تمام شہریوں کو مکان فراہم کرنے کی غرض سے حکومتِ صوبہ سرحد سال رواں کے لئے ہاؤسنگ کے شعبے پر پندرہ کروڑ 24 لاکھ خرچ کرے گی۔

صوبہ سرحد کی زیادہ تر کھیتی باڑی کا انحصار بارانی زمین پر ہے۔اس سلسلے میں محکمہ زراعت کسانوں کو وہ بیج مہیا کرتا

ہے جو علاقے کے موسمی حالات کے موافق ہوں۔ بارانی علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے چھوٹے ڈیموں میں پانی جمع کر کے کھیتوں تک پہنچانے کا کام بحالی ارضیات اور واٹر مینجمینٹ یعنی آبی گزرگاہوں کو پختہ کرنے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں حکومت نے 14 اضلاع میں اصلاح آبپاشی کے دفاتر کھولنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔ ان اضلاع میں بنوں، کوہاٹ، لکی، نوشہرہ، چارسدہ، صوابی، بونیر، دیر پائیں، چترال اور مانسہرہ، پشاور، مردان، سوات اور ڈی آئی خان شامل ہیں۔ سال گزشتہ کیلئے مختص شدہ رقم کو بڑھا کر 50 کروڑ 96 لاکھ 50 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ گندم پر سبسڈی کی مد میں 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ماحولیات و جنگلات کی ترقی پر 37 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

صوبہ سرحد کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت پر ہے مگر پانی کے شعبہ میں خاطر خواہ ترقی نہ ہونے کے باعث صوبہ میں گندم کی موجودہ قلت کا تخمینہ 17 لاکھ 60 ہزار ٹن لگایا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے گزشتہ چار سالوں میں نہری نظام کی بہتری، نئے نہروں و چھوٹے آبی ذخائر کی تعمیر اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ایم ایم اے کی حکومت میں آنے سے قبل اس شعبے کیلئے 16 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص تھے جو اس سال 1.5 ارب ہو گئے ہیں۔

انتظامی بجٹ

سال رواں کا کل انتظامی بجٹ 14 کروڑ 80 لاکھ روپے ہے جو کل بجٹ کا 14.7 فیصد ہے۔

پولیس

انتظامی بجٹ کا سب سے بڑا شعبہ پولیس کا ہے۔ فلاحی ریاست میں پولیس عوام کی جان و مال کی محافظ ہوتی ہے۔ لوگ سرکار کو ٹیکس اس لئے دیتے ہیں کہ اس کے بدلے میں اپنی جان و مال کا تحفظ یقینی بنائیں۔ گزشتہ سال محکمہ پولیس پر بہت گراں گزرا۔ ملک محمد سعد، عابد علی، خان رازق اور بے شمار دیانت دار اور فرض شناس پولیس افسران نے عوام کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے دُشمن کی سازشوں کو ناکام بنایا۔ ہر قیمت پر عوام کے تحفظ کو یقینی بنانا حکومت کا عزم ہے اور اس کیلئے محکمہ پولیس اور اس کے اہلکاروں کی ہر ممکن مالی اعانت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ سال رواں میں 5.14 ارب روپے پولیس کے لئے رکھے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 114 فیصد زیادہ ہیں۔ اگلے مالی سال میں امن عامہ، تفتیش، سپیشل برانچ، بم ڈسپورل سکواڈ اور سوات پولیس سٹیشن کی کمپیوٹرائزیشن کیلئے 917 آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اسلحہ، گاڑیاں اور بم ناکارہ کرنے والے سامان کی خریداری کیلئے 14 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جیل خا نہ جا ت

سال رواں میں جیلخانہ جات کیلئے 32 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اس سال بھی مختلف جیلوں میں فیملی کوارٹرز تعمیر کئے جائیں گے۔ جن میں طویل عرصہ کے قیدی اپنے اہل خانہ کے ساتھ سات دن گزار کرسکیں گے۔ عمومی نظم ونسق پر 65 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ

صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال سرکاری ملازمین کوانکی رواں تنخواہ پر 15 فیصد مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا جبکہ ریٹائرڈ صوبائی ملازمین کی پنشن میں 15 سے 20 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ اس اضافے سے حکومت کے 2.5 ارب روپے سے زائد اخراجات ہونگے۔ اس کے علاوہ حکومت نے بنیادی سکیل۔1 کی مقررہ تنخواہ یعنی (Fixed Pay) پانے والے ملازمین کو C.P.Fund دینے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ اولڈ ایج بینفٹ کے معاملے پر بھی غوروخوض کیا جائے گا۔

صوبہ سرحد ملک کا سب سے زیادہ پسماندہ صوبہ ہے جہاں غربت کی شرح 44 فیصد سے زیادہ ہے۔ کاروبار وتجارت کے مواقع اور صنعتکاری کیلئے مراعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جومراعات دی گئیں وہ بھی وفاقی حکومت نے واپس لے لیں۔ ایم ایم اے کی حکومت کیلئے سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری کا تھا جسے چیلنج کے طور پر قبول کیا گیا۔ ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے لاکھوں افراد کیلئے روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے۔ سرکاری ملازمت کیلئے بھرتی پر سے پابندی اُٹھائی گئی جبکہ صوبائی حکومت نے میرٹ اور شفاف طریقہ کار کے ذریعے **20,589** افراد کو گریڈ 01 سے 20 تک میں بھرتی کیا۔

ترقیاتی بجٹ

حکومت نے اپنے ترقیاتی بجٹ میں سماجی شعبوں کی ترقی کیلئے موثر اِقدامات کیے تا کہ اِنسانی اور قدرتی وسائل سے مالا مال اِس صوبے میں ہمہ جہت ترقی ممکن ہو سکے۔ اِس کی واضح دلیل یہ ہے کہ جب موجودہ حکومت نے اِقتدار سنبھالا تو اُس وقت ترقیاتی بجٹ کا حجم 13.7 ارب روپے تھا جسے 39.46 ارب روپے تک بڑھا دیا گیا ہے، 5 سال کے عرصے میں ترقیاتی بجٹ میں اوسطاً اضافہ 24.4 فیصد رہا۔

حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے مقاصد میں جاری منصوبوں کیلئے زیادہ سے زیادہ رقوم مہیا کرنا، تاکہ اِن کی بر وقت تکمیل ممکن ہو سکے، تعلیم، صحت اور آبنوشی کے شعبوں کو بہتر بنانا، تاکہ انسانی استعداد اور کارکردگی میں اضافہ ہو سکے، زراعت کیلئے آبپاشی کے نظام میں بہتری لانا اور نئے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے پانی کی فراہمی کو بہتر بنانا، اضلاع کے اندر اور بین الا اضلاعی انفرسٹرکچر کو بہتر بنانا، صنعتی شعبے کو وسعت دینا اور نجی سرمایہ کاری کو بڑھانا، روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنا اور غربت میں تخفیف کرنا شامل ہیں۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2006-07 کا کل اِبتدائی حجم **26.63** ارب روپے تھا جبکہ نظرِ ثانی شدہ تخمینہ 26.54 ارب روپے تھا۔ وفاقی حکومت کی جانب سے 2.958 ارب روپے کی ترقیاتی گرانٹ ملنے کے بعد یہ خرچہ 20.500 ارب روپے ہے۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کے لئے 14.96 ارب روپے رکھے گئے تھے۔ جبکہ نظرِ ثانی شدہ تخمینہ 16.82 ارب روپے رہا یہ اضافہ 12.4 فیصد بنتا ہے۔ اِسی طرح بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 7.68 ارب روپے مختص کئے گئے جبکہ نظرِ ثانی شدہ رقم 5.58 ارب روپے رہی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 1005 تھی ان میں سے 773 جاری اور 232 نئے منصوبے تھے۔ اِن منصوبوں میں مالی سال کے آخر تک 374 منصوبے مکمل ہوئے۔ سال رواں کے ترقیاتی پروگرام کا تخمینہ 39.46 ارب روپے ہے، جو پچھلے سال کے ترقیاتی پروگرام کے تخمینہ سے 48 فیصد زیادہ ہے۔ ترقیاتی پروگرام میں صوبائی حکومت کا اپنا حصہ 21.94 ارب روپے ہے، جو کہ پچھلے سال کے منظور شدہ تخمینہ 14.96 ارب روپے سے 46.7 فیصد زیادہ ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 7.98 ارب روپے کا بیرونی تعاون بھی شامل ہے۔ صوبائی پروگرام 955 منصوبوں پر مشتمل ہے، جن میں 720 جاری اور 235 نئے منصوبے ہیں، اِس کے علاوہ وفاقی ترقیاتی بجٹ کے تحت خصوصی پروگراموں اور 68 منصوبوں کے لئے 7.93 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، منصوبوں کی کل تعداد 1023 ہے۔ وفاقی حکومت کی سرپرستی میں چلنے والے بہبود آبادی پروگرام کے لئے 40 کروڑ 60 لاکھ روپے اور ضلعی ترقیاتی پروگرام کیلئے 1.20 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

سال 2006-07 کیلئے وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ سرحد کیلئے 32 شعبوں میں کل 259 منصوبے شامل کئے گئے، اِن میں 98 نئے اور 161 جاری منصوبے شامل تھے، جن کے لئے کل 34.36 ارب روپے مختص کئے گئے۔ اِن میں سے پانی و آبپاشی کے شعبہ کے 32 منصوبوں کیلئے 14.55 ارب روپے شاہرات کے 15 منصوبوں

کیلئے 5.59 ارب روپے، خصوصی پروگراموں کیلئے 4.66 ارب روپے، صحت کے 18 منصوبوں کیلئے 1.4 ارب روپے، تعلیم کے 54 منصوبوں کیلئے 2.71 ارب روپے اور زراعت کے 13 منصوبوں کیلئے 1.46 ارب روپے شامل تھے۔

سال رواں کے لئے وفاقی حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ سرحد کے 12 شعبوں میں 68 منصوبوں کیلئے 7.93 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اِن میں سے پانی و آبپاشی کے شعبہ کے 13 منصوبوں پر 2.8 ارب روپے، صحت کے 13 منصوبوں پر 80 کروڑ 40 لاکھ روپے، تعلیم کے 10 منصوبوں پر 64 کروڑ 60 لاکھ روپے اور زراعت کے 3 منصوبوں پر 1.57 ارب روپے اور صنعت پر 89 کروڑ 30 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

تعلیم

رواں مالی سال میں بھی حکومت نے شعبہ تعلیم کے منصوبوں جن میں نئے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کا قیام، اپ گریڈیشن، عمارات کی مرمت اور بنیادی سہولتوں کو یقینی بنانا، سکولوں کو فرنیچر اور آلاتِ تدریس کی فراہمی وغیرہ کو آگے بڑھایا ہے۔ کچی سے لیکر دہم جماعت تک مفت تعلیم اور 33 لاکھ طلباء و طالبات کو مفت درسی کتب فراہم کیں۔ دیہی و کم ترقیافتہ اضلاع میں خواتین اساتذہ کیلئے 1000 روپے الاؤنس مقرر کیا گیا۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اپنے ترقیاتی پروگرام میں صوبہ بھر میں قائم کالجوں کی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان میں سہولیات کی کمی کو بتدریج دور کرنے کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا، جن میں چاردیواریوں کی تعمیر، آب رسانی، اضافی کمروں کی تعمیر، سائنس لیبارٹریز، آئی ٹی، پوسٹ گریجویٹ بلاکس اور امتحانی ہالوں کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔ تعلیمی شعبے کی مد میں 142 منصوبوں کیلئے 3.67 ارب کی رقم سے 300 نئے پرائمری اسکول بنائے گئے، 2000 پرائمری اسکولوں میں چار دیواریاں، پانی کی فراہمی اور بیت الخلاء کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ 200 پرائمری اسکولوں کا درجہ مڈل اور 100 مڈل سکولوں کا درجہ ہائی تک بڑھایا گیا، طلباء و طالبات کیلئے 13 ڈگری کالج تعمیر کئے گئے جبکہ 25000 اساتذہ کو تربیت دی گئی۔ سوات اور چارسدہ کے اضلاع میں کیڈٹ کالجوں کی تعمیر کے کام پر آغاز کیا گیا۔ 80 کالجوں میں نئے بلاکوں کی تعمیر کے علاوہ بنیادی سہولیات مہیا کی گئیں جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان، صوابی، بنوں اور سوات کے اضلاع میں نئے کتب خانوں کی تعمیر کا کام مکمل کیا گیا۔

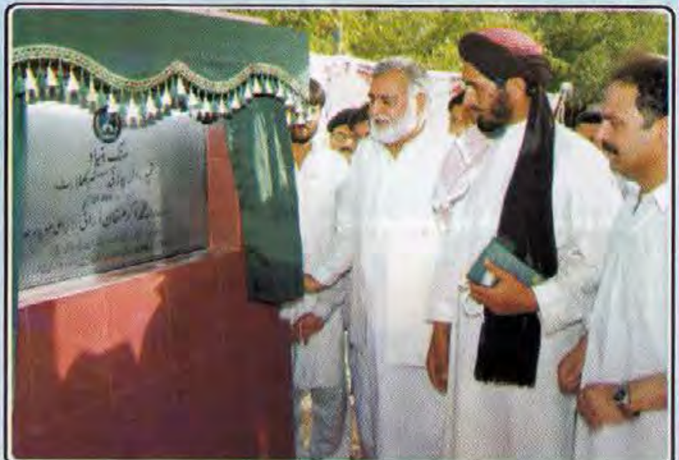
گزشتہ سالوں کی طرح سال رواں میں بھی تعلیم نسواں حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ طالبات کیلئے نئے پرائمری سکول بنانے، پسماندہ اضلاع میں طالبات کو تعلیم کی ترغیب دینے اور اُن کی تعداد میں اضافہ کرنے کیلئے 200



صوبائی وزیر امان اللہ حقانی اور ضلع ناظم پشاور حاجی غلام علی حیات آباد میں بس ٹرمینل کا افتتاح کر رہے ہیں



صوبائی وزراء آصف اقبال داؤدزئی اور مولانا امان اللہ حقانی چغرمٹی شاہ غالی پل کا افتتاح کر رہے ہیں



وزیراعلیٰ سرحد اکرم خان درانی کھلابٹ میں واٹر سپلائی سکیم کا افتتاح کر رہے ہیں



صوبائی وزیر زکوٰۃ حافظ حشمت خان اور ایم این اے صابر حسین اعوان آدم خیل گاؤں کو سوئی گیس کا افتتاح کر رہے ہیں



صوبائی وزیر تعلیم گورنمنٹ ڈگری کالج مرغز ضلع صوابی میں امتحانی ہال کا افتتاح کر رہے ہیں

صوبائی وزیر آبادی و منصوبہ بندی کاشف اعظم چشتی کا اچینی پایاں کے کرکٹ کھلاڑیوں کیساتھ گروپ فوٹو

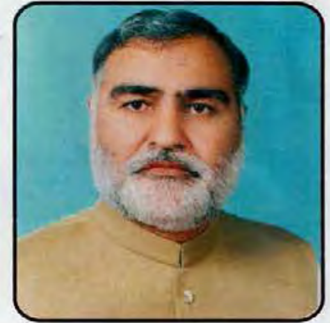
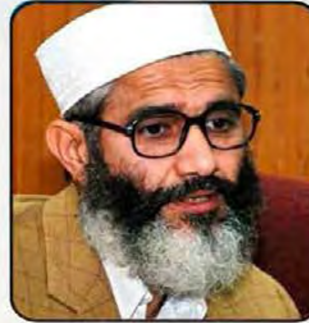


صوبائی وزیر بہبود آبادی و منصوبہ بندی کاشف اعظم چشتی ہزارخوانی میں اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں





صوبہ سرحد کابینہ کے وزراء اور مشیر



















روپے ماہانہ وظیفہ کے ساتھ ساتھ اُستانیوں کو بھی ایک ہزار روپے ماہانہ سپیشل اِلاونس دینے کے پروگرام شامل ہیں، جبکہ ضلع پشاور میں طالبات کے کالجوں کیلئے بسوں کی فراہمی کا ماڈل پراجیکٹ بھی شروع کیا جائے گا۔ نئے منصوبوں میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کا قیام، ان کو اگلے درجہ تک ترقی دینا، موجودہ سکولوں کی عمارات کی مرمت اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی، سکولوں کو کمپیوٹر لیب، فرنیچر اور آلات تدریس کی فراہمی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں لاکھوں طلبہ وطالبات کو کچی سے لیکر انٹرمیڈیٹ کی سطح تک مفت درسی کتب فراہم کی جائیں گی۔ اپنی مدد آپ کے تحت ایک مربوط پروگرام کے ذریعے لینگویج لیبارٹریز قائم کرنے کا اہتمام کیا جارہا ہے جس سے صوبے کے مختلف حصوں میں زیر تعلیم طلباء کو جدید آلات کے ذریعے تربیت حاصل کرنے کے مواقع فراہم ہونگے۔ مزید برآں انٹرمیڈیٹ کی سطح پر بھی آئی ٹی کی تعلیم کا بھرپور انتظام کیا گیا ہے۔ اِس سال تعلیمی شعبے کی مد میں 142 منصوبوں کیلئے 4.84 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جن میں طلباء اور طالبات کیلئے دو دو سو نئے پرائمری سکول بنائے جائیں گے۔ مختلف اضلاع میں طلباء وطالبات کے لئے 21 نئے ڈگری کالج قائم ہوں گے۔ 1000 سکولوں میں چار دیواریاں، پانی کی فراہمی اور بیت الخلاء کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ 120 پرائمری سکولوں کا درجہ مڈل 110 مڈل سکولوں کا درجہ ہائی تک بڑھایا جائے گا۔ 100 اسکولوں کی از سر نو عمارات تعمیر کی جائیں گی، سکولوں میں 1500 اضافی کمرے تعمیر کیے جائیں گے۔ مڈل وہائی سکولوں میں 250 کمروں کی بحالی ومرمت کی جائے گی۔ 25000 اساتذہ کو دوران ملازمت تربیت دی جائے گی۔ 18 کالجوں میں طلباء، طالبات اور اساتذہ کیلئے ہاسٹلز تعمیر کئے جائینگے۔

صحت

صحت عامہ ہماری حکومت کی ترجیحات میں سے ایک ہے جس کے لئے صوبائی حکومت نے امراض سے بچاؤ اور اُن پر قابو پانے کیلئے مدافعتی پروگراموں کو بہتر بنایا جن میں زچہ وبچہ کی صحت، بنیادی صحت، تپ دق، ہیپاٹائٹس، ملیریا اور ایڈز سے بچاؤ کے پروگرام شامل ہیں۔ گزشتہ سال شعبہ صحت کے 139 منصوبوں کیلئے 2.17 ارب روپے مختص کیے گئے تھے جن سے بچوں کی حفاظتی ٹیکوں کی شرح کو 79% تک بڑھایا گیا، 1284 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا، 4 ضلعی اور 2 کیٹگری۔ ڈی ہسپتالوں کو مکمل کیا گیا، صوبے کے مختلف ہسپتالوں کیلئے 13 عدد ایمبولینس گاڑیاں خریدی گئیں۔ 50 نئے EPI سنٹرز کھولے گئے۔

سال رواں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شعبہ صحت کے 134 منصوبوں کیلئے 3.64ارب روپے مختص کئے گئے جن سے سابقہ سات ضلعوں کے ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں بلڈ ٹرانسفیوژن یونٹ کھولے جائیں گے۔ بنوں، ، شانگلا اور چترال کے ضلعی ہسپتالوں کو مکمل کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مختلف اضلاع میں بنیادی صحت کے مراکز جن میں بی ایچ یو، آر ایچ سی اور سول ڈسپنسریاں شامل ہیں کی تعمیر و درجہ بندی کی جائے گی اور ایک نئے منصوبے کے تحت جن یونین کونسلوں میں سول ڈسپنسریاں موجود نہیں وہاں نئی ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ ان منصوبوں کے ذریعے مندرجہ بالا اہداف حاصل کرنے کے علاوز چہ و بچہ کے لئے پیدائش سے پہلے ضروری حفاظتی ٹیکے لگانے کی شرح کو بالترتیب 82% اور 48% تک بڑھایا جائے گا۔ 5 کیٹگری ''ڈی'' اور 3 کیٹگری ''سی'' ہسپتالوں کو پوری طرح مکمل کیا جائے گا، 758 لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا جائے گا، 22 ای پی آئی سنٹر قائم کئے جائیں گے اور صوبے کے چار بڑے ہسپتالوں کو ایم آر آئی مشینیں فراہم کی جائیں گی۔

سماجی بهبود وترقی خواتین

سماجی بہبود و ترقی خواتین کی مد میں گزشتہ سال 30 منصوبوں کیلئے 6 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے جن سے 555 بے سہارا و مظلوم خواتین کو ہُنر سکھایا گیا، 220 یتیم اور بے سہارا بچوں کو فلاحی مراکز میں رہائش اور مختلف ہُنر سیکھائے گئے، 328 منشیات کے عادی افراد کی بحالی و علاج کیا گیا، 640 گداگر مرد، خواتین اور بچوں کو رہائش کے ساتھ مختلف ہُنر سکھائے گئے، 242 بے سہارا اور مصیبت زدہ خواتین کو دارلامان اور مرکز برائے مصیبت زدہ خواتین میں رکھنے کا بندوبست کیا گیا، گونگے، بہرے اور معذور 80 بچوں کو خصوصی تعلیم دی گئی۔ اس سال کے ترقیاتی بجٹ میں 27 منصوبہ جات کیلئے 7 کروڑ 14 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اِسی طرح صوبائی کونسل برائے بحالی معذوران، مستحق افراد کو اوزارِ بحالی مثلاً ٹرائی سائیکلیں، وہیل چیرز اور مالی امداد فراہم کرے گی علاوہ ازیں 240 منشیات کے عادی افراد کی بحالی اور علاج، 200 یتیم و بے سہارا بچوں و بچیوں کو فلاحی مراکز میں تعلیم و تربیت، 720 بے سہارا و غریب خواتین کو ہنر کی تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا، 750 گداگر مرد، خواتین و بچوں کو بحالی و ہنر سکھایا جائے گا، 100 بے سہارا عورتوں کو مفت عدالتی و قانونی مدد فراہم کی جائے گی۔ 240 بے سہارا عورتوں کو دارلامان اور مرکز برائے مصیبت زدہ خواتین میں رکھنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ 2000 خصوصی افراد کی خود کفالت کیلئے وسائل مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

شاہرات

شاہرات کسی بھی علاقہ کی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔اس حقیقت کے پیش نظر موجودہ حکومت نے شاہرات کی تعمیر ومرمت پر بھر پورتوجہ دی ہے۔گزشتہ سال اِس شعبہ کے 176 منصوبوں کیلئے 2.66 ارب روپے مختص کیے گئے جس سے مختلف اضلاع میں 740 کلومیٹر شاہرات اور 12 پلوں کی تعمیر مکمل کی گئی۔سال رواں میں اس شعبے کے 181 منصوبوں کیلئے 3.96 ارب روپے مختص کیے گئے جن سے مختلف اضلاع میں 500 کلومیٹر پکی سڑکیں اور 10 پل تعمیر کیے جائیں گے۔

آبپاشی

آبپاشی کے شعبے کی ترقی کے لئے حکومت نے ایریا واٹر بورڈوں کی تشکیل، کسان انجمنوں کا قیام، ٹیوب ویلوں کی نج کاری اور چشمہ کمانڈ ایریا ڈیویلپمنٹ نظام کی منظوری دی۔صوبائی حکومت نے رواں مالی سال میں نہری نظام و اعرابوں کی بحالی، نئی نہروں اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے منصوبے شامل کیے۔ اِس شعبے کے 65 منصوبوں پر 82 کروڑ 40 لاکھ روپے خرچ کیے گئے جس سے 95 کلومیٹر چھوٹی نہروں کی بہتری کا کام مکمل کیا گیا، 131 ٹیوب ویلوں کی تنصیب مکمل کی گئی جس سے 15700 ایکٹر اراضی سیراب ہوگی۔ 507 کلومیٹر اعرابوں کی بہتری کا کام مکمل کیا گیا ایک کروڑ 27 لاکھ مربع فٹ نہروں کو پختہ کیا گیا جبکہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں 3 چھوٹے ڈیموں کی جائزہ رپورٹس مکمل کی گئیں۔ سال رواں میں آبپاشی کے شعبے کے 56 منصوبوں کیلئے 1.34 ارب روپے کے خرچ سے 35 ٹیوب ویل لگائے جائیں گے، 16,000 ایکٹر رقبہ اراضی کو آبپاشی کے بہتر وسائل مہیا ہوں گے اور 60,000 ایکٹر رقبے کو سیم وتھور سے محفوظ کیا جارہا ہے۔

زراعت

زراعت ہماری معیشت کا انتہائی اہم جزو ہے۔حکومت نے زراعت کے شعبے میں پائیدار ترقی کیلئے پانی کے ضیاع کو ممکن حد تک روکنے اور زرعی مقاصد کی غرض سے محفوظ کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔مختلف منصوبوں کے ذریعے پانی کے ضیاع کو روکنے کیلئے کھالوں کو پختہ کرنے کا کام، کسانوں کی سہولت کیلئے صوبہ بھر میں مزید فارم سنٹروں کا قیام، بلاسود قرضوں کا اجراء اور چائے کی تحقیق اور فروغ جیسے پروگرام شروع کئے گئے۔ نجی شعبہ کے اِشتراک سے ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈیری کالونی کے قیام پر کام کا آغاز کیا گیا جبکہ نوشہرہ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں دودھ اکھٹا اور ٹھنڈا کر کے فروخت کرنے

کا منصوبہ بھی شروع ہوا۔ گزشتہ سال میں اِس شعبے میں 35 منصوبوں کے لئے 24 کروڑ 60 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جس سے 3520 پانی کی کھالوں کی مرمت، 4795 نمائشی پلاٹوں کا قیام، 2241 کسانوں اور عملے کو زرعی تربیت دی گئی، 200,000 مویشیوں میں مصنوعی نسل کشی کی گئی، آٹھ لاکھ چائے کے پودے تیار کیے گئے، 3500 زرعی پانی اِستعمال کرنے والی انجمنیں قائم کی گئیں اور دودھ اکٹھا کرنے کے 6 سنٹر قائم کیے گئے۔ سال رواں میں زراعت کے 36 منصوبوں کیلئے 32 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے۔ نجی شعبہ کی امداد سے دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے عمل کو مزید وسعت دینے کے علاوہ 8000 نمائشی پلاٹ قائم کئے جائیں گے، 300 کسانوں اور عملے کو زرعی ٹیکنالوجی کی تربیت دینے کے ساتھ، 2000 زرعی پانی استعمال کرنے والی انجمنیں قائم کی جائیں گی، 2000 پانی کی کھالوں کو پختہ، 10 لاکھ چائے کے پودے، 2000 کلوگرام سبزیوں اور پھلوں کے بیج تیار کئے جائیں گے، 2 لاکھ 50 ہزار جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کے ساتھ ساتھ دودھ اکٹھا کرنے کے 12 سنٹر قائم کئے جائیں گے۔

صنعت ومعدنیات

صوبہ سرحد دیگر صوبوں کے مقابلے میں صنعتی لحاظ سے کم ترقی یافتہ ہے اس لئے موجودہ حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ اِقتصادی ترقی کے لئے موافق ماحول پیدا کیا جائے اور نئی صنعتی بستیوں کے قیام، فنی تعلیم کی ترقی وترویج، سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول اور پرائیویٹ سیکٹر کی معاونت سے معاشی و صنعتی ترقی کو تیز تر کیا جائے۔ گزشتہ سال اِس شعبے میں 53 منصوبوں کیلئے 40 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کیے گئے جس سے صوبہ بھر میں 18,780 طلباء وطالبات کو فنی شعبوں میں تعلیم وتربیت دی گئی، 54 کارخانے قائم کیے گئے، 3 ارب 96 کروڑ 50 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی گئی، 11,147 افراد کو روزگار کے مواقع مہیا ہوئے۔ سال رواں میں صنعتی شعبے کے 42 منصوبوں پر 53 کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ ہوں گے جس کے تحت پشاور میں صنعتی بستی کی توسیع کے دوسرے مرحلے کا آغاز جبکہ ضلع چارسدہ میں چھوٹی صنعتوں کی بستی کا کام مکمل کیا جائے گا۔ اِسی طرح ضلع مردان میں سنگ مرمر کی مصنوعات کے تربیتی مرکز کے علاوہ کوہاٹ وچارسدہ کے اضلاع میں خواتین کیلئے دستکاری وسلے سلائے ملبوسات کے مراکز پر کام شروع ہوگا۔ فنی تعلیم کے شعبہ میں مختلف اضلاع میں ووکیشنل سنٹر اور موجودہ پولی ٹیکنک اداروں کی اپ گریڈیشن، معدنیات کے شعبہ میں معدنیات کی معیاری نقشہ کشی اور معلومات فراہم کرنے کے منصوبوں پر کام کو مزید تقویت دی جائیگی تاکہ معدنیات کی مد میں محصولات میں اضافہ ہو۔ مزید

برآں مزدوروں کی فلاح و بہبود اور اُن کو محفوظ ماحول مہیا کرنے کے کام کو بھی فوقیت دی جا رہی ہے۔اس کے علاوہ 19,600 طلباء وطالبات فنی شعبوں میں تعلیم وتربیت سے آراستہ ہوں گی۔

علاقائی ترقی

علاقائی ترقی کے منصوبے نہ صرف مخصوص علاقوں کے مختلف سیکٹروں میں ترقی کے عمل کو تیز کرتے ہیں، بلکہ یہ غربت کی تخفیف میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اِس شعبے کے بڑے علاقائی ترقیاتی منصوبہ جات مثلاً مالاکنڈ دیہی ترقی پراجیکٹ، بارانی ایریا ترقیاتی پراجیکٹ، ڈیرا ایریا سپورٹ پراجیکٹ، کالا ڈھاکہ علاقائی ترقیاتی منصوبہ، واڑی پیکج ضلع دیر، کوھستان علاقائی ترقیاتی منصوبہ، کمیونٹی انفراسٹرا کچر پراجیکٹ، شہری ترقی کا پراجیکٹ اورآب رسانی ونکاسی کا پراجیکٹ تقریباً18 اضلاع کی ترقی وخوشحالی میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔گزشتہ سال میں اس شعبے کے 38 منصوبوں کیلئے 2.15 ارب روپے مختص کیے گئے تھے اور مجموعی طور پر صوبے کے بیشتر اضلاع میں حاصل کردہ اہداف میں 60 کلومیٹر صوبائی شاہرات، 370 کلومیٹر دیہی شاہرات، 358 کلومیٹر کچی سڑکیں مکمل کی گئیں، 47 چھوٹے پن بجلی گھروں کی تعمیر کا آغاز ہوا، 609 حفاظتی پشتوں وآبی ذخائر کے منصوبوں پر کام تکمیل کو پہنچا 3471 زرعی نمائشی پلاٹ لگائے گئے، 160 آبپاشی کے منصوبے مکمل ہوئے، آبنوشی کے 333 منصوبے شروع کیے گئے۔2100 دیہی تنظیمیں بنائی گئیں، 2268 اچھی نسل کے جانوروں کی تقسیم کے علاوہ 21,950 ایکٹر رقبہ پر شجرکاری کی گئی، 927 ہینڈ پمپ اور صوبے کے 20 شہروں کے سٹرکچرل پلان بنائے گئے، صوبے کے تمام شہروں کے بنیادی نقشہ جات تیار کئے گئے۔سال رواں میں اس شعبے کے 35 منصوبوں کیلئے 3.1 ارب روپے مختص کیے گئے جس کے اہداف میں 70 کلومیٹر صوبائی، 380 کلومیٹر دیہی شاہرات، 358 کلومیٹر کچی سڑکوں کی تکمیل، 50 چھوٹے پن بجلی گھروں، 700 حفاظتی پشتوں وآبی خائر کے منصوبوں پر کام کا آغاز، 4000 زرعی نمائشی پلاٹوں کا قیام، 250 آبپاشی کے منصوبوں کی تکمیل، 450 آبنوشی کے منصوبوں پر کام کا آغاز، 3000 اچھی نسل کے جانوروں کی تقسیم اور 30,000 ایکٹر رقبہ پر شجرکاری شامل ہیں۔

سیاحت، کھیل، ثقافت و آثارِ قدیمہ

سیاحت، کھیل، ثقافت وآثارِ قدیمہ کے شعبے میں گزشتہ سال 53 منصوبوں کیلئے 10 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کیے گئے تاکہ صوبہ سرحد کا ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوخال سیاحوں کیلئے مزید

پُرکشش بنائے جائیں۔ سیاحت کے شعبے کو نجی شعبے کے تعاون سے مزید فروغ دیا جائے گا، تاکہ صوبے کے سیاحتی اثاثہ جات کو ہر ممکن ترویج و ترقی دی جاسکے۔ علاوہ ازیں موجودہ عجائب گھروں کی بحالی اور نئے عجائب گھروں کی تعمیر کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ نوجوان نسل کی صلاحیتوں کے بہتر استعمال کیلئے کھیلوں کی سہولیات کی فراہمی اور خصوصاً دیہی علاقوں میں اِن کی بہتری کے عمل کو جاری رکھا جائے گا، اوراس سلسلے میں مختلف علاقوں میں کھیلوں کے میدان اور سٹیڈیم تعمیر کیے جائینگے۔ سال رواں میں اِس شعبہ پر 46 منصوبوں کے لئے 25 کروڑ 55 لاکھ 20 ہزار روپے خرچ ہوں گے۔

اقلیتی اُمور

اقلیتی امور کیلئے گزشتہ سال 6 منصوبوں پر 2 کروڑ 50 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ جن سے اُن کے مقدس مذہبی مقامات مثلاً مندر، گردوارے اور گرجا گھروں کی بحالی و مرمت ہوئی۔ سال رواں میں وادی کالاش کیلئے ایک خصوصی پیکیج شامل کیا گیا ہے، جس میں علاقے کی ترقی کے ساتھ ساتھ انہیں ہر قسم کی سہولیات بہم پہنچائی جائیں گی تاکہ وہ ملکی ترقی میں اپنا فعال کردار ادا کرسکیں۔ سال رواں میں اِس شعبے کے 8 منصوبہ جات کے لئے تقریباً 3 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

شھری ترقی

گزشتہ سال شہری ترقی کے 9 منصوبوں کیلئے 10 کروڑ 20 لاکھ روپے خرچ کئے گئے جبکہ سال رواں میں بھی شہری ترقی کے شعبہ میں متعدد منصوبوں پر کام جاری رہے گا۔ پشاور شہر کی ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے کیلئے سڑکوں کی کشادگی کے کئی منصوبے اس سال شروع کیے جائیں گے۔ جن میں جی ٹی روڈ، جمرود روڈ، صدر روڈ اور رحمان بابا روڈ کا تیسرا مرحلہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حیات آباد کمپلیکس روڈ اور متنی بائی پاس کے منصوبہ جات پر کام کا آغاز ہوگا۔ سال رواں میں اِس شعبہ کے 10 منصوبوں کیلئے 16 کروڑ 5 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ 28 کروڑ روپے سے زائد لاگت سے ملک سعد شہید فلائی اوور کی تکمیل ٹریفک کی روانی اور پشاور شہر کی خوبصورتی میں ایک اضافہ ہے جو مقررہ مدت سے بہت پہلے تیار کیا گیا۔

تعمیرات ومکانات

گزشتہ سال تعمیرات و مکانات کے شعبے کے 63 منصوبوں کیلئے 30 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن کو سال رواں میں پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اِس شعبہ کے اہم منصوبوں میں سرکاری عمارات کی تکمیل و بحالی، پولیس

سٹیشنوں و چوکیوں کی تعمیر، مختلف اضلاع میں جیلوں، محافظ خانوں و پٹوار خانوں کی تعمیر، سرکاری ملازمین کیلئے رہائش گاہوں کی تعمیر شامل ہیں۔ اِسکے علاوہ مجوزہ رہائشی منصوبوں کی ترقی کیلئے ضروری انفراسٹرکچر فراہم کیا جائے گا۔ اِس شعبے کے 63 منصوبوں کیلئے سال رواں میں 70 کروڑ 4 لاکھ 20 ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں۔

فراھمی و نکاسی آب

پینے کا صاف پانی زندگی کی اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ اِسی طرح حفظانِ صحت کیلئے صفائی وستھرائی کی اہمیت بھی مسلمہ ہے۔ اِن اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت فراہمی ونکاسی آب کے شعبے کی ترقی کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے، اور اِس امر کی کوشش کی جارہی ہے، کہ صوبے کے طول وعرض میں ایسے منصوبہ جات کا جال بچھایا جائے جن کے ذریعے عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے علاوہ گندے پانی کی نکاسی کا انتظام کیا جاسکے۔ سال رواں میں اِس شعبے پر 61 منصوبوں کیلئے 91 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

پن بجلی

صوبہ سرحد میں پانی سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے اور ماضی قریب میں پن بجلی کے شعبہ میں کئی بڑے، درمیانے اور چھوٹے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی، جن کی تکمیل سے ترقی کی رفتار تیز تر کی جاسکتی ہے۔ صوبائی حکومت نے خودانحصاری اور معاشی استحکام حاصل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اور اِس ضمن میں نجی شعبے کی مدد سے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی کوشش کر رہی ہے، تاکہ صوبائی پاور پالیسی کے تحت صوبہ میں چھوٹے پن بجلی گھر بنائے جاسکیں اور اِن کی توانائی کو صنعتی ترقی کیلئے استعمال میں لایا جاسکے۔ علاوہ ازیں ایشیائی ترقیاتی بینک کے مالی تعاون سے درال خوڑ، رونالیہ اور مچئی پن بجلی گھروں کی تجاویز تیار ہونے کے بعد اِن پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ سال رواں میں اِس شعبے پر 8 منصوبوں کے لئے 39 کروڑ 20 لاکھ روپے خرچ کیے جائیں گے۔

ماحولیات و جنگلات

جنگلات ہمارے صوبے کا اہم اور قیمتی اثاثہ ہیں اور صوبے کی آمدنی کا ایک معقول ذریعہ بھی ہیں اس لئے اس قدرتی دولت کو تحفظ اور مزید ترقی دینے کیلئے ایسے منصوبے شروع کیے گئے ہیں، جن سے اِس شعبے میں پائیدار ترقی کو تقویت ملے گی۔ اس شعبے کے 68 منصوبوں کے لئے کل 29 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

تحفظ ماحولیات بنیادی طور پر ایک راہنمائی ومشاورتی کردار کا حامل صوبائی اِدارہ ہے۔جس نے آگاہی، تعلیمی، تربیتی اور راہنمائی والے کردار کے علاوہ عام لوگوں کو ترغیب دینے کے لئے بعض شعبوں میں تجرباتی سرگرمیاں بھی شروع کی ہیں، صوبہ سرحد میں پتھر اور سنگ مرمر کے کارخانوں سے ماحولیاتی وآبی آلودگی پر قابو پانے کا نظام، سائنسی بنیاد پر کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے اور ٹھکانے لگانے کے پروگرام کام کررہے ہیں۔اس شعبے کے 7 منصوبوں کیلئے 2 کروڑ 35 لاکھ 80 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں۔

سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی

سائنسی ترقی نے علم اور کمپیوٹر کے ذریعے معلومات کے اشتراک کو ترویج دی ہے، اِسی لئے ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے محکموں کے کام کو بہتر سے بہتر، شفاف اور موثر بنانے کی غرض سے کمپیوٹرائزیشن کے عمل کو فروغ دیا ہے۔گزشتہ سال میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے 17 منصوبوں کیلئے ساڑھے سات کروڑ روپے مختص کئے گئے جن میں زیادہ تر منصوبوں پر اگلے ترقیاتی سال میں بھی کام جاری رہے گا۔سال رواں میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبہ میں کل 18 منصوبوں کے لئے 10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

تعمیر سرحد پروگرام

معاشی ومعاشرتی خوشحالی کی اہم ترین ضرورت پورا کرنے کیلئے تعمیر سرحد پروگرام کے تحت ممبران صوبائی اسمبلی اپنے متعلقہ حلقوں میں ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں پر عمل درآمد کراتے ہیں۔ اِس پروگرام کیلئے 1.24 ارب روپے کی رقم عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوگی۔

ضلعی حکومتیں

صوبائی حکومت نے گزشتہ سال ضلعی حکومتوں کو پی ایف سی فارمولے کے تحت 96 کروڑ 33 لاکھ 90 ہزار روپے ترقیاتی پروگرام کیلئے فراہم کئے۔ان فنڈز میں ضلعی حکومتوں کو براہ راست 60 کروڑ 69 لاکھ روپے اور تحصیل و میونسپل کونسلوں کو 26 کروڑ روپے دیئے گئے۔علاوہ ازیں اضافی ضروریات گرانٹ کی مد میں ضلعوں کیلئے 9 کروڑ 63 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔سال رواں میں ضلعی حکومتوں کو پی ایف سی فارمولے کے تحت 1.204 ارب روپے ترقیاتی پروگرام کیلئے دیئے جائیں گے۔

محاصل اوراخراجات کاخلاصہ برائے مالی سال 08-2007

(روپے ملین میں)

محاصل		اخراجات	
مد (Head)	بجٹ تخمینہ جات 2007-08	مد (Head)	بجٹ تخمینہ جات 2007-08
الف ۔جاری ریوینیوآمدن		الف ۔جاری ریوینیو اخراجات	
وفاقی محاصل میں صوبے کا حصہ	47630.940	عمومی سرکاری خدمت	16110.894
		ضلعی حکومتوں کومنتقلی	28207.425
Straight Transfer	3013.447	سرکاری حکمنامہ اور خفاظتی امور	6387.462
صوبوں کوخصوصی امداد (Grant in Aid)	11907.806	معاشی امور	4011.082
سیلز ٹیکس کا 1/6 حصہ برائے ضلعی حکومتیں وکینٹونمنٹ بورڈ	5807.498	ماحولیاتی تحفظ	433.571
صوبائی وصولیات	6220.000	تعمیر مکانات وکمیونٹی سہولیات	75.364
پن بجلی کا خالص منافع	6000.000	صحت	2717.285
		تفریح، ثقافت اور مذہب	181.482
		تعلیمی امور وخدمات	2571.666
		سماجی تحفظ	303.769

میزان (الف)	80579.691	میزان (الف)	61000.000
ب۔جاری کیپٹل آمدن		ب۔جاری کیپٹل اخراجات	
اکاؤنٹI (Non Food)	5400.000	اکاؤنٹ I (Non Food)	7200.937
میزان (ب)	5400.000	میزان (ب)	7200.937
ج۔ترقیاتی وصولیات		ج۔ترقیاتی اخراجات	
		صوبائی ADP	21944.516
		ڈسٹرکٹ ADP	1204.241
خصوصی وفاقی ترقیاتی عطیہ	8338.030	خصوصی پروگرام PSDP	8338.030
غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد	7975.585	غیر ملکی منصوبے	7975.585
میزان (ج)	16313.615	میزان (ج)	39462.372
میزان (ا+ب+ج)	102293.306	میزان (ا+ب+ج)	107663.309
i۔خسارہ اکاؤنٹ I	-5370.003		
د۔اکاؤنٹII (Food)	6724.618	اکاؤنٹII (Food)	6844.278
ii۔خسارہ اکاؤنٹII	-119.660		
کل میزان (الف+ب+ج+د)	109017.924		114507.587
کل خسارہ (i+ii)	-5489.663		

تحریر: بہرہ مند پریس سیکرٹری برائے وزیراعلیٰ صوبہ سرحد

معاونین: جاوید علی خاکی پی آر او برائے وزیراعلیٰ صوبہ سرحد

حامد علی گیگیانی انفارمیشن آفیسر

کمپوزنگ: محمد ابراہیم۔الطاف الحق (پریس سیکرٹری سیکشن)

فوٹوگرافی: امجد خان سدوزئی ۔ شکیل احمد